بعون صانع عالمین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مجموعۂ کلام بلاغت انضمام دلکش خاص و عام مبرا از اسقام موسوم بہ

تاج الکلام

۱۳۰۵ھ

۱۸۸۷ء

نتیجۂ خیال بیمثال ... بھوپال دام اقبالہا و ملکہا

حسب صدور فرمان واجب الاذعان باہتمام محمد قادر علیخان صوفی

در مطبع مفید عام واقع آگرہ مطبوع طبائع اہل جہان شد

... की किताब मुहम्मद इकबाल हुसेन खां

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

جسکی صانع صاف صنعت سی ہویدا ہو گیا
پردہ در سبعاً شدادا کا تماشا ہو گیا

کن کی قربان جسکی کہتی ہی جو چاہا ہو گیا
آسمان ستی تا زمین کیا کیا ہویدا ہو گیا

خالقِ برتر نی بخشی کیا ہی عزت خاک کو
صاف مسجودِ ملائک جسکا پتلا ہو گیا

لا ہوا جب مدّعیِ انعدامِ ماسوا
اوسکی یکتائی کا شاہد حرف الا ہو گیا

اوسنی مسجودِ ملائک کردیا انسان کو
بڑھ کی نوری سی کہین خاکی کا رتبہ ہو گیا

امت ختم الرسل سی وعدہ جنت ہوا — مغفرت کا مرحلہ تہا طی جو ہونا ہو گیا

جملہ اسباب معاش اور ساری نعمہای معاد — اک ہماری واسطے سب کچہہ مہیا ہو گیا

دولت دنیا و دین سی بہرہ ور مجہہ کو کیا — ای تری قدرت مین اس قابل خدایا ہو گیا

حسرت اوسکی حال پر ہی تجہہ سی جو غافل رہا — قسمت اوسکی ہی نصیب اوسکا جو تیرا ہو گیا

عاصی اترانی لگی غفار سنکر تیرا نام — جب سنا قہار پیدا تن مین رعشا ہو گیا

کچہہ نہین کرتی ہین حجت مانتی ہین اوسکو ہم — جو ترا ارشاد یا تیری نبی کا ہو گیا

غور جب ذات و صفت مین اوسکی انسان نی کیا — حیرت اندیشہ کو دانائی کو سکتہ ہو گیا

تاجور گو تہا گناہون کا تری پلہ گران
لیکن اوسکی رحمت بیحد سے ہلکا ہو گیا

اپنی قدرت سی نمایان حق نی کیا جلوا کیا — حور و غلمان جن ملک انسان کو پیدا کیا

صورت و سیرت بنائی مختلف ہر ایک کی — خلق کا نقشہ مرتب جس طرح چاہا کیا

اپنی قدرت سی کیی پیدا بہت انواعِ خلق
پہر بشر کا سب سی بڑہ کر منصب اور رتبہ کیا

حضرتِ انسان کو بخشی دانش و فہم و ذکا
اپنی وصفون کا نمونہ اوسمین سب پیدا کیا

تاجور ہے حمد کی لائق وہی ذاتِ قدیم
جسنی قدرت سی زبانِ خلق کو گویا کیا

بندہ کو چاہیے کہی دل سی خدا خدا
ہر موی تن زبان ہو نکلے خدا خدا

بہتر نہین ہی اس سی جہان مین کوئی دوا
ہر اک مرض مین نکلی دہن سی خدا خدا

حصہ مین ہین اوسی کی دو عالم کی نعمتین
جسکی زبان پہ آٹھہ پہر ہے خدا خدا

دل مین بجز خدا کے نہو غیر کا خیال
مومن کو چاہیے کہے ایسے خدا خدا

کیا منہہ ہی اوسکا جو تری تعریف کر سکی
بندہ ہی بندہ اور ہے تو ای خدا خدا

مفتوح اوسپہ بابِ نشاط و طرب ہوا
غم مین کہا خلوص سی جس نی خدا خدا

کچہہ آرزو نہین ہی سوا اسکی **تاجور**
وقتِ اخیر نکلی زبان سی خدا خدا

غلغلہ جب الاَمان کا حشر مین پڑ جائیگا
روبرو خالق کے اپنی پہلی احمد آئیگا

روز محشر جب کریگا وہ ادا حمدِ خدا
سُنکے اوسکو وجد مین ملک تک آجائیگا

گرمیِ خورشید محشر سی جو ہونگی تشنہ لب
آبِ کوثر سب مسلمانون کو وہ پلوائیگا

فخر سب پیغمبرون کا اوسکو خالق نی کیا
یہہ کسی نی مرتبہ پایا نہ کوئی پائیگا

رکھہ کے سر سجدہ مین رب العالمین کی روبرو
اپنی امت کی گنہگارون کو وہ بخشائیگا

مشکلین سب اوسکی آسان ہونگی اسمین شک نہین
صدق دل سی جو کوئی ایمان اوس پر لائیگا

پیروی ہر امر مین حضرت کی کرنا چاہیے
آخرت مین ساتہہ اونکا **تاجور** ملجائیگا

کیا اللہ نی کیا مرتبہ اعلا محمدؐ کا
کسی نی آجتک پایا نہین پایا محمدؐ کا

کیا شقِ قمر اور سیر جا کر آسمانون کی
یہ پایہ اور وہ اعجاز ہے کیسا محمدؐ کا

لب آپس مین چپک کر رہگئی فرطِ حلاوت سے
زبان پر میرے اسمِ پاک جب آیا محمدؐ کا

اگر جبریل بھی جاتی وہان پر اونکی جل جاتی
تقرب حق تعالیٰ سے ہوا ایسا محمدؐ کا

ہوئین منسوخ سب اگلی کتابین کیش و ملت کی
جو دینِ حق ہمین قرآن سہی پہونچا محمدؐ کا

نہ کیون ہون سرگروہِ انبیا وہ حقتعالیٰ نے
برابر نام اپنے نام کے رکھا محمدؐ کا

سراپا نور سے معمور آپ تھے وہ دنیا مین
تجلّی کی طرح پیدا نہ تھا سایہ محمدؐ کا

نہ پہونچی انتہا کو سمجھے جا بے ابتدا اوسکو
کرون اپنی زبان سی وصف مین جتنا محمدؐ کا

کری کیونکر نہ اوسکی پیروی مین ادن کوشش
جہان مین تاجوری دین حق پایا محمدؐ کا

کیا وصف کوئی لکھی محمدؐ کی آل کا
فضلِ خدا سے پایا ہی رتبہ کمال کا

کشتِ جہالت اونسی ہوی لیکہ باغِ دین
نابود تخم ہو گیا کفر و ضلال کا

کہولون زبان مین اونکی ستایش مین کسطرح
دشواریان گذر ہے گمان و خیال کا

تعظیم اونکی امتِ احمد پہ فرض ہے
واجب ہی حفظ مرتبہ اونکی جلال کا

بڑھکر عزیز جان سی ہین ساری اہلبیت — قربان دل سی اونکی ہون مین بال بال کا

صدمی اوٹھایی سیکڑون امت کیواسطی — صابر تھی کچھ خیال نہ تھا جان و مال کا

کردار اونکی بہر رضای خدا تھی سب — ہو کس سی وصف اونکی ستودہ خصال کا

بیزار ہون مین شیوۂ رفض و خروج سی
ہی تاجور طریق پسند اعتدال کا

مدّاح ہون رسول کے مین چار یار کا — ہر ایک رہنما ہی رہِ کردگار کا

کرتی ہین قیل و قال خلافت مین اونکی کیون — فحوای نص سی حق ہی وہان ہر چہار کا

جسنی نبی سی پایا ہی صدیق رضہ کا خطاب — اول خلیفہ ہے شہِ عالی تبار کا

قرآن سی ثابت اوسکی رفاقت کا حال ہے — کیون مستحق نہو لقبِ یارِ غار کا

رتبہ مین کس سی کم ہی صفت اسمین کیا نہین — مونس نبی کا دوست ہی پروردگار کا

رتبہ عمر رضہ نی پایا خلافت کا اونکی بعد — کیا وصف کر سکی کوئی اوس نامدار کا

اسلام کی ترقی ہوی اوسکے عہد مین
ایسی کہ آج شہرہ ہے اوس باوقار کا

بہیجی خدا نی حکم کبئی اونکی راے پر
یہ رتبہ ہے خلیفۂ عالی تبار کا

ہی تیسرا خلیفہ جو عثمان رض باحیا
جامع ہوا وہ مصحفِ پروردگار کا

رکہتی تہی اپنے عقد مین دو دختر آپکی
یہ رشتہ مصطفے سی ہی اوس باوقار کا

ہی خاتمہ علی رض پہ خلافت کا ہو بہو
مشہور جس سے کاٹ ہوا ذوالفقار کا

پایا لقب جناب رسالتمآب سے
اوس باب علم نی اسدِ کردگار کا

محشر مین ہونگے ساقیِ کوثر وہ بیگمان
اللہ رے مرتبہ شہِ دُلدل سوار کا

بعد از رسول دین کی ہین یہ چار پیشوا
جو ایک کا عدو ہی وہ دشمن ہی چاریکا

اون سبکی پیروی مین ہی اسلام کا کمال
فرق ہمین کچہہ نہین ہی صغار و کبار کا

لکہی ہین تاجور نی مناقب یہ اسلیے
ہمراہ اونکے حشر ہو اس خاکسار کا

دون کی لینے پر آمادہ جو نالا ہو گیا
چرخ گردان تک ہمارا بول بالا ہو گیا

کیا ہوا گر عشق دندان مین ولایا آب نے
پان گلی کو اشک کی لڑیونکا مالا ہو گیا

ہنس پڑا رونی پہ میری گل جو وہ رشکِ چمن
داغ کھا کر غنچۂ دل میرا لالا ہو گیا

مین نی دل کی کیا خطا کی تھی جو اوسی جا ملا
کیون جدا مجھسی مرا نازون کا پالا ہو گیا

روی تابان پر تری گیسو بکھر کر آ گیے
پڑ گیا سورج گہن یا چاند کالا ہو گیا

بزمِ جانان مین نہین ہی حاجتِ شمع و چراغ
جس شبستان مین وہ پہونچا وان اوجالا ہو گیا

بول بالا ہو گیا میرا عدو نیچی پڑے
سایہ افگن مجھپہ جب وہ قدِ بالا ہو گیا

غیر اور پاسِ محبت دور رکھو یہہ خیال
ای مری جان یہ بھی کیا منہ کا نوالا ہو گیا

آ گی جب وہ ماہرو بیٹھا مری آغوش مین
صاف میرا حلقۂ آغوش ہالا ہو گیا

مر گیا غیرت سے عاشق دم جو وان تھک کر لیا
کوہی دشمن مین ٹھہر جانا سنبھالا ہو گیا

خوش ہوا ای دل جسم خاکی ملگیا گر خاک مین
دونون ملکر اک ترا ناکی دوشالا ہو گیا

ہی نہین ممکن مسیحا سی بہی کچہہ اسکا علاج
ای صنم میری طرح جو تیرا والا ہوگیا

نالون سی ناقوس زن عاشق ہین وان حیرت نہین
یار کا دولت کدہ گویا شوالا ہوگیا

ہی محل عبرت کا ای دل شیخ سا تقوی شعار
مست پیکر ساقی مہوش کا پیالہ ہوگیا

چاہنے والون سی نفرت ہوگئی غیرون سی انس
تاجور ڈہنگ اونکا دنیا سے نرالا ہوگیا

حال جب چاہت کا میری آشکارا ہوگیا
اوسکی سب خواہان ہوی وہ سبکا پیارا ہوگیا

رقص بسمل کا تماشا اوس طرف آیا نظر
جس طرف ابروی جانان کا اشارا ہوگیا

ای دل شیدا وہ بدخو اور تو نازک مزاج
اوسکی محفل مین ترا کیون کر گذارا ہوگیا

دستکش وہ رشک عیسے چارہ سازیسی ہوا
لی دل بیمار تیرا خوب چارا ہوگیا

جھکی یہ ماتھی پہ چینی سی تری اوسکے نصیب
ذرہ ذرہ ای صنم افشان کا تارہ ہوگیا

جل بجھی ہوتی کبھی کی شور غم سے ہجر مین
زندگی کا ٹھنڈی سانسون سی سہارا ہوگیا

شانہ کرنا تہا تمہارا زلفون مین دل کو پہانسنکو
خون ہونیکا سبب اسکے یہ آرا ہو گیا

دم بہر مین ہم کیون نہ اپنی آہ پر تاثیر کا
غیر کا اپنا جو تہا اب وہ ہمارا ہو گیا

پائی عزت تاجور نے کشتگانِ عشق مین
مرتے دم جو اک نظر اوسکا نظارہ ہو گیا

مہربان جب وہ پرجفا ہوگا
حال میرا خوشی سے کیا ہوگا

ہاتہہ رنگین نہین ہین مہندی سے
خون کسی بیگناہ کا ہوگا

کیون نہ پہچانیگا وہ عاشق کو
نقشِ سجدہ نہ مٹ گیا ہوگا

ای دل اوسپر ابہی فدا ہو جا
آخر اک روز تو فنا ہوگا

قدر ہو جائیگی مری معلوم
تو کسی کا جو مبتلا ہوگا

ہنس رہے ہو مری جنازہ پر
کون بیرحم آپ سا ہوگا

بچکے چلتے ہو میرے سایہ سے
کوئی تم سا بہی پارسا ہوگا

اثرِ عشق جب دکھاؤن گا ‌ ‌ دیکھیے اونکا حال کیا ہوگا
گو بظاہر ہی وصل سی انکار ‌ ‌ دل مین شوق آپ کی بہرا ہوگا
ساتھہ دوگی اگر عدو کا تم ‌ ‌ میری جانب تو خدا ہوگا

تاجور ہچکیان جو آتی ہین
یاد اوسنے مجھے کیا ہوگا

کیا ملا اون سی خونبہا ہوگا ‌ ‌ مفت عاشق کا خون بہا ہوگا
ہین جو عاشق اونہون نی حال مرا ‌ ‌ جب سُنا ہوگا رو دیا ہوگا
آتی آتی وہ کیون پلٹ جاتی ‌ ‌ کوئی بہڑکا کے لیگیا ہوگا
ہم پہ کہُل جائیگا وہ غصّہ مین ‌ ‌ تیری دل مین جو کچہہ بہرا ہوگا
عاشقی سے اگر مین درگذرون ‌ ‌ کون پہر آپ پر فدا ہوگا
ستمِ یار کی نہین پروا ‌ ‌ قہر ہوگا اگر خفا ہوگا

مر ہی جائینگے عشق مین تیرے | اے مری جان اور کیا ہوگا

تاجور زہد کو کروگی سلام
اگر اوس بت کا سامنا ہوگا

کوئی تجھہ سا بھی دلربا ہوگا | جس پہ جان صدقی دل فدا ہوگا

ہچکی آنی سے یہ کہلا عقدہ | ذکر میرا وہان ہوا ہوگا

کیون مین بہولی ہوئی ہون آپکو آج | تو مجھے یاد آگیا ہوگا

تم ہمین کیون برا بہلا کہتے | سچ ہے کچھہ ہمنی ہی کہا ہوگا

وان پہونچ جاؤنگا کبھی نہ کبھی | بخت میرا اگر رسا ہوگا

ہجر مین ذکر یار کر اے دل | چپکے رہنے مین غم سوا ہوگا

تاجور یار اور نہ لکھتا خط
کچھہ کسی نے پڑھا دیا ہوگا

کیا بتاؤن کس تردد مین ہون کیا جاتا رہا
تو جو آیا دل سے حرفِ مدعا جاتا رہا

گالیان دیکر بگڑ کر پاس آیی بہی تو کیا
تہا جو دل مین ولولا ای دلربا جاتا رہا

مٹ گئی دل کی کدورت کی جو اوسنی دلدہی
جب ہوی صیقل تو زنگ آئینہ کا جاتا رہا

ہی سوادِ شب ضیای نورِ روشن آنکہہ مین
کوچہ گیسو مین جب سی دل مرا جاتا رہا

عرض مطلب کو گیا جب مین تو اونکی رعب سے
لب تک آکر صاف حرفِ مدعا جاتا رہا

سیر داغون کا چمن تو نی نہ دیکہا ایکبار
شوق سی تو سیر گلشن کو سدا جاتا رہا

وصل اوس محبوب یکتا کا ہوا اوسکو نصیب
جسکے دل سی یکقلم ما و شما جاتا رہا

تاجور ہر رات دن کرتا ہی کیون ظلم و ستم
کیا تری دل سی صنم خوفِ خدا جاتا رہا

مٹ گئین ساری امنگین حوصلہ جاتا رہا
یار کے جاتی ہی دل کا ولولا جاتا رہا

ایک طومارِ شکایت تہا مرا دل تا جگر
دیکہتی ہی شکل اونکی سب گلہ جاتا رہا

تار جب بجلی کا ٹوٹا مجکو یہ حسرت ہوی
تہا جو میری یاد کا وان سلسلہ جاتا رہا

کہتی ہین وہ تجہہ کو ساتہہ اپنی نہ کوئی لیگیا
گو عدم کو قافلہ پر قافلہ جاتا رہا

لی گیا جب سی چہپا کر آپ کی تصویر غیر
دل بہلنے کا ہماری شغلہ جاتا رہا

ضعف کو میری دعا دیکر وہ سوئین چین سے
نالہای دل کا تہا جو غلغلہ جاتا رہا

رہتی ہین اب دلین وائی تاجور آٹھون پہر
بیچ مین دونون کے تہا جو فاصلہ جاتا رہا

گر لب جانبخش کا بوسہ عطا ہو جائیگا
دردمند عشق ابہی چنگا بہلا ہو جائیگا

زندگی ہو جائیگی گر تم کروگے مجکو قتل
میری حق مین آب تیغ آب بقا ہو جائیگا

خیر کیجو ای خدا ہے مائل رفتار وہ
ہر قدم پر اوسکے اک فتنہ بپا ہو جائیگا

کر نہ تو رفتار سے پامال مجہہ بیجرم کو
دیکہنا زیر و زبر ارض و سما ہو جائیگا

وہ کمان ابرو جو سفاکی پہ باندہیگا کمر
اوسکا ہر موی مژہ تیر قضا ہو جائیگا

روبرو اغیار کی کہتا ہے کیون مجکو برا
ای ستمگر اسمین کیا تیرا بھلا ہوجائیگا

دیکھنا ہے اپنے عاشق کو تو آکر دیکھہ جا
کوئی دم مین ای مسیحا دم فنا ہوجائیگا

بوالہوس کہنا نہ اسکو دیکھہ لینا ایکدن
تجھپہ قربان عاشقِ شیدا ترا ہوجائیگا

خاکپای یار اوڑاکر گریبان سے آئیگی
اسمین کیا نقصان تیرا ای صبا ہوجائیگا

دسترس تیری قدم تک گر نہ عاشق کو ہوا
ایک دن نقشِ قدم پر ہی فدا ہوجائیگا

فقر کی دولت بادشاہی ہی ناصح یاد رکھہ
تاجور اوسکی محبت مین گدا ہوجائیگا

بام پر وہ مہ اگر جلوہ نما ہوجائیگا
ماہ تابان منفعل ہوکر سُہا ہوجائیگا

چہرۂ انور کی پڑ جائیگی جب اوسپر شعاع
چاند جھومر کا تری شمس الضحی ہوجائیگا

گر یہی گرمی ہی تیری حُسنکی ای رشک مہر
شرق سی تا غرب آتش کا کُرا ہوجائیگا

روح قالب سے نکل جائیگی میری مثلِ بو
مجھسے دم بھر کو اگر وہ گل جدا ہوجائیگا

ہنستے ہو اسوقت جس نالہ پہ تم وہ ہجر مین
سُننے والون کیلیئے تیرِ قضا ہو جائیگا

روٹھ جائینگے جو بت اپنا بگڑ جائیگا کیا
کیا معاذ اللہ خدا ہم سے خفا ہو جائیگا

کہدو غیرونسی نہ لین مجھہ عاشقِ بیکس کا نام
کچھہ برائی کی اگر میں نے بُرا ہو جائیگا

نامہ بر میرا کہی میری سی ممکن نہین
دیکھتے ہی یار کو وہ یار کا ہو جائیگا

دیکھو حالِ دل سُناؤ تم نہ اوسکو تاجور
حال اونکی دشمنونکا کیاسی کیا ہو جائیگا

اوس پری پیکر کا جسدم سامنا ہو جائیگا
اس دلِ غمگین کا عالم دوسرا ہو جائیگا

خود اگر آتی نہین تصویر اپنی بھیج دو
کچھہ تو خوش میرا دلِ غم آشنا ہو جائیگا

گر یہی ہی حُسن کی دولت تو عاشق در کنا
ساری معشوقون کا تو فرمانروا ہو جائیگا

رویا گر اونسی لپٹ کر قطرہ ہر اک اشک کا
بنکے دُر گوہی گریبانِ قبا ہو جائیگا

وان تصور بھی کیا اونسی جو میری قتل کا
یان زبان پر میری جاری مرحبا ہو جائیگا

بتکدہ مین آئیگا دم بھر کو بھی گر وہ صنم
صوتِ ناقوس ہر بت پر صدا ہو جائیگا

ہی ہوس بوسہ کی دل مین پر نہین کرتا سوال
اس سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھہ سے خفا ہو جائیگا

عشقبازی کو مین سمجھا تھا کہ کوئی کھیل ہی
کیا خبر تھی دل مین گھر اندوہ کا ہو جائیگا

تاجور کا عاشقون مین نام گر لکھو گے تم
بندہ پرور آپ پر دل سے فدا ہو جائیگا

جلوہ گر جس جا وہ ٹکا نور کا ہو جائیگا
ذرہ ذرہ وان کا خورشید سما ہو جائیگا

ساقیِ میخانہ گر ہوگی نگاہِ مست یار
می کا پینا اہلِ تقوی کو روا ہو جائیگا

گالیان جب وہ سنائینگی دعائین دینگے ہم
شکر نعمت ساتھہ نعمت کے ادا ہو جائیگا

کیون عبث بکبک کی سر میرا پھرایا مسیحا
کیا نفوران گلرخون سے دل مرا ہو جائیگا

دیکھہ کر جور اونکا ہم پر غیر کیون ہوتی ہین خوش
اک نہ اک دن اونپہ بھی ورجفا ہو جائیگا

موی سر جب اونکی چہرہ پر بکھر کر آئین گے
شبہۂ جمعیتِ صبح و مسا ہو جائیگا

سادگی پر مرچکا عالم اب آرائش ہی کی دین
ہو چکا ہونا تہا جواب اَور کیا ہو جائیگا

کیون نہ دل اپنی یہ چہلینگی جگر اپنا مرا
وہ سمجھتی ہین کہ میرا ہی کہا ہو جائیگا

ناز اوٹہانا سہل ہی ونکا ولی مشکل ہی یہ
ناز اوٹہانی سی دماغ اونکا سوا ہو جائیگا

بولی وہ وعدہ جو یاد اونکو دلایا تا جور
زندگی باقی ہی تو اک دن وفا ہو جائیگا

جلوہ گر حشر مین جب حسن تمہارا ہوگا
حال اوس وقت خلائق کا کہو کیا ہوگا

کس نی ہی مین یہ کہتا تہا ترا طرز خرام
فتنۂ حشر اسی چال سے برپا ہوگا

نالہ پہونچا بہی فلک پر تو دلا کیا حاصل
جب اثر یان نہوا اسکا تو وان کیا ہوگا

جسکی آنکہ اوس سی لگی ہوگی وہ خفتہ طالع
چین سی قبر مین ہی جاکی نہ سویا ہوگا

خونبہا میرا یہی ہی کہ یہہ سمجھی رہنا
ایسا جانباز نہ ہرگز کوئی پیدا ہوگا

اوسکی آنی کا شب عہد بندہا تہا یہ خیال
جب ہوا کہٹکا مین سمجھا کہ وہ آیا ہوگا

فتنۂ حشر سی کیون لوگ ڈرا کرتی ہین
کیا وہ ظالم کوئی فتنہ تری قد کا ہوگا

زخم دل مین نی دکھایا تو کہا پھیر کی مُنہ
ہم بھی چاہینگی یہ تو بھی تو نہ اچھا ہوگا

قتل مین میری ترا نفع ہی نقصان نہین
ہوگی شہرت تری گھر گھر ترا چرچا ہوگا

بیجان چھوڑ کی عاشق کو گیا کیون قاتل
کیا کوئی طرز نیا قتل کا پیدا ہوگا

پڑ گیا ہوگا ترک فلک مین رعشہ
تاجور اوسنی سو چرخ جو دیکھا ہوگا

روی رنگین کبھی جب یاد تمہارا ہوگا
دیدۂ تر سے روان خون کا دریا ہوگا

داغ بھی ماہ کا مٹ جائیگا تو بھی ہمکو
روی تابان کا تری اوسنی دہوکا ہوگا

ہم تری ہوی میان کو بھی کبھی دیکھینگے
صید شہباز نظر کا کبھی عنقا ہوگا

شمع فانوس مین ہو سکتی نہین ہی روپوش
تو چھپیگا بھی تو پردہ سے ہویدا ہوگا

دست بردار ہوا چارہ گری سی جب تو
کس طرح پھر ترا بیمار غم اچھا ہوگا

پہینک دوگی کہین لیجاکے ہماری دلکو
نہ ہمارا ہی رہیگا نہ تمہارا ہوگا

تاجور کرنہ خطر عشق مین رسوائی کا
وہی مشہور جہان ہوگا جو رسوا ہوگا

شیدا ترا زمانہ جہان مبتلا ہوا
ہم نی بہی ای صنم تجہی چاہا تو کیا ہوا

کیونکر عزیز ہو ہمین یوسف تری طرح
تو ہی ہمارا دیکہا ہوا وہ سُنا ہوا

ہم نی کہی جو اپنی مصیبت تو کہہ گیا
رہنے دو یہہ فسانہ ہی میرا سنا ہوا

قد قامت الصلوۃ اقامت مین جب سُنا
ہمکو وہین خیال قدِ دلربا ہوا

کیا کیا دل وجگر نی چبائی نہ اپنی ہونٹ
سر پر مری جو وار تری تیغ کا ہوا

بچتا رہا ہی کعبۂ دل میرا توڑکر
صد شکر اوس صنم کو بہی خوفِ خدا ہوا

خاموش مجکو دیکہہ کی کہتی ہین غیر سے
بت بنگیا ہی اسکو خدا جانی کیا ہوا

دل چاک چاک اوسنی کیا کیا بُرا کیا
اچہا ہوا کہ شانۂ زلفِ دوتا ہوا

انصاف سے کچھ اوسکو سروکار ہی نہ تھا
کیون تاجور وہ آج مستعدِ جفا ہوا

سر کٹ کے بوجھ ہلکا تنِ زار کا ہوا
ممنون تیرا دل سے ہین تیغِ جفا ہوا

آنکھون کی سامنی سی دل اُڑ جاتے تھے
تم نی چھپایا ہوگا کہین ورنہ کیا ہوا

بوسون کی نیل شاہدِ وصلِ رقیب ہین
ہم دیکھتے ہین آنکھون سی جو تھا سنا ہوا

احسان تمہارا کیا جو مین پہونچا مراد کو
خود صبر میرا خضرِ رہِ مدعا ہوا

جنبش جو دی مژہ کو تو ہر ایک اوسکا مو
ہان مرغِ دل کیواسطے تیرِ قضا ہوا

تو اور روے عاشقِ بیکس کی نعش پر
حیرت ہے سنگدل تجھے خوفِ خدا ہوا

یون خوش ہوی ہین دیکی انھین دین و جان و دل
گویا کہ آج قرض ہمارا ادا ہوا

غیرون کو موت آتی ہی مرنے کی نام پر
تھا تاجور ہی ایسا جو تم پر فدا ہوا

تمہیں دل دیا ہمنے اچھا کیا
کسی کا بھلا یا برا کیا کیا

سبھی پر کھلا راز بایں عدو
ہمیں سے فقط تو نے اخفا کیا

برا تو کہی ناصحا کیوں ہمیں
دیا ہمنی دل اوسکو اچھا کیا

ہمیں سی شکایت ہی ہر دم عبث
کوئی وعدہ تمنی بہی ایفا کیا

کیا تہا جو وعدہ تو کرتی وفا
رکہا ہمکو دہوکی مین یہ کیا کیا

کیا آپ نی ہمپہ جیسا ستم
کسی نی کسی پر نہ ایسا کیا

چلو چپ رہو ہو چکی لعن طعن
بہت غیر کا تمنے کہنا کیا

تمہیں سر دیا دل دیا جان دی
کیا ہمنی جو وعدہ پورا کیا

کبہی دل کو تہاما جگر کو کبہی
کہوں کیا شب ہجر مین کیا کیا

فریب محبت نہ کہاتا جو ر
کہ اِسنی بہت تجکو رسوا کیا

اوسی ہمنی بہت ڈہونڈہا نہ پایا
اگر پایا تو کہوج اپنا نہ پایا

سحر مین بہی تری مضطر نی آرام
خدا جانے کہ پایا یا نپایا

چراغِ داغ لیکر دلمین ڈہونڈہا
نشان پر صبر و طاقت کا نپایا

وہ از خود رفتہ ہون جسکو خودی نے
خدائی مین اگر ڈہونڈہا نپایا

ترا شکوہ نہو جسکی زبان پہ
زمانہ مین کوئی ایسا نپایا

تلاش اوسکی نکی دل مین کسی نے
نہ اس گہر مین اوسی ڈہونڈہا نپایا

کبہی ہم حالِ دل کہنی نہ پائی
کسی وقت آپکو تنہا نپایا

تری جلوہ کا شیدائی ہی عالم
ہر اک اس شمع کا پروانہ پایا

حسین دیکہی ہزارون تاجورنی
کوئی اوس شوخ سی اچہا نپایا

دور جبتک نہ تری سینہ سی کینا ہوگا
گرد کلفت سی مرا صاف نہ سینا ہوگا

عشقبازی ہی یہ کچہہ کہیل نہین ہی اے دل
کہا کی غم خونِ جگر بہی تجہی پینا ہوگا

بحرِ اشک آنکہہ سی ہوگا وہ وان قیمتین
جسکا یہہ چرخِ کہن ایک سفینا ہوگا

پاس بیٹہی ہین عدو دور کہڑی ہین عاشق
یہی شاید تری محفل کا قرینا ہوگا

تر زبان ہی عرقِ گل کی صفتین کیا خلق
اوس سی بہتر کہین اوس گل کا پسینا ہوگا

وہ وقت آئیگا یہان بار خدا ایسا بہی
کوئی دن کوئی برس کوئی مہینا ہوگا

خاکپا سی تری بہتر نہین سرمہ کوئی
کور ہی اسکو لگائیگا تو بینا ہوگا

چاک کرتی تو ہو دل اپنی کو پہلو میرا
ای صنم یاد رہی پہر تمہین سینا ہوگا

غیر اور آئینہ سا آگیا ہی کہنی کی یہ بات
تا جو تیری مقابل وہ کمینا ہوگا

اوس پر ہوئی بند جو کہولا نقاب کا
مہتاب آئیگا نظر ایسا گل آفتاب کا

سمجہا مین یہ تری عرقِ رخ کو دیکہ کر
پہولا ہی پہول چاہ کی اوپر گلاب کا

جس وقت بے ثباتیِ دنیا پہ کی نظر
آنکھون مین پھر گیا مری نقشہ حباب کا

خلوت ہے کوئی غنیہ مین کھلکی بیٹھیے
موقع شبِ وصال نہین ہی حجاب کا

اتنا غرور حسن پہ تمکو نہ چاہیے
مہمان چند روزہ ہی عالم شباب کا

زاہد پیے گا می تری محفل مین شوق سی
دیکھے گا تجکو دیتے جو ساغر شراب کا

کیون اسقدر خفا ہوی بوسہ کے ذکر پر
مقصد تھا وعدہ یاد دلانا جناب کا

ہر وقت اونکی روی کتابی کی یاد ہی
ای ہمنشین مطالعہ کیسا کتاب کا

خطرہ نہین ہے مرگ کا زنہار تاجور
البتہ خوف دلمین ہے روزِ حساب کا

ہی اضطرابِ دل سبب اُنکی عتاب کا
خانہ خراب ہو دلِ پُر اضطراب کا

غش مین مجھی بجز عرقِ عارضِ نگار
چھینٹا نہ دیجیو کوئی عرقِ گلاب کا

لکھی جو خط مین ہی صفتِ چشمِ مستِ یار
ہر سطر پر گمان ہے موجِ شراب کا

اِی دل غضب کی بات ہی گر تجہسی شب
بوسہ لیا ہلال نی اوسکی رکاب کا

نکلا زبان سی کیا تہا جو بگڑی وہ اسقدر
کیا جانین تاجور ہے سبب کیا عتاب کا

ممنون کیون نہون دل جان سی شراب کا
نشہ مین اوسکو ہوش نہین ہی حجاب کا

کہتی ہین ہمنشین جو وہ کرتی ہین مجہہ پہ جور
ہوتا ہی مقتضا یہی عہد شباب کا

کسکو غرض گزک سی ہی می لا تو ساقیا
رکہتا ہی فی الفت دل بریان کباب کا

وہ شہسوار حسن ہوا پر سوار ہے
کیونکر نصیب چشم ہو بوسہ رکاب کا

چشم سیاہ یار پہ خال سیہ نہین
نقطہ لگا ہے صاد پہ یہ انتخاب کا

رخ تیرا صاف ماہ کی رخ پر کلف عیان
ٹہرے جواب کیا وہ رخ لاجواب کا

حیرت رہی نام لیکے گیا نامہ بر کہان
مین منتظر ہون تاجور اب تک جواب کا

حال پوچھو نہ مجھسے فرقت کا | پیش آیا ہے لکھا قسمت کا
آگیا ہے لبونپہ دم میرا | ابتو وعدہ وفا ہو وصلت کا
ماہِ کنعان کی اوسکو حیا نہین | ہی جو عاشق تمہاری صورت کا
دوست دشمن سبی بہاگتا ہو نہین | بڑھ گیا ہی یہ جوشِ وحشت کا
تیری قامت کے دیکھکر فتنے | ہمکو آیا یقین قیامت کا
چلتے ہین دوڑتی جلو مین رقیب | کیون نہ غرہ ہوا اوسکو شوکت کا
رنگ فق ہو گیا گلِ تر کا | ذکر آیا جو تیری رنگت کا
دیتی ہین گالیان سلام پہ وہ | کیا ٹھکانا ہے اونکی نخوت کا
ہای اپنا وہ بیوفا نہوا | کچھہ نہ دیکھا اثر محبت کا
حشر کا ذکر کرچکے واعظ | اب سنو ہمسے حال فرقت کا

تاجور جانہ اوسکی باتونپر | کیا بھروسا ہے بیمروت کا

ذکر آیا جو اوسکے قامت کا
پڑ گیا غلغلہ قیامت کا

ہو گیے ہین بشیر اونکے عدو
خوب نقشہ جما عداوت کا

بہول جاتے ہین روز وعدہ وصل
کیا ٹہکانا ہے اس شرارت کا

روبرو اوسکی خوش بیانی کی
نا تقب بند ہی فصاحت کا

دیکہکر اوسکی تیغ ابرو کو
حوصلہ بڑہ گیا شہادت کا

خط وہ پڑہتے نہین ہین اس ڈر سے
کہین مضمون نہو شکایت کا

اونکی ابرو کی دیکھکر محراب
شوق پیدا ہوا عبادت کا

مجہہ سی خط یار کا پڑہا نہ گیا
یہہ بہی لکہا تہا میری قسمت کا

چاندنی سی بدن ہوا میلا
اُف ری عالم تری نزاکت کا

کیون کرین اونسی شکوہٴ بیداد
کیا نہ آئیگا دن قیامت کا

ہے دعا تاجور کہ وقت اخیر
کلمہ لب پہ ہو شہادت کا

جب پڑی اونپہ نظر ہمکو خدا یاد آیا
اونکی حصہ مین عجب حسن خداداد آیا

کبک شرمندہ ہوا چال چلا تو جسدم
دیکھکر قد کو تری وجد مین شمشاد آیا

رخ کا عاشق ہون مین دیوانہ نہین گیسو کا
کس لیئی ہاتھہ مین نشتر لیے فصاد آیا

گر پڑا ہاتھہ سے خامہ گئی کچھہ ایسی حواس
کھینچنے کو تری تصویر جو بہزاد آیا

دانۂ خال تہ زلف سی دہوکا کھایا
طائر دل ترے قابو مین جو صیاد آیا

کچھہ نکچھہ جرم کیا ہوگا ہمارا ثابت
ورنہ شمشیر بکف کس لیی جلاد آیا

دل سی بیساختہ نکلا مری سبحان اللہ
یاد جسوقت ترا حسن خداداد آیا

تاجور خیر نہین دیکھیے کیا کہتا ہے
نامہ بر وان سے مرا لوٹ کی ناشاد آیا

گر تصور مین بہی وہ حسن خداداد آیا
بخدا دل پہ وہ گذری کہ خدا یاد آیا

سر جہکایا ادب عشق نی میرا فورًا
تیغ تو لے ہوی جب ہاتھہ مین جلاد آیا

ہمتو خود حلقۂ گیسوی بتان کی ہین اسیر
بیڑیان لیکی یہان کس لیی حداد آیا

سر پہ کوہِ غمِ فرقت جو اُٹھایا مین نی
دیکھ کر دور سے بولا کہ وہ فرہاد آیا

بولتا تھا کوئی جلاد کی تو ڈر جاتی تھی
شیوۂ جور کا کیونکر تجھین ایجاد آیا

دل خفا ہو کی چلا مجھسی تو دم نی میرے
کہا دم لیجیی ذرا مین بھی تو اوستاد آیا

جور پر جور کیی تمنی دیی رنج پہ رنج
یان زبان پر نہ کبھی کلمۂ فریاد آیا

دلِ عشاق پہ جب ناز کا قابو نہ چلا
تیغ کھینچی ہوی غمزہ پی امداد آیا

یادِ قامت مین تو بہتا تو ہی آہین ای دل
پھر قیامت ہی جو وہ بانیِ بیداد آیا

ہم تو سمجھی تھی کہ خیر آج نہین ہی دل کی
ہی تعجب کہ تری بزم سی وہ شاد آیا

گلِ حمرا جو نظر آیا کھلا گلشن مین
رخِ رنگین ترا اوس وقت مجھی یاد آیا

تاجور دل کی طرف سی ہی تعجب مجکو
کس طرح قیدِ محبت مین یہہ آزاد آیا

فدا دل ہمارا جو اونپر ہوا
خدا جانے کب اور کیون کر ہوا

غضب ہی مری گھر نہ آئی کبھی
گزر اس طرف سی تو اکثر ہوا

عجب دل کا نقشہ ہی جیسی صنم
ہی نقشہ ترا نقش دلپر ہوا

کہین ہو ملاقات سی ہی غرض
ترا گھر ہوا یا مرا گھر ہوا

تری تیغ ابرو مین کیا کاٹ ہی
تصور سے جسکی یہ بسمل ہوا

نہ آئی نظر اوسکی صورت کہین
اگرچہ مین سرگشتہ در در ہوا

اب آئینہ رہنے لگا روبرو
نصیب اوسکو بخت سکندر ہوا

دیا دل بتون کو غضب کر دیا
خدا کا نہ ای تاجور ڈر ہوا

ہمنی جس وقت قدم یار کی در پر رکھا
دل پر اک ہاتھ تو اک ہاتھ جگر پر رکھا

دل مرا ہاتھ مین لینا تو بہت مشکل ہے
پھر تسکین نہ کبھی ہاتھ جگر پر رکھا

یاد آئی ہی مجھی اوس رخِ رنگین کی بہار
رہنے دو منہ مرا روی گلِ تر پر رکھا

حلقۂ در نی تری آنکھہ دکھائی مجھہ کو
گر کبھی خواب مین بھی سر تری در پر رکھا

شام کی آنی کا ظالم نی کیا تھا وعدہ
جب ہوی شام تو موقوف سحر پر رکھا

نامۂ یار جو لا کر مجھے قاصد نی دیا
کبھی آنکھون سی لگایا کبھی سر پر رکھا

دل کا سرقہ نہوا میری کسی پر ثابت
زلف نی آنکھون پہ آنکھون نی نظر پر رکھا

وصل چاہا تو کہا جان حوالی کیجے
منحصر نفع کو عاشق کی ضرر پر رکھا

امتحان تیغ کا لینا تھا مگر ظالم نے
سر مرا کاٹ کی احسان مری سر پر رکھا

اقربا دفن نہ عاشق کی جنازہ کو کرین
رہنی دین اوسکو تری راہگذر پر رکھا

تیغ ابرو بھی چلی تیرِ نظر بھی برسی
تاجور ہاتھہ مین نی نہ سپر پر رکھا

تم نی رہنی نہ دیا سر مرا در پر رکھا
عمر بھر کو نہ یہہ احسان مری سر پر رکھا

حور و غلمان و ملائک مین نہ تہا عشق کا ظرف
حق نے یہ بارِ گران دوشِ بشر پر رکہا

بوسہ سیبِ ذقن کی نہ ہوی کب چاہت
ہمنے کب دانت نہ اس تازہ ثمر پر رکہا

اوس پری کی لب و دندان کی خریدارون نے
ہاتہہ بہی تو نہ کبہی لعل و گہر پر رکہا

آگیا دل مرا اے جان تری قامت پر
آشیان بلبل شیدا نے شجر پر رکہا

پہونک کر آتشِ ہجران سے مری جان و جگر
الٹا چہدا مری آہون نے شرر پر رکہا

فکرِ دارین سے فارغ ہے وہ ہے دنیا مین
جس نے کام اپنا قضا اور قدر پر رکہا

لیکے آیا جو مرے نام ترا خط قاصد
اسکو سینہ سے لگایا اوسے سر پر رکہا

تاجور سچ ہے یہ الجنس الی الجنس یمیل
ہمنے اندازِ سخن طرزِ ظفر پر رکہا

گر نہ بہیجا یار نے پاسخ مری تحریر کا
کیون کرون مین شکوہ لکہا تہا یہی تقدیر کا

غیر کی ہمراہ آنے سے تو کاش آتے نہ تم
بڑھ گیا رنج و الم اب اور مجہہ دلگیر کا

میری قربانیکا دن ہی یا تمہارا روز عید
ہر گھڑی وردِ زبان نعرہ ہی کیون تکبیر کا

کہہ اوٹھا اللہ اکبر اوس صنم کو دیکہکر
وا عطا اب دینگی ہم فتویٰ تری تکفیر کا

دیکی دل اوسکو خریدار اوسکی کہلانی لگی
اس سی بڑھکر کونسا منصب ہے اب توقیر کا

میری ہوتی کیون ستم اغیار پر ہونی لگی
ہی عوض یہ کس خطا کس جرم کس تقصیر کا

وصل کا اقرار تہا کل آج صاف انکار ہے
اعتبار اصلا نہین عہدِ بتِ بے پیر کا

پہر گئی ہم سے نظر جو اوس بتِ بے پیر کی
بخت کی برگشتگی ہی پہیر ہی تقدیر کا

وار کرتی کرتی مجہپر تیغ کا کیون رک گئی
پڑ گئی کس سوچ مین ہی کیا سبب تاخیر کا

رات دیکہا تہا تمہارا وصل مین نی خواب مین
تمسی مستفسر ہون مین اس خواب کی تعبیر کا

باتون باتون مین لی آیا اوس پری پیکر کو تہہ
ہی مری گفتار شیرین یا عمل تسخیر کا

جمع خلقت ہوگئی پہونچا مین دیوانہ جہان
بانگ صورِ حشر ہے نالہ مری زنجیر کا

تاجور دل کو ہماری چہلنی چہلنی کر دیا
موی مژگان سی لیا ہی کام اوسنی تیر کا

ہی عجب نامِ خدا حسن اوس بتِ بی پیر کا / عکس ہی خورشید جسکی جلوۂ تنویر کا

ہمسی گر منظور ہی پردہ تو کچھہ پروا نہین / دل مرقع ہی ہمارا یار کی تصویر کا

موت سی کچھہ کم نہین اوس ترک کی آوازِ تیر / جسکے سننے سی فنا ہی دم ہر اک نخچیر کا

سُننہ مین لقمہ بی ہلائی ہاتھہ کے جاتا نہین / عالمِ اسباب مین پابند رہ تدبیر کا

زخمِ خنجر سے ہوا حاصل نہ دل کا مدعا / طالب اوسکی زلف سی ہون مشک کی تاثیر کا

دل ہزارون عاشقونکی اسمین جاندی ہو گیے / خاک کوی یار مین پایا خواص اکسیر کا

خلق مین پڑ جائیگی ہلچل قیامت کی ابھی / صور پھونکین گے اگر ہم نالۂ شبگیر کا

رکھتی ہی گر توڑ ناوک کا تری مژگانِ تیز / کاٹ ہی ابروی پرخم مین تری شمشیر کا

جور سی اوسکی جفای چرخ کو نسبت ہی کیا / نوجوانکی تذکرہ مین ذکر کیا ہے پیر کا

تاجور مین کیا ہون بلبل کی زبان بہی بند ہے
سُنکے آوازہ کسی کی خوبیِ تقریر کا

لیکے ہمراہ عدو کو جو وہ دلبر آیا
غم و شادی کا مزہ ہمکو برابر آیا

ہی یہ برگشتگی بخت کہ آتے آتے
پھر گیا یار جو نزدیک مرا گھر آیا

کیون نزاکت نی نہ روکا ہی چنبا مجکو
خواب مین میری عیادت کو وہ کیونکر آیا

نامہ عجز کا برعکس ملا مجکو جواب
نامہ بر لیکے شکایات کا دفتر آیا

مجھسی دعوی نکیا جائیگا اپنا ثابت
روبرو یار جو ای داور محشر آیا

کینہ رکہتا ہی قیامت کا وہ مجھسی ظالم
خواب مین بہی تو لیے ہاتہہ مین خنجر آیا

غیر کی کہنی پہ آنی کا ہو کیا اونکی یقین
قول دشمن کا کسی کو بہی ہی باور آیا

خونبہا فرط مسرت سی کیا مینی معاف
پیش قاضی جو مری قتل کا محضر آیا

ہمنی جب دیکہا تصور کی لگا کر عینک
ہر جگہہ یار کا نظارہ میسر آیا

عکس سی سرخی لب کی وہ بنا صاف عقیق
پاس لبکی جو تری شیشہ کا ساغر آیا

دین و ایمان کا دلا آج خدا حافظ ہی
کہینچ کر ماتہی پہ قشقہ بت کافر آیا

یاد کیا آگئی ابروی بتان کی محراب
غش نہ غش کیون تجھی واعظ سر منبر آیا

تاجور مین نی بُلایا تو وہ ظالم گھر سی
ننگی تلوار لیے تیر سا باہر آیا

قتل کو تیغ بکف تو جو ستمگر آیا
ہمہ تن شوق شہادت ہون مین بنکر آیا

بیخودی کا ہو برا مجکو خبر بہی نہوی
جب وہ وعدہ کی وفا کو مری گھر پر آیا

شور بختی پہ تری چاہیے رونا ای دل
تیری زخمون کو نمک بہی نہ میسر آیا

یاد مین قامت جانان کی مرا خون جگر
ہو کی فوارہ مری آنکھہ سی باہر آیا

فرط حیرت سے فلک بہولگیا گردش کو
سامنے یار کے گردش مین جو ساغر آیا

اوسکی منہہ سی جو اوٹہا پردہ تو کاسہ لیکر
بہر دریوزۂ جلوہ مہ انور آیا

صدمۂ رشک سے جان میری لبون پر آئی
لب جانان جو قریب لب ساغر آیا

تاجور دل مین غبار اونکی ہی باقی شاید
قاصد آیا ہے جو پہر کر وہ مکدر آیا

جب ترا درد مری سینے کے اندر آیا
الاماں کہتا ہوا دل مرا باہر آیا

منتظر مرگ کا تھا اپنی مین ای شاہ مسیح
بچ گئی جان جو تو آج مری گھر آیا

مین نی اس ظلم کا انصاف خدا پر چھوڑا
کی خطا غیر نی غصہ تجھے مجھپر آیا

آپکی ہوتی کسی اور کو چاہین گے ہم
اعتبار اسکا بھلا آپ کو کیونکر آیا

گر گیا ہاتھ سے جلاد کی خنجر ہیہات
قتل کا عاشق شیدا کی جو نمبر آیا

دیکھہ کس طرح مرا دل غم فرقت مین تری
ہوگی خون اشک کی ساتھہ آنکھہ سے باہر آیا

چھیڑتا ہی دل بیتاب محبت کو پھر
خیر دل کی نہین پھر دل مین ترے شر آیا

کس مصیبت مین خدا جانی گرفتار ہوے
لوٹ کر نامہ بر آیا نہ کبوتر آیا

یاد جب آیا شب ہجر کا رونا اپنا
ڈبڈبائین مری آنکھین مرا جی بھر آیا

تاجور یہہ مری قسمت کہ شہادت نکلی
سر بکف کوچۂ قاتل مین تو کشہ آیا

پرتو فگن جو باغ مین اوس رخ کا نور تھا
جو برگ جس شجر کا تھا اک شمع طور تھا

ناصح شرابخانہ مین تشریف لائی کیون
از بس یہ امر شان سی حضرت کی دور تھا

دیوانہ وار دشت نوردی جو ہمنی کی
بہلانا اپنی دل کا ہمین پر ضرور تھا

باز آتی اونکی بزم مین جانی سی کسطرح
کہنی مین کب ہماری دل ناصبور تھا

دل کو فگار تیر تغافل سی کر دیا
ہر چند یہ نشانہ بہت اونسی دور تھا

مرنی پہ جان دیتا تھا دیدار کی لیی
تھا خواستگار خلد نہ مشتاق حور تھا

کیا خاک شادمان ہونین ہم ہجر کی وصل سے
ہر روز ہجر کا مجھی یوم نشور تھا

تیری دہن پر اوسکو جو غنچہ کا تھا گمان
بلبل کی کچھ دماغ مین بیشک فتور تھا

عاشق کی مرگ کی خبر آئی تو کہا
اللہ مغفرت کرے مرد غیور تھا

کس نی نظر سے اوسکو گرایا تھا یا چور
دیکھا جو سینہ چیر کی دل چور چور تھا

یہ سچ ہی ظلم آپکو کرنا ضرور تھا
لیکن توسط اسمین بھی خیر الامور تھا

احباب تم قرین محبت تو تھا یہ ہی
لیکن تمہاری شان تکبر سے دور تھا

بلبل نہ نام عشق کا لے دیکھ دل مرا
آنکھون سی خون ہو کی بہا کیا غیور تھا

کیون برہم اوسکی آنی سی ہوتا نہ ملک دل
ہر گام اوسکا فتنۂ یوم نشور تھا

سمجھا جو تونی اوس رخ بیداغ کو قمر
ای عقل کیا حواس مین تیری فتور تھا

رسوا کیا عدو نی مجھی قتل کیون کیا
پاداش اوسکو دینی تھی جسکا قصور تھا

رکھا قدم نہ دیدۂ حوران خلد پر
اس درجہ اون کو حسن پر اپنی غرور تھا

بیت الحزن بنا ہی کسی کے فراق مین
وہ دل جو تاجور کبھی بیت السرور تھا

کیون نہو دھوکا ہماری لیے کوہ طور کا
ہی تجلی گاہ اون کے عارض پرنور کا

امتحان تمنی لیا اور بس قیامت آگئی
نالۂ عاشق اثر رکھتا ہی بانگ صور کا

درد اسکی دل مین اب آٹھون پہر رہنی لگا
ہی صنم اللہ والی عاشقِ رنجور کا

جان و دل سی کیون نہون قربان رندو پارسا
ہی پری کا آپ مین انداز عالم حور کا

چشم تر کو دیکھکر عاشق کی کہتی ہین طبیب
بند ہونا ہی بہت دشوار اس ناسور کا

دل کی لینی کی خوشامد مین کیا جھک کر سلام
شکر ہی نیچا ہوا سر اوس بتِ مغرور کا

بام پر جلوہ نظر آیا جو اوس کا تاجور
صاف نقشہ پہر گیا آنکھو نمین طور کا

ذکر کیا ہی حسن جانان کی بیان مین حور کا
یہ نظر کے روبرو وہ ہی شہرہ دور کا

کیون نہ دل سی ہو جہان قربان کہ کہتا ہی وہ شوخ
صورت انسانکی پری کا حسن جلوہ حور کا

چشم گریان سینہ بریان جسم غم یا رنج ہی زرد
کچھ عجب نقشہ ہی اوسکی عاشقِ رنجور کا

سو رہی دنیا مین آکر کیا ذرا بیدار ہو
غافلو در پیش ابھی تمکو سفر ہے دور کا

مُردی جی اوٹھینگی ہو جائیگا اک محشر بپا
نالہ شبگیر مین میری اثر ہے صور کا

کہدو عیسیٰ سی کوئی دیکہو ڈالو مجہپہ ہاتہہ | قابل درمان نہین ہی درد مجہہ رنجور کا

نام ہم پیدا کرینگی مرکی قدّ یار پر | دار پر چڑہکر اگر شہرہ ہوا منصور کا

دل مین آکر اسکی رہ آنکہون مین گر اوسکی جگہہ | تیری عاشق کو نہین بہاتا نظارہ دور کا

جب اوٹہایا اپنی رخ سی تاجور اوسنی نقاب

ہوش پرّان ہوگئی سمجہا مین شعلہ طور کا

بیدار بخت خفتہ جو اک بار ہوگیا | رات اونکا مجہکو خواب مین دیدار ہوگیا

طفلی ہی خوب تہی کہ نہ واقف تہی عشق سے | جب ہم جوان ہوی تو یہہ آزار ہوگیا

سوتی مین پیار کرنی کو اوسکی جو مین چلا | آہٹ سی میری پاؤن کی بیدار ہوگیا

تنگ آکی ہمنی دل کو جو آزاد کر دیا | کاکل مین اونکی جاکی گرفتار ہوگیا

غیرون نی کچہہ سکہایا پڑہایا نہین اگر

کیون تاجور وہ آپ سے بیزار ہوگیا

اوسکا سا نہین حسن و جمال اور بشر کا
وہ نور وہ جلوہ نہین خورشید و قمر کا

ابروی خمیدہ ترا او دل کا مرا داغ
تلوار کا پھل وہ ہی تو یہہ پھول سپر کا

ہی جسکا پرستار ہر اک شیخ و برہمن
بیٹھا ہون گدا بنکی مین اوس شاہ کی در کا

کیون آج بہت خرم و بشاش ہی اے دل
دیدار ہوا کیا تجھی اوس شکِ قمر کا

گر ٹھیس لگی تار نظر کی تو لچک جاہی
یہہ حال نزاکت سی ہی اوس پتلی کمر کا

دل مفت مرا لیجیی عزت مری کیجی
توقیر کا خواہان ہون مین طالب نہین زر کا

خوشبو سے دماغ دل و جان کیجی معطر
میلا ہی دوپٹہ مجھی دیدیجیی سر کا

کیون جی مرا کھٹا نہ کرو ہو کی ترش رو
چکھا ہی نہین ذائقہ الفت کی ثمر کا

اوسکا بھی دل آیا جو کہین میری طرح سی
ہو جائیگا قائل مری نالونکی اثر کا

ای تاجور اوس بت کی تلون کا ہی رونا
وعدہ ہی کبھی شام کا اور گاہ سحر کا

ہمدم نہ رہا دل کا نہ ہمراز جگر کا
رکھا تری الفت نے ادھر کا نہ ادھر کا

وہ زلف الٹ جاتی ہین گھر تک مری آکر
بن بن کی بگڑ جاتا ہی نقشہ مری گھر کا

وہ غیرت خورشید اگر جلوہ نما ہی
یان شام شب وصل ہی عالم ہی سحر کا

ہی میری جبین سائی سی اب قبۂ تربت
یہ مرتبہ پہلی تو نہ تھا آپ کی در کا

دم سینہ مین گھٹتا ہی ہو چلنی پہ طپا ہی
یہ آمد و شد میری ہی پیغام سفر کا

فرق آئین ہمسر و نہین سر کا تکی کہدون
خنجر مجھی ہاتھ آئی اگر تیری کمر کا

یاد آتی ہی اے یار جو اوس شوخ کی ہمیں
اللہ نگہبان ہی اس دیدۂ تر کا

ہر ادا کا تری پاتا ہون مین انداز نیا
ضد نئی عشوہ نیا غمزہ نیا ناز نیا

دلکی بات اپنی وہ اب کیون نہین کہتا ہمسے
کہین پیدا نہ کیا ہو کوئی ہمراز نیا

چغلیان کھانیکو میری مرا دل کیا کم ہی
کیا ضرورت ہی کہ ڈھونڈھ کوئی غماز نیا

نگہہِ ناز کہی لیتی ہی دل گاہ بگاہ — روز کرتا ہی شکار آپ کا شہباز نیا

مین سلام آپ کو سو بار کرونگا صاحب — مجہہ سا کر لوگی جو پیدا کوئی جانباز نیا

مارتی ہجر سی ہو وصل سی زندہ کرتی — آپکی ذات سی پیدا ہی یہ اعجاز نیا

دل سی جو کہتا ہون وہ اونسی لگا دیتا ہے — اور ہی چاہیے مجکو کوئی ہمراز نیا

دیکہین کیا ہوتا ہی انجام ہماری دلکا — اونکی آغازِ جوانی کا ہے انداز نیا

شمع کہلاتی ہو محفلمین گلستان مین بہار — ہر جگہہ پاتی ہین ہم آپ کا اعزاز نیا

لی گیا ساتہہ اوڑا کر تری رنگِ رخ کو — طائرِ روح کا دیکہا مری پرواز نیا

تاجور یار نئی ڈہنگ کی کرتا ہی ستم
چاہیی ہو تری نالون کا بہی انداز نیا

روز آ آکی دکہاتا ہی مجہی ناز نیا — دلربائی کا ہی اوس شوخکی انداز نیا

دل مرا توڑ کی آنکہون مین جگہہ دیتی مجکو — دی عوض گہر کی گہر اک خانہ بر انداز نیا

دل بچا کی تو فریاد کا بدلون انداز
نغمۂ تازہ سناؤن جو ملی ساز نیا

ہین بہت اور بھی معشوق ولیکن تیری
ہی ادا سب سی نئی سب سے ہی انداز نیا

دل نی سازا دنسی کیا جا کی خدا حافظ ہے
کہا ئین دہوکا کہین یہ ہو نہ چاہی دمساز نیا

تان دیپک کی جو لی گل ہو ہی شمع حیات
ہی تمہارا اثر شعلۂ آواز نیا

لیجیی تازہ عنایت کی نظر سی دل کو
چاہیی صید کو اس مرغ کی شہباز نیا

تم چھپایا کرو نظروں سی یہ جوبن کا ابھار
سبکو خوش آتا ہی ہر چیز کا انداز نیا

ابتدا ہی سی خدا نی یہ دیا ہی رتبہ
تاجور آج نہین کچھہ ترا اعزاز نیا

پڑا ہی اونکی نظر سے معاملہ دل کا
کریگا کون بجز تیغ فیصلہ دل کا

نگاہ ملتی ہی اونسی ہین دل کو بیٹھا
لٹا ہی پہلی ہی منزل مین قافلہ دل کا

کمان ابرو جانانکی جب کشش دیکھی
نکل گیا صفت تیر حوصلہ دل کا

اجل ہی کہیل رہی سر پہ تو دیکہتی ہین
دکہائی دیکہیی کیا اور ولولہ دل کا

فراز ہفت فلک سی گزر کی نالہ نی
ملایا عرش سی آخر کو سلسلہ دل کا

جفا و جور و ستم اونکی سارے بہول گیا
گلی سی ملتی ہی جاتا رہا گلہ دل کا

کبہی ہی نالہ و شیون کبہی ہی آہ و بکا
ٹہہر گیا ہی مدت سے مشغلہ دلکا

ہی ایک شیشہ کہ پُر ہی شراب الفت سے
چہلک رہا ہی جو پہلو مین آبلہ دل کا

ہی خوب جوڑ برابر کا لطف آئیگا
ہوا جو تاجور دونسی مقابلہ دل کا

عشاق مین ای جان غنیمت مرا دم تہا
سر تہا مرا جسجا کہ ترا نقش قدم تہا

بات اوسنی کبہی کوئی نکی میری خوشی کی
مرکز بہی جو دیکہا تو یہی دل مین الم تہا

فرمایی کس ظلم کی لکہی تہی شکایت
دکہلائیی کس خط مین مضمون رقم تہا

اب چہیڑتی ہین مجکو تلطف سی سبب کیا
پہلی تو گڑی ہین بہر اشوق ستم تہا

غیرون کو کبہی تجہسی کوئی رنج نہ پہنچا
غم میری ہی تقدیر مین ہونیکو تہا

دہوکی مین تہی کسکی ہو ابہامِ مسیحا
قسمت مین ہماری ہی لکہا لطف و ستم تہا

ناخوش تو ہوئی یہ عدو کی ہی شرارت
ای تاجور اتبک تو بہت انکا کرم تہا

وصل مین بہی غم مرا ہمدم رہا
ہجر کا پیش نظر عالم رہا

بلبلونکی فصل گل تک تہی فغان
عمر بہر یان تو یہی عالم رہا

آگہی آنکہون مین کیا غفلت جگر
آتی آتی خون دل کیون تہم رہا

یہ تو اوسیت کی ادائی خاص ہے
کیا گلہ ہی مجہی گر برہم رہا

دل کو روکی بیٹہا دم کا پڑا
گہر مین عاشق کے سدا ماتم رہا

یاد رہ رہ کر جو آئی یار کی
درد اوٹہ اوٹہ کر مرا تہم رہا

ہمکو یا کہ دل کی کہو جانی کا غم
گو رہا لیکن نہایت کم رہا

جو سہی اپنی خجل ہین آپ کیون — خوش رہا جبتک مین اسکا غم رہا

پوچھتی کیا ہو شب فرقت کا حال — دل سی غم اور غم سی مین توام رہا

دیکھکر محراب کعبہ دیر تک — محو یاد ابروی پرخم رہا

خواب مین بوسہ لیا تھا زلف کا — مدتون تک مجھسی وہ برہم رہا

یاد حق سے تاجور غافل نہو
وقت فرصت کا بہت ہی کم رہا

گزر دل مین ہوا ہی آج کسکے تیر مژگان کا — کہ جاری ہر بن مو سی ہی چشمہ آب پیکان کا

ہوا دیوانہ جسنی اک نظر دیکھا تجھی ظالم — ترا جلوہ ہی دشمن جیب و دامان و گریبان کا

ہین تابع جن و انسان سب سواد خط جانانکی — دیا ہی مرتبہ کیا مور کو حق نی سلیمان کا

مری دل سی نکل جاتی خیال اونکی نزاکت کا — یہ شیشہ ہونی والا ہی نشانہ سنگ طفلان کا

بحمد اللہ سمجھا تاجور کو باوفا تونے — ادا شکر اوس سی ہو سکتا نہین تیری احسان کا

ہی اہل فتنہ پردازہی یہ جلوہ حسن جانان کا
الٰہی تونگہبان ہی مسلمانون کی ایمان کا

تمہاری گیسوی پرپیچ کو آیا تو کیا آیا
دکہانا پیچ وخم اپنا چہپانا روی تابان کا

یہ دل ہی یہ جگر موجود ہی سر سینہ حاضر ہی
چلاؤ تیغ ابرو کی لگاؤ تیر مژگان کا

نہو کیون رشک خورشید منیری دل کا آئینہ
پڑا ہی اوسمین عکس اک غیرت خورشید تابان کا

در دولت پر اوسکی خوبرو سب باج لاتی ہین
لقب اوسکو ملا ہی اس نظر سی شاہ خوبان کا

مجہی ناحق ستاتی ہین تمہاری گیسوی مشکین
یہ کافر صبر کیون لیتی ہین اک مرد مسلمان کا

دبستان محبت مین ہون بیٹہا تاجور جب سے
سبق ذرات پڑہتا ہون کتاب روی جانان کا

کوئی عاشق نہ شادمان دیکہا
سب کو کرتی ہوی فغان دیکہا

دیکہی لاکہون حسین دنیا مین
پر نہ تجہسا کوئی جوان دیکہا

دل یہ کہتا تہا کیجیی سجدہ
یار کو جب شہ جہان دیکہا

نیمچہ جب اوٹھا لیا اوسنے | شہر کو دم مین نیمجان دیکھا

محو ایسا ترے خیال مین ہون | تو ہی آیا نظر جہان دیکھا

نہ فغان کی نہ کوئی نالہ کیا | ابھی تمنے مجھی کہان دیکھا

دل کو چھلنی کیا مژہ نی ترے | اثرِ تیر بے کمان دیکھا

دارِ فانی کو چھوڑ کر ہمنے | عرش کی نیچے آشیان دیکھا

بزم مین اوسکی تاجور کی سوا
جو گیا اوسکو شادمان دیکھا

تمہاری عشق مین ہمنے یہ جانِ جان دیکھا | تڑپتی دل کو اور آنکھون کو خونچکان دیکھا

کبھی گیا مین بیابان مین گاہ گلشن مین | ولی نہ دل کو کہین مین نی شادمان دیکھا

فرشتی کہنی لگی ڈر کی یا الہی خیر | تمہاری ہجر مین جب سوی آسمان دیکھا

بڑہا یا غیر سے کیون ربط چھوڑ کر مجکو | مری وفاؤن مین کیا نقص میری جان دیکھا

ذلیل دوست تری بزم مین عدو ہین عزیز
کہین جو ہمنی ندیکہا تہا وہ یہان دیکہا

اوٹہا جو ایک معاً اگی دوسرا بیٹہا
نہ ہمنی آپکا خالی کبہی مکان دیکہا

ہی دیر وکعبے کا کیا ذکر پہر تو یہہ ہوا
تری تلاش مین دشمن کا آستان دیکہا

عنانِ صبر چہٹی صاف ہاتہہ سی میری
جلو مین تیری جب اغیار کو دوان دیکہا

کمال عشق کی عالم کا کیا کہون احوال
نہ وان زمین نظر آئی نہ آسمان دیکہا

سمجہہ کے کعبہ اوسی شیخ نی طواف کیا
جو چل سکے ساتہہ مری تیرا آستان دیکہا

ہماری قدر نہ کی تمنی گو تمہاری لیے
کیا تباہ تمام اپنا خانمان دیکہا

تمہاری تیغ تعدی سی تاجور نی کبہی
کیا نہ خوف ذرا وقتِ امتحان دیکہا

نگاہِ یار سی عالم کو نیم جان دیکہا
یہہ تیر چلتے ہوی ہمنی بی کمان دیکہا

ادا و غمزہ و عشوہ ہین سبکی سب خونریز
تمہاری عشق مین سبکو عدوی جان دیکہا

فغان کی ڈر سی فرشتون مین پڑگئی ہلچل
اوٹہا کی ہمنی جو سر سوی آسمان دیکہا

یقین ہوا کہ بس اب جان سی یہ جائیگا
ذرا بہی جس سی تہین ہمنی بدگمان دیکہا

ہی پیر چرخ جہاندیدہ اوس سی پوچہینگی
کوئی جہان مین تمسا بہی نوجوان دیکہا

دل اپنا خاک ہوا جلکی ہجر مین لیکن
نہ آگ ہی نظر آئی نہ کچہہ دہوان دیکہا

پیامبر ہوا خوش جاکی ایسا یار کی گہر
کہ گویا ہوگئی معراج لامکان دیکہا

سنا کہان ہی ابہی اوسکا نالہ و شیون
ہی تاجور کو ابہی آپ نی کہان دیکہا

وہ دل کہ مقام اوسکا سرِ عرشِ برین تہا
کل دیکہا تو اوس کوچہ مین پیوندِ زمین تہا

کیا شکوہ بیداد کرین جاکی ہم اوسسے
وہ ایسی ہین کیا پہلی یہ معلوم نہین تہا

دیر و حرم و صومعہ پر کچہہ نہین موقوف
دل سی تجہی ڈہونڈہا ہی جہان جسنی نہین تہا

خاطر سی تری جہوٹ کو کہدیتی تہی سچ ہم
ورنہ تری باتون کا یہان کس کو یقین تہا

تھی جلوہ نما آینۂ حسن کے جوہر
یا عاشقِ بیتاب یہ وہ چین جبین تھا

دھوکا یہ ہوا ابر مین خورشید ہی پنہان
پہوٹی ہوئی لفون کو جو رخ پر وہ حسین تھا

شکوہ یہ تغافل کی خفا آپ تھی جن پہ
اللہ کا ہی شکر کہ مین اونمین نہین تھا

پہونچا دیا نالہ کو مری اوجِ فلک پر
دل نی جو مری ہمصفت روح امین تھا

کیا حال مرا اوسکو سنایا تھا کسی نے
کیون آج وہ افسردہ تھا غمگین تھا حزین تھا

عقبی کا اودھر خوف ادھر تیرا تصور
کچھ دل کا عجب حال دمِ بازپسین تھا

کی تاجور امداد تصور نی کچھ ایسی
شب جلوہ نما تھی وہ جہان مین بھی مین تھا

کچھ مین ہی فقیر اوس درِ دولت کا نہین تھا
دیکھا تو ہر اک شاہ وہان خاک نشین تھا

شک تھا ہمین کل ماہ و ثریا کی قرین کا
افشان جو لگائی ہوئی وہ ماہ جبین تھا

اب جھوٹ سمجھتی ہین وہ سچ کو بھی مری حیف
آگی تو مری جھوٹ کا بھی اونکو یقین تھا

ہوتا تھا گمان چاند فلک پر ہی نمایان
کوٹھی پہ کھڑا شب کو جو وہ ماہ جبین تھا

معلوم خیانت ہوی جب بار رکھا دل
پہلی تو بہت آپکو سمجھا مین امین تھا

تھا قہر مجھی پر نظر مہر تھی سب پر
سب شاد تھی محفل مین تری مین ہی حزین تھا

مضطر ہی رہا دونون جگہہ آپکا عاشق
چین اوسکو زمین پر نہ سکون زیر زمین تھا

ہو جاتا تھا غش دیکھتی ہی صورت زیبا
دل سیر لڑکپن مین بھی الفت کا رہین تھا

تم کون اگر اوس بت کافر کو دیا دل
مال اپنا تھا کچھ شیخ تمہارا تو نہین تھا

جان اوسکی خیال لب جانبخش نی رکھلی
ورنہ ترا بیمار تو مرنی کے قرین تھا

رہتی تھی سدا یاد بتان **تاجور** اسمین
دل تھا مرا الفت مین کہ بتخانہ چین تھا

حال اوس دہن تنگ کا اصلا نہین کھلتا
ہی یہ بھی کہ نہین حیف یہ عقدہ انہین کھلتا

جلوت مین جو ہو شرم تو ہو قہر تو یہ ہے
خلوت مین بھی بند اونکی قبا کا نہین کھلتا

جو بل مری قسمت کا تھا کیا آگیا آمین
کیون زلف کا پیچ ای ستم آرا نہین کھلتا

آیا تو مین کیا خوش ہون کہ مطلب کسی عنوان
مکتوب بت ہوش ربا کا نہین کھلتا

حیران ہون طرفدار ہو تم میری کہ اوسکے
ای حضرت دل حال تمہارا نہین کھلتا

کس طرح کرین جاکی وہان عرض تمنا
منہ رعب سی اوس شوخ کی اپنا نہین کھلتا

جب مین نی کہا بوسہ مین لونگا تو وہ بولے
اس منہ پہ کسی طرح یہ دعوا نہین کھلتا

بولونگا تو رہ جاؤگی منہ اپنا سا لیکر
جبتک کہ مرا منہ نہین کھلتا نہین کھلتا

ای تاجور اس ڈر سی کہ مین جانی نپاؤن
در بند ہی رہتا ہی کسیکا نہین کھلتا

کل جہان تیغ اوسکی سرگرم جفا تھی مین نہ تھا
کیا ازل مین جسجگہہ ہٹتی قضا تھی مین نہ تھا

پہانس کر اسنی مجھی تجکو کیا رسوای خلق
زلف پیچان کی تری ساری خطا تھی مین نہ تھا

ہوگئی زائل جو سرخی دست پای یار کی
خون دل کہتا تھا کیا کیجی حنا تھی مین نہ تھا

جلتا ہُنتا کیوں نہ شب بزم شمع و پروانہ کی طرح
شمع و پروانہ کو اوس محفل مین جا تھی نہ تھا

روی جانان مجھسی کہتا ہی کہ دل کا کل سی تنگ
گہات مین اوسکی یہی کالی بلا تھی مین نہ تھا

مجمعِ اغیار مین تھا وہ مسیحا جلوہ گر
حیف میری درد دل کی وان دوا تھی مین نہ تھا

کہتی ہین مجھسی عبث دعوی ہی دل کا آپکو
راہزن اوسکی نگاہ دلربا تھی مین نہ تھا

جور اونہین اگلی دلائی یاد تو کہنے لگے
باعث اسکا دلبری کی ابتدا تھی مین نہ تھا

غیر نی رسوا کیا تھا تھی سزا دینی اوسے
مجھسے کیون جی پھر گیا کچھ اوسکا سا تھی مین نہ تھا

نامہ و پیغام جب بھیجا اونہین دل نی کہا
کیا کبوتر اسکی لائق تھا صبا تھی مین نہ تھا

تاجور کہتی ہین وہ جسنی تجھی صدمی دیے
ناز تھا شوخی تھی غمزہ تھا ادا تھی مین نہ تھا

بہرِ گلگشت چمن مین جو وہ گلرو آیا
چین بلبل کو نہ پھر ون کسی پہلو آیا

تارے گن گن کی سدا ہمنی گزارین راتین
آہ تقدیر نہ چمکی نہ وہ مہرو آیا

یار اور آئی مری پاس دلا حیرت سے — ایسی کیا چال چلی جس سی وہ بدخو آیا

ایسی بیخود ہوی وہ دیکہہ کی صوت اپنی — آئینہ ہاتہہ سے جہٹکر سر زانو آیا

تارے بنجائینگے اک آن مین جتنے ہین حباب — چاندنی دیکہنی وہ مہ جو لبِ جو آیا

پہر بہی داؤ مین اغیار کے آجاتا ہی — آہ قابو مین ہمارے نہ کبہی تو آیا

تا جو رہی کا جگر تہا کہ غمِ ہجر مین بہی — نہ فغان کی نہ کبہی آنکہہ مین آنسو آیا

دعوی بہت ہی دلکو مری اوسکی چاہ کا — جب جانین ہم کہ رنگ جمائی نباہ کا

منہ اوسکا تکتی ہی صفِ محشر کہڑی ہوی — پرسان نہین ہی کوئی بہی مجہہ دادخواہ کا

خیر انکی ہی اسیمین کہ سیدہی ہی نظر — ہی قہر اہلِ عشق سی پہیرنا نگاہ کا

دشمن بہی سنکے اشک بہاتا ہی دمبدم — ہوتا ہی ذکر جب مری حالِ تباہ کا

اوس مہر وش کی حسن کا مہ ہوگیا غلام — ہالہ نہین یہ حلقۂ طاعت ہی ماہ کا

جو کچھ ہی جرم دل کا ہی میرا ہی کیا قصور
کرتا ہی خون کس لیی محبوب بیگناہ کا

انکار قتل کرنے نہ دیگا غرورِ حسن
محتاج مین نہین ہون ستمگر گواہ کا

کس پر لگایا ہاتھ صفائی سی یار نی
مقتل مین آج شور ہی کیون واہ واہ کا

معلوم کر لو چشم تر و روی زرد سی
ہی پوچھنا ہی کیا مری حالِ تباہ کا

الفت ہو تاجور کو تری یارب اسقدر
باقی رہی نہ دھیان اوسی عز و جاہ کا

اون کا ذقن نمونہ ہی یوسف کی چاہ کا
یان عشق مین ہی طور زلیخا کی چاہ کا

کیا جانتی نہین ہین تلوّن کا اپنی حال
وہ اور ہم سے وعدہ کرینگی نباہ کا

چھوڑی نہین ہین گیسوِ شبرنگ دوش پر
جوڑا یہ اونسے پالا ہے مارِ سیاہ کا

تیغِ نگاہِ ناز جو قبضہ مین ہے تری
رہتا ہی میری پاس بھی اک تیر آہ کا

اغیار بار یاب ہین ہر روز بزم مین
جانا مری نصیب مین ہے گاہ گاہ کا

ذات وصفت سے بحث نہین کچھ عشق مین
یکسان ہے آمین رتبہ گدا اور شاہ کا

آخر وفاے عہد کا بھی کوئی وقت ہے
وعدہ ہمیشہ کرتے ہو شام و پگاہ کا

دل سے نکل کے آہ نے پایا یہہ مرتبہ
طرہ بنی وہ جا کے کسیکی کلاہ کا

تیغِ نظر ہے تیری وہ قاتل کہ الامان
ملتا نہین مقام کسیکو پناہ کا

ضعف اپنا نازکی سے ہے اونکی بڑھا ہوا
دونون مین فرق باقی ہین ہم کوہ کاہ کا

ہین جسکی بارگاہ کے دریوزہ گر ملوک
ہون تاجور غلام مین اوس بادشاہ کا

تمہاری گیسوِ مشکین مین جبکہ شانہ ہوا
تو اوسکی بو سے معطر یہ سب زمانہ ہوا

نہ بشکل دام مشبک ہو کیون جگر میرا
کہ یہ خدنگ نگہہ کا تری نشانہ ہوا

کیا تہا شکوۂ اغیار تم بگڑ بیٹھے
تمہین ہماری ستانیکو اک بہانہ ہوا

گیا جو بزم سے وہ شمع رو ہوا اندہیر
ہماری نظرون مین تاریک سب زمانہ ہوا

ہماری طائرِ دل کا پتہ نہین ملتا
تمہاری زلف مین کیا اوسکا آشیانہ ہوا

خزان کی طرح ہوا رنگ زرد وہ بہار
وہ سیر کرکے گلستان سی جب روانہ ہوا

وہ سو گئی جو کہا مین نی حالِ دل ای وائے
فسانہ گو مین ہوا حالِ دل فسانہ ہوا

بہا کی لیگئے مجھہ زار کو وہان آنسو
زہی نصیب میسر وہ آستانہ ہوا

ہزار ہمنی لبھایا منایا پرچایا
وہ تاجور کسی صورت سی آشنا نہ ہوا

سنا ہی شوق ان وزرون ہی انکو شعر خوانیکا
پڑہین کاش اکبھی مطلع مری دیوانِ ثانی کا

اگرچہ وصل کا مژدہ سُنایا آکی قاصد نی
ولی دل کو یقین آتا نہین قولِ زبانی کا

کبھی وحشت اوٹھاتی ہی کبھی حسرت بٹھاتی ہی
نہین باقی رہا کچھہ لطف ہرگز زندگانی کا

لگا یا مرہم زنگار گو یا میری زخمون پر
دکھا کر تمنی جوبن سبز جامہ مین جوانی کا

ہزارون داستانین سیکڑون قصہ سنا کیجے
مزہ اون مین کہان ہی میری غمِ دل کی کہانیکا

رقیبون کا ہو دل داغ فرط رشک و حسرت سے
دیا چہلا جو اپنا ہمکو اوس بت نے نشانیکا

بہینگے ابتو خون کی ندیان ہر سو خدا حافظ
بہت اونکو ہوا ہی شوق مشق تیغ زنیکا

کسی کی زلف نی بیٹھے بٹھای دلکو پہانسا ہے
فلک سی کیا کرین شکوہ بلای ناگہانیکا

سکایتہای ہجران تاجور سے چاہیے سننا
نہین ہی کام یان ای جان عالم درمیانیکا

ہوا ہی شوق مجھکو جیسی اون جانفشانیکا
تصور تک نہین آتا ہی دل مین زندگانی کا

کہینچی کس طرح حسن رخ زلفون کا تری نقشہ
تصور سی ہی اوسکی رنگ فق بہزاد و مانی کا

مسخر کرلیا تیغ نظر سے عالم دل کو
ملا کیا مرتبہ اوس شوخ کو صاحبقرانی کا

کیا واعظ نے ذکر فتنۂ آخر زمان جسدم
مجھی یاد آیا ہنگامہ تری جوش جوانی کا

وہ آگر ناز سے گرم ہم خندہ لگا جائین
تو ہو جایی علاج اچھا مری زخم نہانیکا

تمہاری خوش بیانی ہی بہت مشہور عالم مین
مگر میری لیی یہہ کہلا ہی بدزبانی کا

سناتا حال دل اپنا نئی انداز سی ہر دم
نہوتا **تاجور** گر خوف اونکی سرگرانی کا

نہ دیکھا آہ کچھ نقصان خنجر کی روانی کا
کیا قاتل نی اُلٹا شکوہ میری سخت جانیکا

شفق پھولی نظر آئی یکایک ہمکو دریا مین
پڑا جب عکس اوس گل کی لباسِ ارغوانیکا

دوپٹہ مین چھپایا کس لیی سیبِ ذقن تمنے
علاج اس سی کروگی اور کسکی ناتوانی کا

سنین جب گالیان اونکی خلاف اوسکی نہوا ہمت
جہان مین غلغلہ تہا ان ہتونکی بیدہانیکا

نکلتی ہی جو منہ سی بات وہ گویا معما ہے
بتو کسکو سلیقہ ہے تمہاری رمزدانیکا

نہ ہم ہین موسیِ عمران نہ شمع طور وہ پھر کیون
سناتی ہین ہمیشہ ہم کو فقرہ لن ترانی کا

بلا کر روبرو اپنی جو اُٹھواؤگی سر میرا
کرونگا شکر مر کر بھی تمہاری مہربانیکا

ستا رکھا ہی ہمکو گردشِ گردونِ گردان نے
پسند آئی تو کیا خاک آئی رہنا دار فانیکا

یقین ہی سنگ خارا کا جگر بھی آب ہوجائے
سناؤن **تاجور** قصہ جو اندوہِ نہانی کا

گزر الفت مین یان ممکن نہین ہی شادمانیکا
کہ قبضہ جانانہ دل پر ہی اندوہِ نہانیکا

اوڑادی بات مطلب کی وا وسیر کی یہ چالاکے
کہ خط بہیجا ہماری نام مہر و نشانی کا

پڑی در پر تبونکی آکی قسمت اسکو کہتے ہین
بڑہا کیا اللہ اللہ مرتبہ بردِ یمانے کا

یہان جانیکا مانع ضعف و ان عذرِ نزاکت ہے
مبارک دل کو صدمہ ہو فراقِ جاودانیکا

دہانِ تنگ کا نقشہ ترمی جب کہیچنا چاہا
ذرا سا منہ نکل آیا وہین بہزادِ مانی کا

صراحی نی سرِ محفل یہ کیسا قہقہہ مارا
بہر اکیا جام ساقی نی شرابِ ارغوانی کا

گہڑی پل مین ہنستا ہی گہڑی پل مین رولاتا ہے
نیا انداز ہی ہر وقت دورِ آسمانی کا

دکہانی ہی کو تہا چاہِ زنخدان تشنہ کامونکو
پلایا آجتک تمنی نہ کوئی گہونٹ پانی کا

عدو تیری گلی مین بہی بہٹک جاتی تو ہین جان
جو بخت آتا جو ہر کو تو نی عہدہ پاسبانیکا

جو وعدہ کرکے اوٹہی ہین ہ کل کی آنیکا
نہین ہی ہمپہ کچہہ احسان عوض ہی جانیکا

بڑھی جو حد سی محبت ہماری ہکّی ہے
ہوا ہی حوصلہ خنجر کے آزمانے کا

مکان سجایا ہی خود بن سنور کی بیٹھی ہو
ہی انتظار کہو آج کسکے آنے کا

صفت رقیب کی کرتی ہو جب مین آتا ہون
یہ طرز خوب نکالا مرے جلانے کا

تم آؤ خواہ نہ آؤ مگر مین گھر اپنے
عدو کو ساتھہ تمہارے نہین بلانیکا

ہزار دی ملک الموت خلد کا لالچ
مین مر کے بہی نہین کوچہ سی تیری جانیکا

دکہا کی تابش دندان گراتی ہو بجلی
کہان کسی مین یہ انداز مسکرانے کا

اب اونکی ساتھہ ہی رہتی ہین ہر گھڑی غمّاز
کچہہ اب محل ہی نہین حال دل سنانی کا

کوئی سوال کری تا نہ وصل کا اون سے
یہ مدعا ہی فقط ناک بہون چڑہانے کا

ہزار ظلم کرو لاکھہ دو مجھی دشنام
تمہارا شکوہ زبان پر نہین مین لانیکا

شب وصال ہی گھونگھٹ کو طاق پر رکھو
تمہین بتاؤ یہ موقع ہی منہہ چھپانی کا

تلاش تجھکو حسینونکی ہی عبث ادیل
دماغ کسکو ہی یان بار غم اوٹھانیکا

نگاہِ ناز کا ناوک ہماری لب پہ لگا
اگر ہی شوق نشانہ تجھی اوڑانی کا

غرورِ حسن مین جو چاہو یان ستم کر لو
ملے گا تمکو مزہ حشر مین ستانے کا

کبھی ہی وصل سی اقرار اور کبھی انکار
طریقہ خوب ہے یہ مارنی جلانے کا

نہین ہے مدنظر پا چور کے گھر آنا
کیا ہے اس لیے حیلہ حنا لگانے کا

جہان مین جن کو دعویٰ تھا بہت کچھ پارسائیکا
وہ دم بھرتی ہین ان روزون تونکی آشنائیکا

مٹا تقدیر کا لکھا ہوا اپنی نہ یا قسمت
رہا گو مدتون شغل اونکے در پہ جبہہ سائیکا

وہ کہتی ہین عدو تیری طرح دم ہی نہین سکتا
بھلائی مین بھی میری ایک پہلو ہی برائیکا

لگانا پنجہ مرجان مری تربت پہ لازم ہی
مین کشتہ ہون عزیزو یار کی دستِ حنائیکا

سبب کیا ہی جمالِ اونکا آنکھون مین نہین کھپتا
ملا کیا حسن مین حصہ تمھین ساری خدائیکا

شکن ہر وقت پیشانی پہ بل ابرو پہ رکھتی ہین
قیافے سے ہی ظاہر حال اونکی کج ادائیکا

نہ آیا بعد مردن میری لاشہ پر بھی تو ظالم
لیے جاتا ہون دل پر داغ تیری بیوفائی کا

خدا جانی ملا کیا ہی مزہ اسکو اسیری مین
نہین پر کہتا ہی دل قصد اونکی زلفونسی رہائی کا

ہوی ہین مدعی مامور دربانی کی خدمت پر
ملیگا کس طرح موقع ہمین وان تک رسائی کا

وہ ہر دم تاجور رکہتی ہین صحبت گرم غیرونسے
گلہ ہمکو رہا طالع کی اپنے نارسائی کا

یہی سب کچھ ہی مورد ہون مین افضال الٰہی کا
مری آگی نہین ہی مرتبہ کچھ بادشاہی کا

رہینگی عمر بہر کالی تمہاری گیسوی مشکین
پڑا ہی عکس اونپر میری آہونکی سیاہی کا

محبت مین تمہاری کہو چکا دین و دل و دولت
مری جان پوچھتی ہو حال کیا میری تباہی کا

دل بیتاب کو میری تڑپنی کی اجازت دو
تماشا دیکہنا ہی گر تمہین بی آب ماہی کا

ادائین آپکی گر حشر ڈہاتی ہین تو کیا غم ہی
قیامت زا ہی یان بہی دود آہ صبحگاہی کا

شکایت ان بتونکی ہمسی کیجائیگی کس دلسی
ارادہ کیا کرین پیش خدا ہم دادخواہی کا

جفائیں تاجور پر کرچکا ہی انتہا ظالم
پہر اوس پر قہر یہ ہی ادعا ہی بیگناہی کا

وہ ہی حسن میں آج شہرا کسی کا
کہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کسی کا

بہت تمنی دیکہا چمن کو عنادل
چلو دیکہو اب وہی بیا کسی کا

بکف تیغ کین گہر سے نکلا ہی باہر
خدا جانے کیا ہی ارادا کسی کا

لب و آتشین رخ سے آتا ہے ہمکو
جلانا کسیکا جلانا کسیکا

کہون کیا کہ کیا حال کرتا ہی دلکا
پہرا کر نظر مسکرانا کسی کا

نلک الامان کے سوا کیا کہینگے
فلک پر جو پہونچیگا نالہ کسی کا

جہڑک کر نکر گفتگو ایسی واعظ
مرا دل ہی نازون کا پالا کسی کا

نسیم سحر ناز کرتی جو آئی
تو یاد آگیا ہم کو آنا کسی کا

ملی اوسکو دم بہر نہ راحت کسی دن
ہوا تاجور جب سی شیدا کسی کا

اوڑالیگیا جی جب آنا کسی کا
تو جانا غضب ڈہائیگا کیا کسی کا

غضب تہا کسی کا شبِ وصل آنا
وہ شرما کی پہر بیٹھ جانا کسی کا

ملاتا نہین کوئی اوس ماہرو سے
ہی گردش مین ایسا ستارا کسی کا

گرفتار ہین تیری قاضی و مفتی
بہلا پہر سُنے کون دعوا کسی کا

فرشتے کہینگے کہ آئی قیامت
فلک پر جو پہونچیگا نالہ کسی کا

ہوا باندہتا ہون مین آہِ رسا کی
کوئی دم مین اوٹہتا ہی دبکسی کا

کسیکی نظر سے گری چاند سورج
کہبا ایسا آنکہون مین جلوا کسی کا

چلے آؤ تیور بدل کر کسی سُن
جو ہو تم کو منظور مرنا کسی کا

سوا تیرے یا تیری ہر اک ادا کے
نہین زور عاشق پہ چلتا کسی کا

مِی عشق جانان سی بیہوش ہین سب
سُنے تاجور کون کہنا کسی کا

دلآویز ہی نقشہ ایسا کسیکا — کہ ہر دل پہ ہی نقش بیٹھا کسی کا

نصیحت عبث مجکو کرتا ہی ناصح — کبھی مینے مانا ہے کہنا کسی کا

نہین ضبط نالہ کی طاقت ہی اب — کوئی دم مین کہلتا ہی پردا کسی کا

دل آٹھون پہر دہیان مین ہی بتونکے — گرو ہی کسیکا نہ چیلا کسی کا

کسی کا تماشائی ہی اک زمانہ — زمانہ کا میلا ہے جلوا کسی کا

نہین چومتا پی سبب ہاتھہ اپنے — مجھی ہاتھہ آیا ہے چہلا کسی کا

ہوئی تاجور اپنی گفتار شیرین
جو یاد آیا لعل شکر خا کسی کا

اوسکی محفل مین بہی دل میرا پریشان ہی رہا — بات کرنیکا مجھی اوس بت سی ارمان ہی رہا

دہیان زلفونکا رہا دل مین کہ چشم یار کا — یہہ ہمارا گھر ہمیشہ کافرستان ہی رہا

لگ گیا اوسکی گلی دشمن گریبان کیطرح — ہاتھہ مین میرے فقط اوس بت کا دامان ہی رہا

اسقدر محو اوسکی صورت کی تصور مین ہوا — خواب مین بہی تو خیال روی جانان ہی رہا

شام سی تا صبح چین آیا نہ مجکو ایک دم — وصل کی شب بہی تو خوف روز ہجران ہی رہا

زلف کافر نے بنانا چاہا تہا کافر مجہے — مصحف رخ کا مین عاشق تہا مسلمان ہی رہا

جسنی دیکہی تیری صورت اک نظر ایجان جان — وہ ہمیشہ صورت تصویر بیجان ہی رہا

کر کی دانستہ ستم کہتا ہی بہولی سی ہوا — میری حق مین وہ ستم ایجاد نادان ہی رہا

سنگدل تجہہ سا نہوگا کوئی بہی ای بیوفا — مرتی دم تک یان تری ملنی کا ارمان ہی رہا

آبرو پاتا زمین بوسی جو کرتا یار کے — آہ تار شکون کا میری تا گریبان ہی رہا

آپ اون کو چاہ کر کیا شاد ہونگی تاجور
جسنی چاہا ان بتون کو وہ پشیمان ہی رہا

مین نی مانا تیرا ثانی کوئی دلدار نہین — حسن حصہ ہی ترا

ہوگا مجہہ سا بہی کوئی تیرا خریدار نہین — آزمالے بخدا

جنکو سمجھا مین یگانی رہی بیگانی مری
ایک بہی خلق مین نکلا کوئی غمخوار نہین
شوق سی آؤن تری گہر جو اشارہ ہو صنم
تو اگر چاہی تو ملنا مرا دشوار نہین
شادمان وصل سی اوس شوخ کی رہتی ہین غیر
ایک بوسہ کا بہی مجہسی کبہی اقرار نہین
چہوڑ کر اپنی پرائی کو ہوی یار کی ہم
کہتا ہی کوئی زمانہ مین وفادار نہین
دل سی تیرا ہی خریدار نظر آتا ہے
حسن یوسف کی بہی یہ گرمی بازار نہین
جسنی بہولی سی بہی رکہا رہِ الفت مین قدم
یا جور دل کہین جبتک کہ گرفتار نہین

کبہی اپنی نہ ہوی
ہی یہ قسمت کا لکہا
سر کو مین کر کی قدم
یاد کر دیکہ ذرا
جانی کیا مجہسی ہی بیر
رہا انکار سدا
اوسپہ دیکہو یہ ستم
سنتے ہین نام وفا
دیکہتا ہون ہین جسی
اے صنم نام خدا
سہی لاکہون ہی ستم
ناز تیرا ہی بجا

غش ہوجی سادگی پہ جسکی تماشائی کا — شوق اوس بت کی بلا کو ہو خود آرائی کا

تاب نظارہ نہ لاتا جو اولٹ دیتی نقاب — امتحان کیون نہ لیا اپنے تمنائی کا

کہل گئی دیکہتی ہی آینہ ساری قلعی — مٹ گیا یار کو دعوی تہا جو یکتائی کا

دن مین سو بار قیامت ہو بلا سی قائم — منہ دکہانا نہ الہی شب تنہائی کا

دور ہی بیٹھے رہے آئی عیادت کو اگر — حال پوچہا نہ کبہی آپ نی شیدائی کا

اونسی بگڑی ہی اب اغیار کی ہین مجہسے — یہ نتیجہ ہی مرے صبر و شکیبائی کا

زلف سنبل ہی دہن غنچہ ہی گل ہی چہرہ — کیون نہ قائل ہو جہان آپ کی رعنائی کا

مجہکو زندہ لب جانبخش سی اپنی کیجے — کچہہ اگر آپ کو دعوی ہو مسیحائی کا

تاجور کا حرم و دیر مین کیا رکہا تہا
لی گیا شوق تری در کی جبین سائی کا

حسن ہی تیرا سبب ہی تری رسوائی کا — نام لیتا ہے عبث اس دل شیدائی کا

میری پیشانی کا لکھا ہوا پیش آتا ہی
شغل در پر نہیں اوس بت کی جبین سائی کا

دل نی سرگوشی کے حیلہ سی لیا بوسۂ یار
بن پڑا کام یہ نادان سی دانائی کا

نالۂ و آہ و فغان یان بہی کم بے تہ ہین
اونکی مژگان کو جو ہی شوق سمٹ آرائی کا

گر نہ بولی نہ سہی تمنے ادہر تو دیکہا
کچہہ نہ کچہہ نکلا ہے ارمان تمنائی کا

بال کہولی ہوئی آتی ہین لب بام وہ پہر
سامنا ہوتا ہی پہر آفت بالائی کا

اوٹھ کہڑا ہو یہ سے اُٹھ یار چلا آئی اگر
تاجور درد ہی جہونکا ہی وہ پروائی کا

تمہین مجہسی کدورت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا
صفائی مین قباحت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

وہ لکہتی گالیان ہی مجکو لیکن نامہ بر سے
لڑائی کیون تہی حجت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

بلا سی نامہ ہوتا چاک کہلتا حال تو کچہہ
ہمین لکہنی مین دقت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

رکاوٹ گر نہتی مجہسی تو لکھکر بوچہتی تم
کہ فرقت مین اذیت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

جواب صاف لکہنی کو وہ کہکر رک گئی کیون
مری ایسی موت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

ادہٹا کر کاٹ کاغذ اوسنی پہر کیون رکہا یہ
بہلا قاصد یہ حرکت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

اثر ہی تہا جو تحریر مین تیری یہ مانا
پہر اوسنی تجہہ کو دہشت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

وہ بت کسی صورت سی خدایا نہین ملتا
مجمع مین نہین ملتا ہی تنہا نہین ملتا

رکہین نہ کبہی تجہ سے تعلق بت کافر
مشکل تو یہی ہے دوسرا تجہہ سا نہین ملتا

کس طرح نکالون مین جبین سائی کی حسرت
اوس بت کا کہین نقش کف پا نہین ملتا

کہتی ہین وہ ملتا نہین عاشق سی مرا دل
جبتک کہ مجہی اوسکا کلیجہ نہین ملتا

جو بات ہی اوس گلمین وہ پہولونمین کہان ہے
ملتا ہی اگر رنگ تو نقشا نہین ملتا

ملنا ہو نصیب اوس بت عیار کا جسمین
وہ دن وہ برس اور وہ مہینا نہین ملتا

دعوی تو بہت کرتے ہین الفت کا مریجان
لاکہون مین بہی اک چاہنے والا نہین ملتا

جو بات ہی تجھہ مین وہ کہان حور و پری مین
رنگت نہین ملتی تر انقشا نہین ملتا

چلتا نہین جو جادۂ شرع نبوی پر
جنت مین کہین اوسکو ٹہکانا نہین ملتا

کرتی ہین جو حضرت کے سوا پیروی غیر
پہرتی ہین بہٹکتے او نہین رستا نہین ملتا

سب دوست ہین تک کے ہین رو وہ بہی غرض کے
کام آئے وہان تاجور ایسا نہین ملتا

ساتھ پردون مین بہی وہ شوخ نہ پنہان ہوگا
مردم دیدہ کی مانند نمایان ہوگا

روبرو یار کا جب چہرۂ تابان ہوگا
دل کی صورت مری آئینہ بہی حیران ہوگا

اسی امید پہ جیتی ہین کہ وہ آئینگے
دیکہین کب رشک جنان کلبۂ احزان ہوگا

گلرخون پر ہوئی پہر سری طبیعت مائل
چاک اب پہر روش گل مرا دامان ہوگا

تیرا مجنون جو گیا جانب کوہ و صحرا
قیس روپوش تو فرہاد گریزان ہوگا

ابر تر شرم سے ہو جائے گا پانی پانی
جوش زن ہجر مین جب اشک کا طوفان ہوگا

نخل امید کا پہل پائینگے مشتاقِ جمال
ہی حلبِ آئینۂ رخ کے تصور سی مگر

جب وان سیر کو وہ سروِ خرامان ہوگا
دل خیالِ لبِ لعلین سی بدخشان ہوگا

تاجور روزِ قیامت کا مجھے ڈر کیا ہی
آلِ احمد کا مری ہاتھہ مین داماں ہوگا

دام الفت مین تری کون گرفتار نہین
کوئی دنیا مین تری طرح طرحدار نہین
کوئی پاس اونکی کس امید پہ آبی جابی
وصل کا وعدہ نہین قتل کا اقرار نہین
حیرت آتی ہی مجھی قتل کروگی کیونکر
چین ابرو پہ نہین ہاتھہ مین تلوار نہین
کنج تنہائی ہی فرقت مین تری اور مین ہون

ایک مین چیز ہون کیا
اہی صنم نامِ خدا
بیمروت ہین یہ بت
بارہا دیکھہ لیا
سخت نازک ہی کمر
سادگی پہ ہون فدا
حال کیا اپنا کہون

کوئی مونس نہین ہمدم نہین غمخوار نہین | درد فرقت کے سوا

قتل اغیار ہوے میرا نہ ارمان نکلا | مین ترستا ہی ہا

یہ کسی نی نہ کہا کیا یہ گنہگار نہین | اسکو کیون چہوڑ دیا

ایسا ویسا نہین کچہہ عاشق صادق ہو تو نہین | آپ بہی جانتی ہین

دل کی دینی مین تامل نہین انکار نہین | ابہی لیجاییے گا

دیدو اک بوسہ کہ تنہائی بہی ہی رات بہی ہے | کچہہ بڑی بات بہی ہا

تا جو رسی نہ کہی جاییے ہر بار نہین | مانیے اوسکا کہا

ردیف باے موحدہ

وہ جان نثار عاشق شیدا کہان ہی اب | جسکا نشان وہ پوچہتی ہین بی نشان ہی اب

اب آچکا وہ حضرت دل غم مین آپکی | کمسن نہین ہی نام خدا نوجوان ہی اب

دل توڑ کر ہمارا ملاییے نہ خاک مین | طفلی کی کہیل کہیلی نہ وہ نوجوان ہی اب

ہوش و حواس و عقل نی لی اپنی اپنی راہ
دم ہے سو کوئی دم مین عدم کو روان ہی اب

خوگر ہوا ہون اونکی ستم کا مین اسقدر
اونکی کرم پہ بہی تو ستم کا گمان ہی اب

کیا نالہای دل کا اثر ان بتون پہ ہو
اگلا سا ولولہ مری دلمین کہان ہی اب

ملکِ جنان جو خالقِ اکبر عطا کری
ہم تاجور کو سمجھین کہ شاہِ جہان ہی اب

اگر نہین مین سزاوار جرعہ ہای شراب
تو لطف کر ہمین ساقی ذرا سی لای شراب

حریص مین ہی نہین کچہہ شراب کا ساقی
نکلتا ہی لبِ ساغر سی بہی تو ہای شراب

فراق ساقیِ گل پیرہن مین رندون کو
ہین تیغ و خنجرِ خونریز موجہای شراب

خیال ہی تو نہین مجہہ کو حور و غلمان کا
بہشت کی ہی تمنا فقط برای شراب

ہی اتنا صبر کسی واعظا جو کہتا ہے
کہ وان ملیگی کوئی یان نہ پینی پای شراب

یہہ اور چہیڑی گی تمہاری کہی سی ای واعظ
شراب میری لئی ہی مین ہون برای شراب

ہزار شکر پڑا صبر بادہ نوشون کا
خدا کی شان کہا محتسب نی ہا ہی شراب

نہین ہی ساقی و میخانہ کی مجھے پروا
ہمیشہ پیتا ہون خونِ جگر بجای شراب

خیال آیی کسی شی کا تا جور کیا خاک
بھری ہی شیشۂ دل مین مری ہوای شراب

نہین ہی درد کا درمان مری سوای شراب
نگاہِ مست تمہاری مجھی پلایی شراب

ہزار منت اگر خلد مین کری رضوان
نہ آبِ کوثر و تسنیم لون بجای شراب

گرون مین پاؤن پر اوسکی جو میکدہ کو جاے
مین ہاتہہ چوم لون اوسکی جو لیکی آیی شراب

شراب کی لیی رووَن نکیون برنگِ ہزار
ہی ایک رنگ گل و رنگ خوشنمای شراب

بہار آیی عجب کیا کہی جو قاضیِ شہر
کوئی نہ بیچی نہ لی مول کچھہ سوای شراب

ہمارا ذمہ خوشی سی اگر نہ پی جاے
وہ اپنی ہاتہہ سی زاہد کو گر پلایی شراب

نہ آبرو کا ہی پاس اور نہ ڈر اذیت کا
قبول ہی مجھی حد کوئی لی تو آئی شراب

چمن کی سیر کا اوس وقت تاجور ہی مزہ
کہ یار ساتھہ ہو اور دمبدم پلائی شراب

تجھسی گھٹتا ہی صفائی بدن مین مہتاب — کیا سماہی نظرِ اہل زمن مین مہتاب

ذرّی افشان کی جبین پر ہین کہ گرد و پہ نجوم — روی رنگین کی ضیا ہی کہ چمن مین مہتاب

اوسنی گلگشت کیا شب کو تو سمجھا یہ چکور — سیر کو چرخ سی اوترا ہی چمن مین مہتاب

آج وہ ماہ عیادت کو مری آتا ہی — کہیت کرتا ہی مری بیتِ حزن مین مہتاب

چہرۂ یار کا جب عکس پڑا زلفون مین — لوگ بولی نظر آتا ہی ختن مین مہتاب

دلِ پُر داغ مین ہی یار کی جلوہ کا خیال — رات دن رہتا ہی آغوشِ چمن مین مہتاب

شبِ مہ بام پہ وہ مہ جو ہوا جلوہ نما — اگیا دیکھہ کی رخ اوسکا گہن مین مہتاب

روبرو عارض جانانکی نہ پائیگا فروغ — حسن مین جلوہ مین خوبی مین پھبن مین مہتاب

تاجور نسبتِ صوی سی رخِ جانان کی — ہے موقر نظر اہل سخن مین مہتاب

کرتا ہی مجھسی وعدہ آنیکا یار ہر شب
کرنا پڑیگا برسون اب انتظار ہر شب

گو وصل کے لیے ہی برسون سی آجکل ان
یان دل اوسی طرح ہی امیدوار ہر شب

فرقت مین خواب مین بھی ملتی نہین ہی راحت
ڈستی ہین اونکی گیسو بن بن کے مار ہر شب

ہرگز نہ نبہہ سکیگا تم خوب یاد رکہنا
آنیکا کرتی ہو کیا قول و قرار ہر شب

بستر پہ لیٹی لیٹی یاد اوسکا خندہ کر کے
روتا ہون مثل شبنم بے اختیار ہر شب

ملتی ہی یون تو اونکو شرم و حیا ہی مانع
ہوتی ہین خواب مین وہ ہمسی دوچار ہر شب

وہ دن گئی کہ اونکو تھی تاجور سی الفت
باہم عدو سی ہی اب بوس و کنار ہر شب

آغاز عشق مین ہی جو بر آب روز و شب
برسی گا آخر آنکھ سے خوناب روز و شب

قائم ہی عشق حسن جہانسوز پر یہ دل
ٹھہرا ہوا ہی آگ پہ سیماب روز و شب

آنکھ اونکی انتظار مین دل اونکی یاد مین
بیتاب صبح و شام ہی بیخواب روز و شب

اوس سیمتن کی یاد جو آتی ہین شوخیان
سیماب وار رہتا ہون بیتاب روز و شب

فرصت نہین ہی سجدۂ ابرو سی خلق کو
جھکواتی ہی سرون کو یہ محراب روز و شب

تسکین تیری عاشقِ غمگین کی در کنار
آ آ کے طعنے دیتے ہین احباب روز و شب

ڈہجای تاجور نہ کہین خانۂ وجود
آنکھون سی ہی رواں مری سیلاب روز و شب

مجھسی رہی وہ وصل مین برہم تمام شب
توام رہا ہی عیش سی کیا غم تمام شب

عاشق کو مرگ فوری پروانہ چاہیے
کیون شمع سان گھلا کری کم کم تمام شب

وہ شعلہ خو جو رات ہوا شمعِ بزمِ غیر
سوزِ درون رہا مرا ہمدم تمام شب

یون اشک میری بہتی ہین فرقت مین رات بھر
سر پا مین جیسی پڑتی ہی شبنم تمام شب

شب کو وہ آتی جاتی کہان اس طرف سی ہین
سنتا ہون پائی زیب کی چھم چھم تمام شب

خطرہ بہی دل مین گزری جو آنیکا یار کے
آنکھون کو روئین سوئین اگر ہم تمام شب

آئی ہی یادِ گیسوئے جانان کی شام سے
سینہ مین آج بیٹھ چکا دم تمام شب

پروانہ کی ذرا بھی تو اوس شمع رو نی آہ
بیٹھا رہا مین بزم مین پر غم تمام شب

کر ہی چکی تھے فرقتِ جانان مین تاجور
کام اپنی دل کا نالۂ پیہم تمام شب

مین ہون اور اونکے ہجر کا ماتم تمام شب
رہتا ہی میرے گھر مین محرم تمام شب

بھرتا ہون آہین شام سی تا صبح ہجر مین
لیتا نہین ہون دم مین کوئی دم تمام شب

زاری و اشکباری بیتابی و الم
رہتی ہین سب یہی مری ہمدم تمام شب

انجم کی طرح ہجر مین اوس رشکِ ماہ کی
رہتی ہین باز دیدۂ پرنم تمام شب

دل اپنا یادِ کاوشِ مژگانِ یار مین
رہتا ہی وقفِ پنجۂ ضیغم تمام شب

سن سن کی میری نالۂ موزون شبِ فراق
روتا بلک بلک کے ہی عالم تمام شب

سینہ پہ سانپ لوٹتی ہین میری تاجور
یاد آتی ہین وہ گیسوئے پرخم تمام شب

بیجا نہین ہی تمسی جو دل سرگران ہی اب
دل پر نگاہ لطف تمہاری کہان ہی اب

مشکل آتی ہی بر آمد مطلب کی کچھہ نظر
وہ پوچھتا رقیب سی میرا نشان ہی اب

دہوکا سحاب کا ہی مری چشم تر پر
دریا کا میری اشک روان پر گمان ہی اب

ای جان جان وہ ہنسنی ہنسانی کی دن گیے
باندہی ہوی دل آہ و فغان کا سمان ہی اب

میرا سر بریدہ نہ ٹہکرا سمجھ کی گیند
طفلی کی چال چہوڑ دی تو نوجوان ہی اب

کیونکر ہو مجھہ کو عرض تمنا کا حوصلہ
پہلا سا لطف آپکا مجھپر کہان ہی اب

دل مین نہین کچھہ اور سوا غم کی تاجور
اوجڑی ہوی مکان مین یہی میہمان ہی اب

ہر دم مجھی تصور موی میان ہے اب
ملک عدم کو دم مین مرا دم روان ہی اب

دل ٹکڑی ٹکڑی ہوتا ہی ایک ایک بات پر
خنجر کی طرح تمہاری زبان ہی اب

فکر تجسس دہن تنگ یار مین
اس دل کو قصد سیر دہی لامکان ہی اب

ڈھانی لگا ہی حشر کسی کا خرام ناز
ہر سمت شور الحذر و الامان ہی اب

ہی یہ تری جوانی نوخیز کا اثر
ہر پیر جوش عشق سی اک نوجوان ہی اب

خیر رفیق ہو کی رہی گی یہ روز و شب
توفیق حق جو ہمدم شاہ جہان ہی اب

وہ سوز دل دروغ سمجھتے تھی تم جسی
بشرہ سی گفتگو سی ہماری عیان ہی اب

رہنی لگا خیال مین آنکھوں سی ہو کی وہ
باطن مین آشکار بظاہر نہان ہی اب

زائل کسی کا حسن ہوا خط سی تاجور
موسم گیا بہار کا فصل خزان ہی اب

دیکھی ہی جیسی اوس رخ رشک چمن مین آب
شبنم سی بھر بھر آتا ہی گل کی دہن مین آب

تازہ ہین زخم دل تری غبغب کی یاد مین
پہونچا ہی اوس کنوئین سی مگر اس چمن مین آب

حدت فزا ہی آنسوؤن کا پینا اس طرح
بھڑکاتا جیسی آگ ہی دل کی جلن مین آب

طوفان کا ڈر ہی عالم برزخ مین بعد مرگ
جو شان ہی دل کی چھالون کا میری کفن مین آب

منظور مارنا ہی مرا تمکو تشنہ کام — رکھتی نہیں ہو اس لیے چاہِ ذقن میں آب

بدلی نہ گریۂ عاشق کا امتحان — بہتا پہر ہی کہیں نہ تری انجمن میں آب

طبعِ رواں میں جوش مضامین ہی تاجور
گویا کہ لہرین لیتا ہی بحرِ سخن میں آب

برسا جو ابرِ چشم سی یادِ دہن میں آب — ہوگا کمر کمر ہی بیت الحزن میں آب

لاؤنگا میں زبان پہ اگر اون لبوں کا وصف — واعظ ابھی بھر آئیگا تیری دہن میں آب

مجمر میں آگ ہی کہ ہی دل میں ہماری سوز — آنسو ہماری آنکھہ میں ہی یا لگن میں آب

تابش کسی کی دانتوں کی کہتی ہی صاف صاف — ایسی تو خاک بہی نہیں دُرِ عدن میں آب

ہی جبسی شہرہ اوس لبِ رنگین کا تاجور
خجلت کا عرق ہی نہیں لعلِ یمن میں آب

تہا عندلیب و گل سی جو مدِ نظر حجاب — گلگشت باغ کو بہی نہ آیا وہ بی نقاب

پرتو بھی حسن یار کا ہو جلوہ گر اگر
لائیں نہ مہر و ماہ کبھی دیکھنے کی تاب

آنکھوں سے میری گوہر شہوار گر گئے
دیکھے جو یار کی دُرِ دندان کی آب و تاب

مجھکو چھڑائیے غم فرقت سے کر کے قتل
یہ کار خیر ہے ابھی کر لیجیے شتاب

وہ اور آئیں گھر مرے قدرت خدا کی ہے
یہ امر واقعی ہے کہ میں دیکھتا ہوں خواب

بگڑے جو تو کے کہنے پہ ہم اوسنے یہ کہا
اب آپکو حضور تو ہم کہہ چکے جناب

باز آ بتوں کے عشق سے اے دل خدا سے ڈر
میرا کہا نہ مانا تو ہوگا بہت خراب

ہے خوف حشر کا مجھے مرنے کا غم نہیں
کیا ہو سوال منہ سے مرے نکلے کیا جواب

ہے رعد کی کڑک مرے نالہ میں تاجور
بجلی کی طرح دل میں بعینہٖ ہے اضطراب

سچ کہا آپ نے کیا صاحب
ہو گیا دل جو آپ کا صاحب

تمہیں اچھے بری کی کیا پہچان
تم تو ہو سب کے آشنا صاحب

سخت بیجا کیا جو چاہا تمہین ۔ کہتی ہو تم بہت بجا صاحب

غیر اچھی ہوے بہت اچھا ۔ مین بُرا ہو گیا بھلا صاحب

کل اشارے عدو سی ہوتی تھی ۔ آج ملتی ہو بر ملا صاحب

شوق وصلت مین آپکو ہمنی ۔ خط توام مین خط لکھا صاحب

جو ہوا ایکبار تمسے دوچار ۔ وہ تمہارا ہی ہو رہا صاحب

طالب عفو جرم بوسہ ہون ۔ خیر جو کچھ ہوا ہوا صاحب

نہ رہے گھر ہمارے آکے کبھی ۔ ہمکو ارمان یہی رہا صاحب

گالیان ابتو مجھکو دینے لگے ۔ خوب ہو تم تو واہ وا صاحب

میری ہوتی کروگی غیر پہ جور ۔ پھر تو کہیے یہہ کیا کہا صاحب

واہ کیا خوب ہجو اس ہون مین ۔ ہوش مین آیئے ذرا صاحب

تاجور دشمنونکا ڈر کیا ہے ۔ ہے معین آپکا خدا صاحب

پہلی جو لطف کرتی تھی مجھ پر وہ کب ہی اب
کیا بات ہی جو قہر و غضب بی سبب ہی اب

خلوت مین اونکی غیر کا بیشک گزر ہوا
دیتا یہی خبر مری دل کا تعب ہی اب

جان نذر کر چکا تمہین دل اپنا دی چکا
بی اعتنائیون کا تمہاری عجب ہی اب

اب کاٹنا محال ہی شبہای ہجر کا
سوزِ نہان نہین ہی خدا کا غضب ہی اب

کیا انقلاب دہر ہی دشمن تو درکنار
ہر ایک دوست باعثِ رنج و تعب ہی اب

حیلہ سی مہندی ملنی کی جایا کرینگی وان
ہاتھہ آیا اوسی ملنی کا یہ خوب ڈہب ہی اب
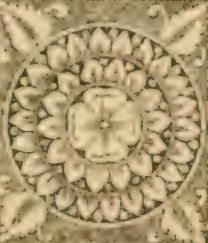
مین جان بلب ہون رشک کی صدمہ تلی جو
ساغر شراب کا جو وہان لب بلب ہی اب

ہی فرضِ ناز تم پر ہمیشہ نیاز واجب
جانباز و دلربا مین ہی امتیاز واجب

اکبار جل بجھی گر پروانہ سان ہوا کیا
ہر وقت شمع سان ہی سوز و گداز واجب

کیا کام زاہدون کا رندونکی محفلون مین
آپس مین اک کو اک سی ہی احتراز واجب

ہی میل جول اونکا ان وزرون مدعی سی
اب مدعی سی کرنا ہی ساز باز واجب

فریاد کر کی بلبل بدنام کر نہ گل کو
عاشق کی واسطے ہی اخفای راز واجب

کر اتباعِ سنت اپنا شعار اے دل
عقبیٰ کی ہی سفر کا سامان و ساز واجب
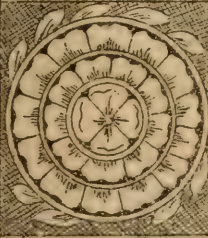
سنتی ہین تاجور ہم بگڑی ہین وہ عدو سی
ہی شکر اسکا تم پر مثل نماز واجب

بھرتی ہین دم اونہین کا جان و دل و جگر سب
ہین ہون ادھر اکیلا اے تاجور ادھر سب

آئین جو باغ مین وہ سرسبز ہون شجر سب
قدمونکی اونکی بوسی جھک جھک کے لین ثمر سب

گھر سی نکل کی باہر جلوہ دکھاؤ دلبر
دیدار کی تمہاری مشتاق ہین بشر سب

وہم و گمان ہماری ہرکاری بن گئی ہین
دیتی ہین لحظہ لحظہ ہمکو تری خبر سب

راضی کیا خدا کو ہمنی نہ ان بتون کو
عمرِ عزیز اپنی کی رایگان بسر سب

ہوش و حواس و ہمت صبر و سکون و طاقت
جاتی سی میری پہلی یہ کر گیے سفر سب

سو مرتبہ بلایا ظالم کبھی نہ آیا
آہین ہماری نکلین اپنی اپنی باہر سب

رہتی ہین رات بھر یاں آنکھین کھلی ہماری
سوتی ہین بند کر کی اپنی گھرون کی در سب

چاہا جو ہمنے تمکو یہ بات کیا نئی ہے
آئی ہین چاہ کرتی پہلی ہی سی یہ سب

ناز و ادا و غمزہ شوخی و کج ادائی
ہین یاد ان بتون کو دل لینی کی ہنر سب

پروا نہین ہی مجہکو وہ دوست ہے جو میرا
ہووی وہ گر ہی دشمن مخلوق تا جو ہے سب

ردیف بای فارسی

فریاد مری سنکی گیی اہل زمین کانپ
نالہ جو کیا مین نی اوٹھا چرخ کہن کانپ

آیا جو وہ آشوب جہان سیر چمن کو
تو بید کی مانند گیا سارا چمن کانپ

فریاد تو کرتا ہون ہین گنتی ہی تمہاری
جاہی دل نازک کہین مشفق من کانپ

طفلی مین یہ عالم تہا تری فتنہ گری کا
جاتا تہا تجہی دیکہ کی آشوب زمن کانپ

مذکور تری فتنۂ قامت کا جو آیا — تھرّا گیا شمشاد گیا سرو چمن کانپ

تھا دل شکنی کا جوہر اک حرف مین پہلو — تقریر تری سُنکے گئی اہل سخن کانپ

شق ہون نہ کہین دیکھنے والونکی کلیجے — اتنا نہ خدارا دل پُر رنج و محن کانپ

ایجان نہ ٹھکرا کے چلو گورِ غریبان — مُردونکی نہ دل جائین کہین زیر کفن کانپ

اتنا تو اثر تا جور الفت نے دکھایا
ہلتا ہی یہان دل تو وہان جاتا ہے تن کانپ

کچھ دلِ بیتاب سی کچھ وصل سی ڈرتی ہین آپ — میری گھر آنیمین عذر اسواسطی کرتی ہین آپ

عشق میرا آپ ہی اغیار پر ظاہر کیا — میری سر الزام رسوائی کا پھر دھرتی ہین آپ

تیغِ ابرو خنجرِ مژگان نہین رکھتی ہو کیا — میری پاس آنی سی اتنا کس لیی ڈرتی ہین آپ

حضرتِ دل آپ سمجھانی چلی ہین کیا ہمین — راہِ الفت مین قدم گن گن کی ہم دھرتی ہین آپ

انکی طعنی ہجر جانان مین ہین غم بالائی غم — کیون ستاتی ہین ہمین اغیار ہم مرتی ہین آپ

بات جب کرتا ہون مین تو فوتِ مطلب کیلیے
زہر دیتا ہی نہ ظالم قتل کرتا ہی ہمین

کیا غضب ہے اعتراضِ الفاظ پر کرتی ہین آپ
ہو گی ناچار آخر ابی ہمنشین مرتی ہین آپ

تاجور بیباک ہو کر مین نی اونسی کہہ دیا
ہان ہین عاشق آپ کی ہم کبھی کیا کرتی ہین آپ

میری سینہ سی جو نکلین گی شرر ایسی آپ
سوزِ پنہان کی اوسی ہو گی خبر آپ ہی آپ

چاہتا گرچہ بہت ہون کہ نہ دیکھون اوسکو
جا ہی پڑتی ہی اودہر میری نظر ایسی آپ

حال مجھہ عاشقِ دیوانہ کا کیا پوچھتی ہو
دل سی کرتا ہون سخن دو دو پہر آپ ہی آپ

دیکھین لیجا کی کدہر کہاتی ہی وہان کیا تقدیر
خود بخود دل ہی تپان چشم ہی تر آپ ہی آپ

جستجو نی تری دیوانہ بنایا ایسا
دن مین سو بار گیا غیر کے گھر ایسی آپ

تپشِ دل جو مجہی آہ کی مہلت دیگی
یان وہ تہامی ہوی آئین گی جگر ایسی آپ

تاجور کی ہی دعا حشر مین آ گی تیری
گر پڑے ہی بارِ خدا سجدہ مین سر ایسی آپ

آئین روز ای دلِ مضطر وہ ادہر آپسی آپ
باہر ای کاش نہو جائین اگر آپ سی آپ

تپشِ دل کا اگر آپ کرین گی درمان
محو ہو جائیگا یان دردِ جگر آپ سی آپ

بوسی اگر لبِ شیرین کی دی اور یہ کہا
یون شکر خورہ کو ملتی ہی شکر آپ سی آپ

ساری تدبیرین ہین بیسود جو چمکی تقدیر
آئین گی دوڑی ہوئی وہ مری گہر آپ سی آپ

بارِ شمشیر بلا تیری اوٹہائیے ظالم
ہوگا طالب جو ترا دیگا وہ سر آپ سی آپ

داغِ عشق اونکا ملا جان کہا کر ہم کو
ہاتہہ آتا نہیں بیفکر کی زر آپ سی آپ

کیا غرض ہی جو بلانی کو مین جاؤن اونکی
کہینچ لائیگا محبت کا اثر آپ سی آپ

کیا عجب عاشقِ بیتاب کو ہو شادی مرگ
بی بلایی وہ بت آجایی اگر آپ سی آپ

یا جو تیرا مددگار جو ہی ربِ قدیر
دفع ہو جاتا ہی بدخواہ کا شر آپ سی آپ

کیون نہون غم سی ای ہتو چپ چپ
تم جو ہر بات پر کہو چپ چپ

بزم میں غیر کو نہ بولنے دو
ہی ادب کی جگہہ کہو چپ چپ

ہم ہیں عاشق تمہاری باتونکے
تم خدارا نہو تو چپ چپ

دیکھو وہ فتنہ گر نہ سن پاوے
حضرت دل لگہ کرو چپ چپ

یون میں حیران ہون اور خاموش
جیسے بیٹھے ہون لڑکی ورچپ

آئی اوسان میری جاتے ہین
مین جو پاتا ہون آپکو چپ چپ

مجکو شک ہوگا آپ غیرون سے
نکیا کیجی گفتگو چپ چپ

باتین جی توڑنی کی ہین تم مین
گو نظاہر ہوای تو چپ چپ

تا جو را پنی دل کی کہہ سنا
پہلی اونکی ذرا سنو چپ چپ

یان نہین منظور ہین دلکی رکاوٹ کی ملاپ
نہتی والی ہین کہین ایسی بناوٹ کی ملاپ

بیوفا چاہا تہا کیا مین نی ہی ان کی لیی
ہو رکاوٹ مجہسی غیرون سی لگاوٹ کی ملاپ

گرم ہو کر شیشۂ دل مین مری ڈالو نہ بال
ورنہ پہر ہو جایگا دشوار دل پہٹ کی ملاپ

لاکھہ راحت کی حقیقت کیا ہی اوسکی روبرو
گر میسر ایکدم ہو کہا کے سو جہٹکی ملاپ

منہہ ادہر جبتک رہا دل سی ملاپ اونکا رہا
ہو گیا کافور اودہر لیتی ہی کروٹ کی ملاپ

کہنی سننی سی بظاہر مل لیی تو کیا ہوا
یون ملو ہمسی کہ چشم غیر مین کہٹکی ملاپ

دوست رہ کر دشمنون کا تو ملا تو کیا ملا
ربط چہوڑا اون سی کہ ہو پہر خوب بکہیٹکی ملاپ

اسقدر رنجش ہی کیون کچہہ تو سبب فرمایئے
عید کو بہی کرتی ہو تم دو قدم ہٹ کی ملاپ

تم اگر ہو شاہِ خوبان تاجور ہم بہی تو ہین
آپ سی پہر ہم کرین کسواسطے گہٹکے ملاپ

دل ہی دشمن کیطرح برسر کین آپسی آپ
تن سی بیزار نہین جانِ حزین آپ سی آپ

لاکھہ اقرار تو عشاق سی کرنا چاہیے
آہی جاتی ہی تری لب پہ نہین آپ سی آپ

کیا کوئی وہم بندہا یا ہوی نفرت مجہسی
کیا سبب کیون ہوی تم ہمسی کچہن آپسی آپ

جائی کس طرح تری کوچہ مین اگر کوئی
ای صنم پاؤن پکڑتی ہی زمین آپسی آپ

امتحان میری محبت کا کروگی جسدم
تمکو آجائیگا ای جان یقین آپ سی آپ

دل کو سمجھا کی مین یون ہجر مین بہلاتا ہون
اب بلاتی ہین کہ آتی ہین یہین آپسی آپ

کہہ اوٹھین دیکھ کے جلوہ ترا اللہ اللہ
جسقدر ہین بت بتخانہ جھکین آپ سی آپ

پوچھتی ہین نہ وہ سنتی ہین ترا حال اے دل
کیون تو دیوانہ سا بکتا ہی نہین آپسی آپ

تاجور زور طبیعت جو یہی ہی اپنا
ہوگا سب ملک سخن زیر نگین آپسی آپ

ادہر چپ ہین عاشق ادہر یار چپ
نہ دیکھا سنا ایسا دربار چپ

وہ اچھی سہی تو برا ہی سہی
دلاون ہی بجا ہے تکرار چپ

جو پوچھا کہ ٹھہریگی کب وصل کی
خفا ہوکی بولے خبردار چپ

کری گلستان مین جو بلبل نہ شور
تو ہو نالہ کرنیسی یہ زار چپ

ہی وہ بد بلا عشق چشم بتان / رہے عمر بھر جسکا بیمار چپ

کہو میر ہی ہمت پہ تم مرحبا / اوٹھا کر رہا رنج و آزار چپ

ہی سکتی کی عالم مین عالم وہان / نہین مثل تصویر دو چار چپ

اوٹھا لین جہان سر پہ فریاد سی / رہین گر نہ تیری گرفتار چپ

کیا کیا جو کہتی ہو ہر بات پر / خطاوار مجرم گنہگار چپ

ہین گویا وہان سبکی سب بی زبان / جو ہین دم بخود ہم تو اغیار چپ

کہی تاجور وہ غزل لاجواب / کہ شاعر ہوی سنکی اشعار چپ

ہی یاد زلف مین ہر شی کی گمان مین سانپ / نفس ہی سینہ مین سانپ اور زبان دہان مین سانپ

تمہاری گیسوی پرخم بلا کی موذی ہین / پناہ مانگتی ہین جنسی سب جہان مین سانپ

اسیر ہی تری زلفون کا بال بال مرا / جو تجھ سی جھوٹ کہون مین ڈسی زبان مین سانپ

کہا ہی مین نی جو قاصد سے اونسی سب کہنا
جو کی ذرا بھی کمی تو ڈسی زبان مین سانپ

تمہاری رخ پہ جو گیسو پڑی ہوی دیکھے
تو سمجھی دیکھنے والی ہین گلستان مین سانپ

نہین ہی زلف کی نزدیک کان کا موتی
لیی ہوی ہی من اپنا مگر دہان مین سانپ

قریب گوشش جو آئی نظر وہ زلف سیاہ
گمان ہوا مجھی جاتا ہی تا بدان مین سانپ

خیال زلف کی آتی ہی دل سی تاب گئی
کوئی وہان ہی کیونکر ہو جس مکان مین سانپ

جو پوچھا تاج ور اوس بت سے کیا بلا ہی زلف
تو پاس آ کی کہا اونسی میری کان مین سانپ

تھی عشق کی میدان مین ہر چند کڑی دھوپ
سرد آہ جو کھینچی تو وہین ٹھنڈی پڑی دھوپ

پھونکی مجھی دیتی ہی شب ہجر کی گرمی
یہ چاندنی چھٹکی ہی کہ پڑتی ہی کڑی دھوپ

اوس خط کی سیاہی نہ مٹی تابش رخ سی
غالب نہوی سایہ پہ ہر چند لڑی دھوپ

خورشید کہی ہون گل مقصود بدامان
ای شوخ جو کھائی تری پھولونکی چھڑی دھوپ

کمہلائی جو گل پر تو مہتاب سی دم مین
کہانی ہو گوارا اوسی کیا ایک گہڑی ہوے

ہنگام تبسم جو چمک جاتی ہین دندان
سایہ مین دکہا دیتی ہی مسی کی دہڑی ہوے

آب آب ہی تاب رخ دلدار سی ایسی
لوگون کو نظر آتی ہی ساون کی جہڑی ہوے

بڑہ جاتا ہی دن کیسا جب آتی ہی شب وصل
رہتی ہی جلاتی کہ مری پہر دن اڑی ہوے

عشاق کو اہی تاجور اسکی نہین تمیز
اوس انبہ گری رات کو یا دن کو پڑی ہوے

بہت لینی پہ دل کی اڑتی ہین آپ
ذرا سی چیز پہ گر پڑتی ہین آپ

ہوی برہم جہان کی آہ مین نی
یہ کیا خو ہی ہوا سی لڑتی ہین آپ

وہ دفن عاشق رسوا مین بولی
خجالت سی زمین مین گڑتی ہین آپ

رقیب اور آپ کو دی لاکی زیور
غلط ہی اپنی دل سی گڑہتی ہین آپ

طلب دل کی بگڑ کر واہ کیا خوب
خوشامد کی محل پہ لڑتی ہین آپ

بنی ہین حضرت دل میری غمناک | بنی اک روز اونسی جڑتی ہین آپ

وہ جانین تاجور اور مبتلا دل
کسی کی بیچ مین کیون پڑتی ہین آپ

ردیف تاے مثناۃ فوقانیہ

الفت اوس پردہ نشین کی دل چھپاتا ہی بہت | چھپ کے رو لیتا ہی جب وہ یاد آتا ہی بہت

ہجر مین اونکی کسی پہلو نہین لیتا قرار | اب تو کچھ روزون سی دل ہمکو ستاتا ہی بہت

ہی نیا انداز جب آتا ہون کہتا ہی کہ جا | اوٹھ کے جاتا ہون تو پہ مجھکو بلاتا ہی بہت

ابتو ای آہ رسا سیدھا بنانا چاہیے | وہ ستمگر سیدھیان ہمکو سناتا ہی بہت

جی مین ٹھانی ہی کہ اکدن اوس سی جالپٹینگے ہم | ہمکو دیوانہ بڑی احمق بناتا ہے بہت

کیون نہ اوس بیداد گر کی نام کی ہوٹ مجھی | کیا کرون ای ہمنشین ظلم اوسکا بھاتا ہی بہت

ہو کی دانا دام مین اوسکی نہ آجائی کہین | طائر دل اوس طرف اوڑ اوڑ کی جاتا ہی بہت

ہم بہی ہوجائین اسی مرہ مین داخل کاشکی ان دنون وہ ناز غیرون کی اوٹہاتا ہی بہت

دیکہیی کیا کیا شگوفی کہلتی ہین آب تا چو ر
دلمین دہیان اوس گلبن خوبی کا آتا ہی بہت

غم مجہی دیپکے جناب بہت بس کرو ہو چکا عتاب بہت

دیکہکر گلستان مین جوشِ بہار یاد آیا ترا شباب بہت

رہو دل مین ہماری جانکیطرح ہی جو مدِنظر حجاب بہت

تم مین سب خوبیان ہین عیب یہ ہے غصہ آجاتا ہے شتاب بہت

ای محبت تجہی خدا سمجہے کر دیے تو نی گہر خراب بہت

جبسی غیرون پہ ہی کرم افزون مجہہ پہ رہنے لگا عتاب بہت

ہی تہی ہجر سی عذاب مین جان قتل کرتا ملے ثواب بہت

مغز بک بک کی کیون پہراتا ہے ناصحا پی ہے کیا شراب بہت

ذکر سے اونکے ہوگیا موقوف
وہ جو تہا دل کو اضطراب بہت

بدحواس و ذلیل و دیوانہ
اونکے عاشق کے ہین خطاب بہت

ہی جو غافل کتاب و سنت سے
تا جو ردیگا وان حساب بہت

بڑہتا ہی رہی دمبدم آزارِ محبت
اچہا نہو یارب کبہی بیمارِ محبت

ہین باعث زیب انکی لیی طوق و سلاسل
زیور انہین سمجھی ہین گرفتار محبت

عصیان نہین کچہ یہ جو ڈرون حضرتِ واعظ
محشر مین بہی کرلونگا مین اقرارِ محبت

نقدِ دل و جان دیکی اسی مول لیا ہے
ہم سی کہین ہوتی ہین خریدارِ محبت

کتنا ہی کرون ضبط مگر رنگ سی رخ کی
بیساختہ ہو جاتا ہے اظہارِ محبت

زردیِ رخ و خشکیِ لب کہتی ہی سب جہوٹ
ہم شرم سے کرتے ہین جو انکارِ محبت

پروا اوسی جام و مئی میخانہ کی کیا ہی
جس دل مین کہ ہی نشہ سرشارِ محبت

آزاد دہر اک غم سے ہین اُسکے متوسل | یارب رہے آباد یہ سرکارِ محبت

ہے دیدۂ عاشق کیطرح پیکرِ حیرت | آئینہ کو سکتا ہی کہ آزارِ محبت

آکر کبھی دیکھو دلِ پرداغ کو میری | ہی قابلِ گلگشت یہہ گلزارِ محبت

محبوبِ جہان کیون نہون اس جاپہ کی شیدا

ہین تاجورِ آئینہ اسرارِ محبت

آتی ہی یادِ رخ و زلفِ دل آرام بہت | دل تڑپتا ہی ہمارا سحر و شام بہت

آہین بہرتا ہون تڑپتا ہون فغان کرتا ہون | مشغلے ہجر مین ایسے ہین بہت کام بہت

اپنے گہر خوش رہو ناخوش ہو اگر عاشق سے | دل سلامت ہی اوسکا ہین دلارام بہت

نام سی بہی مری ہوتی ہین وہ برہم اتنا | پہلے آتے تہے مجہی نامہ و پیغام بہت

درہم داغ سی ہین سینۂ و دل مالا مال | پا چکے عشق کی سرکار سی انعام بہت

ساقیا ساغرِ جمشید مین رکہا کیا ہے | اوس سی بہتر تری میخانہ مین ہین جام بہت

پہر گئی ہی نظر اوس شوخ کی ای دل تجہہ سی
کیون ستایی نہ تجہی گردشِ ایام بہت

دلستان ہوش ربا رہزن دین دشمنِ جان
تجہہ کو کیا کہہ کی پکارین ہین ترے نام بہت

کچہہ کہا اوسنی تو فرمایئی رہجائیگی کیا
تاجور کو ندیے جایئی دشنام بہت

رونی پہ جو آئی چشم تر رات
خون ہوکی بہا دل و جگر رات

شکوہ پہ عدو کی آہ مجہہ سے
کی اوسنے لڑائی ہین بسر رات

یاد آیا جو اوسکا روی خندان
نیند آئی نہ مجہکو تا سحر رات

وہ آکے چلی گییے صد افسوس
سوتا ہی رہا مین بیخبر رات

ہو مجہپہ عدو پہ لطف یکسان
دن گزری اودہر کٹی ادہر رات

دو ایک بہی حسرتین نہ نکلین
ٹھہری نہ وہ ایک دو پہر رات

مطلب کی نہ بات مُنہہ سی نکلی
شکوہ ہی رہا زبان پر رات

کیا فکر نے موشگافیان کین | تھی پیش نظر جو وہ کمر رات
یارب شب غم تھی یا بلا تھی | دیکھی نہین ایسی عمر بھر رات

طالع کی مدد سے بھول کر راہ
آیا مرے گھر وہ تاجور رات

وہ ماہ نہ تھا عدو کی گھر رات | برج عقرب مین تھا قمر رات
کرتے ہین وہ روز وعدہ وصل | یان رہتا ہی انتظار بھر رات
آخر نہ بنی بن آئیے تم کو | دیکھا مری آہ کا اثر رات
یاد رخ و زلف مین رہی محو | ہم شام سے لیکی تا سحر رات
آنکھین تھین جو آنسوؤن سی لبریز | اوس بت کو نہ دیکھا بھر نظر رات
سونا نہوا النصیب ہمکو | یاد آئی جو تیری سیم بر رات
در تک مری آکے پھر گئی وہ | اولٹا کیا آہ نے اثر رات

کچھہ ایسی بڑہی تہی بیقراری | قابو مین نہتی دل وجگر رات

یاد آتا ہے ہر دم اونکا کہنا
ای تاجور اب ہی کسقدر رات
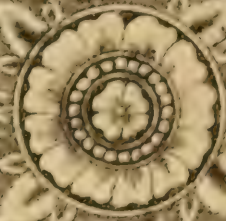
شرم آتی ہو دن مین تو کسی شب ہو ملاقات | راضی ہون رضا پر تری مین جب ہو ملاقات

پاس اپنی بلائی مجھی یا وہ یہین آئے | یارب مری اوس بت سی کسی ڈہب ملاقات

ملتی ہین جو وہ مجھسی تو کرتا ہون دعا یہہ | جنت مین اسیطرح سی یارب ہو ملاقات

باقی نہ ہے آج کوئی حوصلہ ای دل | جاتی ہین وہ اب دیکھیی پہر کب ہو ملاقات

خط دیکھتی ہی میرا وہ بولی کہ پڑہون کیا | ہی اسکا یہی حاصل مطلب ہو ملاقات
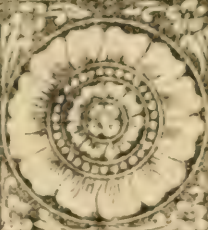
جب سر بکف ای تاجور اوس بزم مین جاؤن
اوس شوخ ستمگر سی مری تب ہو ملاقات
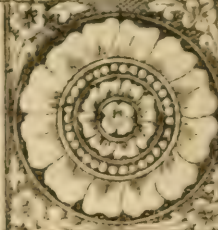
بہول جاتی ہین آپ سبکی بات | یاد رکھتی ہین اپنی ڈہب کی بات

مر گیے ہم جو وہ ہوا خاموش
آگئی جان اوسنی جب کی بات

بہہ چکا ہو کی خون دل آنکھوں سے
مدتین گزرین کیا ہی اب کی بات

غنچے رہ جائین لیکی اپنا سا منہہ
گر سنین میری غنچہ لب کی بات

طعنہ وصل غیر پر بولی
کہنے بیٹھے ہین آپ کبکی بات

بولی وعدہ کی جب دلائی یاد
گئی گزری ہوئی وہ تب کی بات

ابھی ناحق برس پڑی مجھپر
لب تک آئی نہین ہی شب کی بات

بولی ہمسی تو کہکے دشمن عقل
دیکی ہمکو نیا لقب کی بات

وصف توفیق **تاجور** نی کیا
لاکھون باتون مین منتخب کی بات

میری طرفسی جب ہوئین دلداریان بہت
کرنی لگی حضور دل آزاریان بہت

وحشت کبھی رہی کبھی ہذیان کبھی بخار
اس عشق مین اوٹھائی ہین بیماریان بہت

دلمین بہار داغونکی پہولی وہ دیکہہ کر
اس گہر مین کی ہین عشق نی گلکاریان بہت

کہتی ہین وہ ہمین ہین جو کرتے ہین درگذر
ہوتی ہین عاشقون سی گنہگاریان بہت

اشکون کو ہمنے ضبط کیا بہی تو کیا ہوا
چہوٹین لہو کی آنکہ سے پچکاریان بہت

گردون کی جور میری نظر مین سمائین کیا
دیکہی ہوئی ہین اونکی ستمگاریان بہت

سوز نہان نی کی ہین جب آتش فشانیان
گردون پہ اوڑ کی پہونچی ہین چنگاریان بہت

رکہتی ہین باڑہ تیغ یہ کرتی ہین ہاتہہ صاف
ہوتی ہین میری قتل کی تیاریان بہت

پہر دینگی تازہ غم کوئی شاید وہ با جور
کرتی ہین آج کل مری غمخواریان بہت

کیا کہون فرقت مین تیری کون کیا کرتا تہا رات
دل تہا آئین گو مین نکی دعا کرتا تہا رات

کیا کہون ہمدم جو وہ ناز و ادا کرتا تہا رات
ایک عالم کو تہ تیغ قضا کرتا تہا رات

دود سی آہون کی گردون چہپگیا کیا کرون
تارہی گن گن کر بسر اکثر کیا کرتا تہا رات

سینہ کوبی سی جو تہک جاتا تہا کرتا تہا فغان
کیا بتاؤن آپکی فرقت مین کیا کرتا تہا رات

چہیڑ سی صبحِ شبِ ہجر اوسنی آکر کہا
تجہہ پہ کیا گزری تہی کیون آہ و بکا کرتا تہا رات

مجہسی جہنجہلا کر لپٹ جاتا تہا غصہ مین وہ شوخ
اس لیی مین چہیڑ کر اوسکو خفا کرتا تہا رات

ایک بہی ارمان نہ نکلا میری دل کا تا سحر
منّتین مین حجتین وہ بیوفا کرتا تہا رات

کیا بگڑ بگڑ کر مجہسی کہتی تہی تجہی افعی ڈسی
جب سوالِ بوسۂ زلفِ دوتا کرتا تہا رات

تا جو راوس فتنۂ قامت کی قیامت کی تہی یاد
دل مری آغوش مین محشر بپا کرتا تہا رات

چہپتی نہین چہپایی سی لب پر جو آئی بات
بہتر ہی دل ہی مین رہی اپنی پرائی بات

مجہسی بگڑ کی اوسنی کچہہ ایسی بڑہائی بات
مطلب کی تا لب مری آئی نہ پائی بات

کہتا ہی قاصد آج وہ بگڑی ہین غیر سی
بات اپنی بن گئی جو نہین ہی بنائی بات

کر کی صفت عدو کی بناتی ہو بات کیون
دل مین جو تہی تمہاری وہی لب پر آئی بات

الفت جتا کی اونکو مین بدنام ہو گیا
چشمانِ شرمگین نی کیا حال آینہ
روز اون سی ہمسی چلتی مگر ہی مقام شکر
میرا ہی یہ جگر ہے کہ سنتا ہون گالیان

سچ ہی جو منہ سی نکلی ہوی وہ پرائی بات
گو تمنی وصل غیر کے ہمسی چھپائی بات
لگتی نہین ہی جبکہ کسی کی لگائی بات
غیرون نی بھی تمہاری کسی ان اوٹھائی بات

کہتی ہین وہ کہ ہمسی نہ کہہ تاجور غبار
کہہ ڈال صاف دل مین جو ہو تیری آئی بات

مطلب کو اپنی بنتی تہی اگر ہزار دوست
تیر ادا سے طائرِ دل کو کرو شکار
اب ہمسی کیون ملوگی ہی پڑا ہماری کیا
دیکر تسلی یاد دلاتے ہین یار کی
بدنام تمکو کرتے ہین سمجھو انہین عدو

دیکھا تو نکلی وقت پڑے پر نہ چار دوست
پہلو مین آکے بیٹھو اگر ہو شکار دوست
پیدا کیے ہین ابتو نئی تمنے یار دوست
کرتے ہین اور آپکے مجہی ہزار دوست
کہتے ہو جنکو پیار سے تم بار بار دوست

پوچھا جو مین نی آپ سمجھتی ہین کیا مجھی — نکلا زبانِ یار سے بی اختیار دوست

کرنا نہ اُسکی ساز پہ تم تکیہ تاجور — ممکن نہین کسی کا ہو یہ روزگار دوست

ردیف تای ثقیلہ ہندی

خون عاشقکی لگی ہی اسطرح خنجر کو چاٹ — جیسے میخواری کی لگ جای کسی دلبر کو چاٹ

دام مین زلفون کی جا پھنستا ہی ظالم خود بخود — یہ بلا کی لگ گئی مرغِ دلِ مضطر کو چاٹ

کہتی ہین پا کر حریصِ بوسۂ لب وہ مجھے — کیا یہہ چیونٹی کی طرح جائیگا اس شکر کو چاٹ

حرص مینوشی یہ کہتی ہی کہ مینوشی کی بعد — دہو کی پی جام و سبو کو شیشہ و ساغر کو چاٹ

افعیِ گیسو کا اے دل تو اگر مسموم ہے — زہر مہرہ کی عوض اوس بُتکی سنگِ در کو چاٹ

بوالہوس ہیچ اسپہ لعنت ہی جو لذت مدعا — جام می کیا چاٹتا ہی جا لب دلبر کو چاٹ

عشق نی دل مین نچھوڑی طاقت و تاب و توان — اس چٹوری نی لیا عاشق کی ساری گھر کو چاٹ

اپنی کندن سی بدن پر تجھہ کو غرہ ہی تو ہو — کسکو میٹھا ہی یہ تو بیٹھا ہوا اس زر کو چاٹ

اب خنجر کا ہی اسکے مجکو گلا تاجور
تیسی میری خونکی ہی خنجر دلبر کو چاٹ

منظور دیکھنا ہین جو تیغ جفا کی کاٹ
سر اپنی مبتلا کا اوڑا گردن آکی کاٹ

لکھکر نوشتہ وصل کا اوسپر قلم نہ پھیر
مجھکو پڑھا کے حرف مری مدعا کی کاٹ

ہمت یہہ کہہ رہی ہی کہ دن ہجر یار کے
فرہاد سے جہانکو سر راہ اوٹھا کی کاٹ

بدنام تو ہوا ہے بدولت رقیب کے
مین نی کہا ہو کچھہ تو زبان میری آکی کاٹ

ترکی تمام کیجیے ترک سپہر کی
اک روز اپنی تیغ جفا کا دکھا کی کاٹ

تیر مژہ کا دل کو نشانہ بنائیے
تیغ نگاہ ناز کا مجھہ کو دکھا کے کاٹ

عمر خضر بھی گر سے مجھے مل جائی تاجور
خوش ہوکے دون مین عشق مین اوس لقا کی کاٹ

دوستو تنہا نہین ہو مین پریشان دل اوچاٹ
شہر مین الفت کی ہین سب جن و انسان دل اوچاٹ

آہ کی گرمی کہ پہرتی ہو جگر تہامی ہوے
مثل عاشق چاک دامن تا گریبان دل اوچاٹ

ہای یہہ بھی تو نہ پوچھا اوسنی ہمسی آجتک
رہتی ہو کیون غمزدہ آشفتہ حیران دل اوچاٹ

جوش وحشت مین نہ یان دلبستگی پائی نہ وان
کچھہ مرا شہر و بیابان سی ہی یکسان دل اوچاٹ

ساتھہ وہ گلرو نہین تو کچھہ بھی کیفیت نہین
سیر کو جاتی ہین ہم سوی گلستان دل اوچاٹ

مدتین گزرین کہ اوسکی عشق مین کہتی ہین ہم
جسم عریان سینہ بریان چشم گریان دل اوچاٹ

آئی تھی تو دو گھڑی عاشق سی ہنستی بولتی
کیا ہوا آئی اگر تم ای مری جان دل اوچاٹ

جسکو دیکھا شاکی جور بتان پایا اوسی
کچھہ فقط مین ہی نہین خاطر پریشان دل اوچاٹ

باغ مین صحرا مین جی اسکا کہین لگتا نہین
ہو نہ یارب تاجور سا کوئی انسان دل اوچاٹ

کسی کی ہجر مین صہبای مشکبو کی گھونٹ
قسم خدا کی ہین عشاق کو لہو کی گھونٹ

ہین زہر ہجر مین صہبای مشکبو کی گھونٹ
ملی جو آب بقا سمجھین ہم لہو کی گھونٹ

اگر پلائی نہ وہ اپنی ہاتھہ سی مجھکو
نہ اوترین حلق سی جنت کی آبجو کی گھونٹ

یہ جرعہ جرعہ مے کا نہ دم بھرون کیونکر ہین ساقیا بڑی ارمان و آرزو کی گھونٹ

کہان کا آب حیات اونکے چاہ غبغب سے عرق کا بھی نہ ملا بعد جستجو کی گھونٹ

ہی اتنا لطف بہی کافی کہ ہاتھہ سی میرے وہ جام ہی کا پیئی کاش بولی جو کی گھونٹ

سبو سبو ہی پرا مے کبھی نظر نکرون ملے جو ہاتھہ سے اوس شوخ تندخو کی گھونٹ

عدو سے پہلی مجھے **تاجور** شراب وہ دین پلائین دو ہی مگر ساتھہ آبرو کی گھونٹ

ہین اونکی یہہ سب عدہ الطاف و کرم جھوٹ ایسی تو وہ کہا لیتی ہین سو بار قسم جھوٹ

صاحبکی زبان پر تو ہی ہر لحظہ قسم جھوٹ پہر آپکی ہر عدہ کو کیون سمجھین نہ ہم جھوٹ

یہہ آپ نکہیں کہ ہین ہم بولتی کم جھوٹ ایما ہو تو گنوا دین بہت آپکی ہم جھوٹ

اقرار زبانی کا وثوق اوسکی ہو کیا خاک سو جسنی نوشتی ہون لیکر کی رقم جھوٹ

خوننابہ فشانیکا بس اب تار لگا دے سمجھی ہین وہ رونی کو مری دیدۂ نم جھوٹ

توکہا کی ستم کرتا ہی گو وصل کا اقرار
تیور تری ثابت کیی دیتی ہین تم جھوٹ

کس قول کو کس وعدہ کو پورا کیا تمنی
ہر بار جو کہتی ہو نہین بولتی ہم جھوٹ

سچا نہوا لطف و کرم کا کبھی اقرار
پایا نہ کبھی وعدۂ بیداد و ستم جھوٹ

کب تمنی رقیبون سی زیادہ اوسی سمجھا
بولا کرو عاشق سی خدا کی لیی کم جھوٹ

ہم اور تجھی یاد آئین گی ظالم یہ غلط ہی
خط لکھنی کو تو اور اوٹھائیگا قلم جھوٹ

اقرار کیا ہی تو اونہین دینگی دل و جان
کہتی ہین کہین تاجور ارباب کرم جھوٹ

جلوہ گر تھی آپ شبکو بام پر سچ ہی کہ جھوٹ
تھی حقارت سی نظر سوی قمر سچ ہی کہ جھوٹ

بولی وہ سنکر مرا حال تر سچ ہی کہ جھوٹ
نامہ بر سچ سچ بتا دی یہ خبر سچ ہی کہ جھوٹ

لوگ کہتی ہین کہ اوس بت کی کمر ہی رد اہن
کوئی کیا جانی سماعی ہی خبر سچ ہی کہ جھوٹ

جلوہ گر غرفہ مین ہو کر غیر سی تھی ہمکلام
چھوڑ دی چلمین تھی مجھکو دیکھکر سچ ہی کہ جھوٹ

بلبلو آتی ہی اوس شاخِ چمن کی یاد میں
ہو گیا تہا باغ کا رنگِ گل سچ ہی کہ جہوٹ

جلوہ فرما بام پر تہی شب کو تم ای رشکِ ماہ
ابر کی چادر مین نہان تہا قمر سچ ہی کہ جہوٹ

سنتے ہین ہمنے شبِ فرقت مین جب کی تہی فغان
بیٹہے تہی تم تہام کر اپنا جگر سچ ہی کہ جہوٹ

آپ بیتابانہ جو تشریف لی آیے یہان
ہی یہہ میرے نالۂ دل کا اثر سچ ہی کہ جہوٹ

نامہ بر مضمون جو گریہ کا ہمارے خط مین تہا
پڑہ کی اوسکو ہو گیئی چشمِ انکی تر سچ ہی کہ جہوٹ

ہی کبہی امید گاہی یاس داستگیرِ دل
یہہ دو رنگی کا تمہاری ہی اثر سچ ہی کہ جہوٹ

خلق کہتی ہی کہ توبہ توڑنی کی ہی ظلم سی
یہہ تو کہدی ای بتِ بیداد گر سچ ہی کہ جہوٹ

آبداری سی مضامین کی یہ لاثانی غزل
دُرۃ التاجِ سخن ای تاجور سچ ہی کہ جہوٹ

شباب آتی ہی کیا عشق کی اوٹہائی چوٹ
نگاہ لڑتی ہی اوس بت سی دلپہ کہائی چوٹ

وہ نازنین ہین خدا کی لیی اوٹہائین نہ تیغ
رکہی ہوی ہی کلائی مین انکی آئی چوٹ

نگاہِ ناز کی چتونکی غمزہ کی مجھہ پر — جدا جدا ابتِ سفاک نی لگائی چوٹ

ہوا یہہ شک سی دیکھا جو اوستی جانبِ غیر — اوٹھائی عاشقِ جانباز نی پرائی چوٹ

غضب ہی ناوک و خنجر لگا کی پوچھتی ہین — تمہاری دل کو بتاؤ تو کسکی بہائی چوٹ

خدا بچائی جسبی اوسکو کون مار سکے — نظر کا وار کیا مجھپہ دلپہ آئی چوٹ

جو اونکی غمزہ پہ کی آہ تا جو رمین نے
تو ہنسکے بولی وہ دیکھون کہان پرائی چوٹ

ناگہہ جو تری بند قبا یار گیے ٹوٹ — دل سیکڑون بندونکی بس اکبار گئی ٹوٹ

جبتک نظرِ لطف تھی دشمن بہی تھی سب دوست — تیور جو پھری تیری سب ای یار گئی ٹوٹ

میرا نہ سہی غیر کا تو رام ہوا تو — صد شکر کہ اوبت تری پندار گئی ٹوٹ

ناگاہ مین پاس اونکی جو پہونچا تو وہ بولے — کیا مر گئی دربان در و دیوار گئی ٹوٹ

برباد کیے آپ نے کتنے جگر و دل — ان ہاتھون سی کیا کیا دُرِ شہوار گئی ٹوٹ

غم کیا ہی اگر سخت ہی تجہ سے ترا دل ۔ بجلی ہی مری آہ کی کہسار گیئی ٹوٹ

توہا تہہ نہ آیا کبہی اور تیری طلب مین ۔ پا ہی طلب عاشق ناچار گیئی ٹوٹ

جہٹکے دیی کیون مجہہ کو جو سینہ سی لگایا ۔ تیری ہی شرارت سی تری ہار گیئی ٹوٹ

زہاد نی سجدہ کیا اوس بت کو جو دیکہا ۔ ای تاجور آخر سر انکار گیئی ٹوٹ

ردیف تای مثلثہ

ترک کیون رسم محبت کو کیا کیا باعث ۔ جرم میرا کوئی دیکہا کہ خطا کیا باعث

دل کو پہلی تو لیا سر پہ چڑہا کیا باعث ۔ پہر نگاہون سی دیا اپنی گرا کیا باعث

دو سزا دل کو جو زلفون سی تمہاری اُلجہا ۔ مجہہ سی کیون رو ٹھ کے اوجہتی ہو بہلا کیا باعث

عشق اوس گیسوی شبگون کا کیا کیون ای دل ۔ سر پہ لی بیٹہی بٹہالی یہ بلا کیا باعث

وعدہ کی پردہ مین ای دل جو دغا کرتا ہی ۔ اوس سی کہتا ہی تو امید وفا کیا باعث

دونون ابرو کی ہین دو تیغ تری قبضہ مین ۔ سر ہمارا نہ کیا تن سی جدا کیا باعث

بی حجاب آپ ہا کرتی ہین پیشِ اغیار
اپنی عاشق سی ہی کیون شرم و حیا کیا باعث

جرم ہی کچھہ مرا یا غیر نے بہڑکایا ہی
کیون ہوا مجھہ پہ خفا کچھہ تو بتا کیا باعث

نہ ہوا وصل میسر نہ کسیکو ہوگا
مفت کیون ہوتی ہین لوگ اوسپہ فدا کیا باعث

لی لیا خواب مین کیا بوسہ کسی نی اوسکا
کیون وہ غرقِ عرقِ شرم ہوا کیا باعث

کیون عبث تاجور اوس دشمنِ الفت سی کہا
آپ کہتی ہین برا مجھکو بہلا کیا باعث

نالۂ دل نہین کرتا ہے اثر کیا باعث
کیون وہ آتی نہین یارب مری گہر کیا باعث

کیون کرم تمنی کیا آج ادہر کیا باعث
قتل یا وصل ہی منظورِ نظر کیا باعث

کیا مری آہ نی تاثیر دکہائی اولٹی
آج ادہر پہرتی نہین اونکی نظر کیا باعث

یاد آتی ہین تری عارض و گیسو ہمکو
کیا کہین روتی ہین کیون شام و سحر کیا باعث

کسکی آمد کا سمان ہی کہ نظر مین بندہا
چشم وا رہتی ہی کیون آٹھہ پہر کیا باعث

سامنی غیر کے آیا یہہ ہوا کیا اندھیر
مجھسی پردہ کیا ای شوخِ ستمگر کیا باعث

ایسی بد بولی ہین کہ وہ پوچھہ رہی ہین مجھسی بھی
خشک ہین لب تیری اور چشم ہی تر کیا باعث

کیا یہہ مطلب ہی اسیر انکی کرین سیر عدم
کاکلین چھوڑ رہی ہین کیون تا بکمر کیا باعث

سرد آہون نی مری ٹھنڈا کیا دوزخکو
کم نہین ہوتا مگر سوزِ جگر کیا باعث

تاجور دل وہ نہین منظور ہی لینا کہ جگر
آج کیون دیکھہ رہی ہین وہ ادھر کیا باعث

کاش گردون ہی جفا مین ہو مری یار کی بحث
کہ ستمگار ہی گردون ہی ستمگار کی بحث

چھیڑدی ہمنی جہان زلف و رخِ یار کی بحث
پھر کسی نی نہ سنی کافر و دیندار کی بحث

وہی ساعت ہی قیامت کی بپا ہونیکی
جس گھڑی چھڑ گئی ظالم تری رفتار کی بحث

گر کوئی تار نکالی تو سرِ مو نہین فرق
کفر و دین مین ہی فقط سبحہ و زنار کی بحث

لالہ و گل کو ہی کیا حسن مین نسبت اوس سی
باغ مین ہوتی ہی کیون یار کی رخسار کی بحث

در و دیوار سی احسنت کی آتی ہی صدا — ہوتی جس گھر مین ہی اوس شوخ کی رفتار کی بحث

اونکی تکرار پہ دل دینا پڑا ابی قیمت — لی گیٔی مفت یہ جنس آج خریدار کی بحث

تاجور ایسے خیالات پہ آتی ہی ہنسی — ہی طبیبون مین علاجِ دلِ بیمار کی بحث

بیمارِ عشق کے لیی تدبیر ہی عبث — سب جانتی ہین جنگ تقدیر ہی عبث

واعظ تری سنی نہ سنینگی یہ اہلِ عشق — فہمایش و نصیحت و تذکیر ہی عبث

قتلِ جہان کو کافی ہین تیری ادا و ناز — ای ترکِ فکرِ خنجر و شمشیر ہی عبث

ناصح نہ ذکرِ ترکِ محبت زبان پہ لا — افسردہ جس سی دل ہو وہ تقریر ہی عبث

ای دل کہین گمان نہو وسکون کا — بجس برنگِ پیکرِ تصویر ہے عبث

دیوانی ہین جو چھوڑ کی جاینگی ہم تمہین — ڈالی ہماری پاؤن مین زنجیر ہی عبث

پتھر سی سخت تر ہی دل اون بتون کا تاجور — فریاد سے توقعِ تاثیر ہی عبث

❖

پہلی دشنام ہی اور پیچھی سخن کیا باعث
گھل گیا منہ ترا ای غنچہ دہن کیا باعث

کیا بگاڑا ترا اوس بتکو جو چاہا ہمنے
تیری کینہ کا ہی یہ چرخ کہن کیا باعث

رخِ پرنور پہ کیون چھوڑی ہوی ہین گیسو
کیون پسند آیا او نہین چاند گہن کیا باعث

جس سی اُن بت ری بہتی تہی وہ دل ہی ہا
مجھسی نفرت کا ہی اب مشفقِ من کیا باعث

آتشین رخ کا اگر عشق نہین ہے مجھہ کو
ہر بنِ مو مین پڑی کیون ہی جلن کیا باعث

بلبلون کا جو لبہانا تمہین منظور نہین
جامہ گلرنگ ہی کیون زیب بدن کیا باعث

تاجور گر نہین منظورِ نظر اوسکی تلاش
کہو کیون چھوڑا ہے آرام وطن کیا باعث

طلب اس دلِ زار کی ہی عبث
ہوس رشک گل خار کی ہی عبث

بہارِ دلِ داغدار آگے دیکھہ
ہوا سیر گلزار کی ہے عبث

شبِ وصل اپنے طلبگار سے
حیا ای ستمگار کی ہی عبث

گرو قتل ابرو و کہا کرتے مجھے | تمہین فکر تلوار کی ہی عبث
جھکائینگے سر ھم نہ پیش رقیب | تمنا یہہ سرکار کی ہی عبث
نہونگے وہ راضی کبھی وصل پر | امید اون سی اقرار کی ہی عبث

جو دینا ہی دل دیکھو تاجور
یہہ تکرار ھر بار کی ہی عبث

اوس بت سی درد ہجر کی فریاد ہی عبث | ظالم کی آگی نالش بیداد ہی عبث
ای دل نکر خیال رخ آتشین یار | سوز و گداز ہجر کی امداد ہی عبث
قتال خلق تیری نگاہین ہین خود بخود | ای یار تجھہ کو خواہش جلاد ہی عبث
پابند کوی یار ہو الفت کا خط اوٹھا | صحرا نورد ای دل آزاد ہی عبث
رکہتا ہی سلسلہ تری گیسو سی مرغ دل | فکر اسکی قید کرنیکی صیاد ہی عبث
خوش قسمتون کو ملتی ہین ایدل نعمتین | جور و جفای یار کی فریاد ہی عبث

ترجیح کون مرگ پہ دیگا حیات کو ۔ اتنی تو اوسکی ہوا بھی نہیں جو ہو ہی عبث
ہی آج ایسے وصل کی آ کل ہی ہجر ۔ ناحق ہین خوش غم دل اشتاد ہی عبث

کہنی ہین وعظ ونکی نہ آئیگا تاجور
بی سود انکا وعظ ہی ارشاد ہی عبث

ردیف جیم تازی

گرم سخن وہ غیرت ہین انجمن مین آج ۔ اک آگ سی لگی ہی مری تن بدن مین آج
آئی کو ہی وہ گلبن خوبی چمن مین آج ۔ پہولی نہین سماتی ہین گل پیرہن مین آج
دیکھا ہی کسکا جلوہ کہ پہرتی ہین بلبلین ۔ گل کی طرف سی پہیری ہی منہ چمن مین آج
ہین تیز زبان ستایش دندان یار مین ۔ موتی بہرتی ہی ہین ہماری دہن مین آج
گل کیا ہی عطر گل مین بہی پانا محال ہی ۔ ہی بو جو اوسکی اوتری ہوی پیرہن مین آج
سن سن کی مست کیون نہو خلقت کلام یار ۔ کیفیت شراب ہی اوسکی سخن مین آج

اوس شعلہ خو کو غیر نی بھڑکایا کیا کچھہ اور
ہی کچھہ زیادتی مری دل کی جلن مین آج

جوہر شناس کہتی ہین اوس لب کو دیکھکر
ایسا کوئی عقیق نہین ہی یمن مین آج

رام اپنا جسنی اوس بتِ پرفن کو کر لیا
کامل ہی تاجور وہی ہر ایک فن مین آج

خونریزی پہ ظالم نی جو باندھی ہی کمر آج
سر تن پہ کسی کی نہین آتا ہی نظر آج

آتا ہی مکدر سا مزاج اون کا نظر آج
اشکون کا بندھی تار بس ای دیدۂ تر آج

تیغ اوس بتِ سفاک نی کی زیبِ کمر آج
سر ہوگی تمہاری مہم ای گردنِ سر آج

آتی ہین مری پاس وہ غیرون سی بگڑکر
ملتا ہی تری صبر کا ای دل یہ ثمر آج

جائین گی وہ اغیار کی گھر آج مقرر
دیتا ہی مرا وہم کچھہ ایسی ہی خبر آج

اللہ ری تلون کبھی پانی ہو کبھی آگ
کل غصہ کی تیور تھی لگاوٹ کی نظر آج

اغیار کو وہ دیکھتی ہین میٹھی نظر سے
ای آہ دکھا پھر خدا کچھہ تو اثر آج

آئی ہو مری پاس چھپا کر رخِ روشن — اندھیر کیا آپ نی ای رشکِ قمر آج

سنتا ہون تری گالیان اور کچھہ نہین کہتا — دل گردہ ہی میرا سا کسی کا نہ جگر آج

قاصد یہ ہی کیون لطف و کرم تاجور اتنا

کیا وصل کی اوس شوخ کی لایا ہی خبر آج

پوچھا جو مین نی کیسا ہے سرکار کا مزاج — برہم مہینون مجھہ سے رہا یار کا مزاج

ہم سی ملا نہ نرگسِ دلدار کا مزاج — آیا نہ اعتدال پہ بیمار کا مزاج

وان پہلی پوچھتا ہون مین اغیار کا مزاج — ملتا ہی تب کہین بتِ عیار کا مزاج

قاتل برنگِ ابروِ جانان ہی خال بھی — پایا ہی اس سپر نی بھی تلوار کا مزاج

لطف و کرم ہی دنکو تو شکوہ عتاب و جور — اک رنگ پر نہین ہی ستمگار کا مزاج

سچ پوچھیی تو جان مین جان اسکی آگئی — پوچھا جو آپ نی دلِ بیمار کا مزاج

اک بار ترکِ نامہ و پیغام کیون ہوا — کیا کچھہ بدل گیا ہی مری یار کا مزاج

دیکھو لگاؤ اوسکو خدا کی لیی نہ منہہ
ناحق بگاڑتے ہو دلِ زار کا مزاج

ای دل نہ کر خدا کی لیی سخت گفتگو
نازک بہت ہی اوس بتِ عیار کا مزاج

چبہتا ہی دل مین خط ہو کہ عارض ہو اوسکا
یکسان مین دیکھتا ہون گل و خار کا مزاج

تلنی سی اونکی انکہون مین عادت بگڑ گئی
ہے تولہ ماشہ اب تو دلِ زار کا مزاج

ملنی سی اوسکی فائدہ کیا ای دلِ حزین
ملتا نہین ہے جس بتِ عیار کا مزاج

اپنا ہوا ہی سمجھو تم ای تاجور اونہین
قابو مین کر لیا اگر اغیار کا مزاج

یان نہین عنبر کی اور مشکِ ختن کی احتیاج
ہی فقط اک بوئی زلفِ پُر شکن کی احتیاج

اونکی عاشق کو نہین ہی پیرہن کی احتیاج
کوئی دن مین ہوگی البتہ کفن کی احتیاج

مل گیا ہی جسکو اک قطرہ پسینی کا تری
کچھہ نہین ہی اوسکو عطرِ یاسمن کی احتیاج

تلخگوئی مین بہی اوسکی وہ حلاوت ہی کہ دل
اب نہین رکہتا کسی شیرین سخن کی احتیاج

سادگی ہی جسکی پیدا ہی ادای دلربا
اوس پری پیکر کو کیا ہی بانکپن کی احتیاج

ای دلِ بیتاب ڈالی گی کہٹائی مین تجہی
بوسۂ لعلِ لبِ شکرشکن کی احتیاج

حضرتِ واعظ مبارک ہو تمہین سیبِ جنان
ہی مریضِ غم کو اوس سیبِ ذقن کی احتیاج

سیر کی قابل ہی خود رشکِ چمن تیری بہار
تجہکو کیون ہونی لگی سیرِ چمن کی احتیاج

بی تری تحریک کی ابرو ترا کرتا ہی قتل
ہی نہین اس تیغ کو کچہہ تیغزن کی احتیاج

دل کو رخ کی یاد آئی پہنسکے اونکی زلف مین
شامِ غربت مین ہوی صبحِ وطن کی احتیاج

وہ تو خود باعث ہین اسکی اونکی آگی تاجور
کیا ہی اظہارِ غم و رنج و محن کی احتیاج

ضعف نی کہو دیا ایسا تری بیمار کا کہوج
کہ نہ ڈہونڈہی سی ملا اوسکی تنِ زار کا کہوج

دیکہہ آئی حرم و دیر و کلیسا و کنشت
نہ ملا ہمکو کہین اوس بتِ عیار کا کہوج

دیکہکر کہتے ہین ہم سینے کی داغون کی بہار
مل گیا آج ہمین خلد کی گلزار کا کہوج

دل جلایا مرا اوس بت پہ نکی کچھہ تاثیر
کہوی اسد مری آہ شرربار کا کہوج

تیر دل مین نہ لگا دلمین غضب کی ہی کشش
کہین ملتا نہو شکل تجہی سوفار کا کہوج

لی گیا کون خدا جانے اوڑا کر اوسکو
کہین پاتا نہین سینہ مین دل زار کا کہوج

کعبہ و دیر مین ناحق ہو بہٹکتے پہرتی
تاجور دل مین ملیگا تمہین دلدار کا کہوج

ردیف جیم فارسی

وعدۂ قتل جہوٹ ہی یا سچ
میری سر کی قسم بتانا سچ

نہ بلایا نہ میرے گہر آئے
تمنی مجہسے کبھی نہ بولا سچ

کہتی ہو غیر سے خفا ہین ہم
سچ تو کہنا ہی اسمین کتنا سچ

کیا اونہون نی کہا ہی آپ کو
یان وہ آئینگی نامہ بر کیا سچ

دل بہی لیکر نہ تو ہوا راضی
کہل گیا جہوٹ تیرا میرا سچ

مرگیا سُنکی وصلِ غیر کا ذکر
جہوٹ اوسنے کہا مین سمجہا سچ

اوسکی وعدہ پہ خوش ہی کیا ای دل
کبہی بولا بہی ہی وہ ہوتا سچ

کہتی ہو ہی مرادہن معدوم
واقعی ہی جہان مین عنقا سچ

اونکی وعدہ ہین واقعی سب جہوٹ
تاجور قول ہی تمہارا سچ

رکہتی ہو گیسوؤنمین جو تم پیاری پیاری پیچ
ہین دلکی پہانسنی کے ہماری بیاری پیچ

بوسہ کبہی نہ گیسوِ پرپیچ کا ملا
ایسے پڑی نصیب مین ہین کچہہ ہماری پیچ

مجہہ سی ہزار پیچ کی تقریر کرین
کہولیگا میرا ناخنِ ادراک ساری پیچ

آنکو تہی ہمین تری گیسو کی پیچ مین
ای جان اپنی غیر پہ جا کرنا ہاری پیچ

ہون گیسوؤن کی پیچ کہ دستار یار کی
آنکہونمین ہین کبہی تو ہی میری یہ ساری پیچ

کبہی تو چالین آپکی گنوادین لاکہہ ہم
دو چار ہی حضور بتاوین ہماری پیچ

ماتھی یہ اونکی دیکھہ کے افشان چنی ہوی
کھاتی ہین دل مین تاجور اپنی ستاری پیچ

ردیف حای حطی

فی الجملہ گل مین ہی تری رخسار کی طرح
پاتا ہون کچھہ ہزار مین گفتار کیطرح

موذی ہی زلف یار سیہ مار کیطرح
ابرو مین اوسکی کاٹ ہی تلوار کیطرح

کہتی ہین گھر تمہاری مقرر ہم آئینگے
اقرار کرتے ہین مگر انکار کی طرح

ابرو کی ہوتے قتل کرین کیون وہ تیغ سی
بی باڑ کاٹتی ہین وہ تلوار کی طرح

ہو دوسر تس تو ای بت کافر خدا گواہ
لپٹون تری گلی سی مین زنار کی طرح

ہو پردہ عدم مین نہان فتنہ دہر کا
دیکھی جو فتنہ گر تری رفتار کی طرح

وہ دی ہی ہین بیٹھی ہوی مجکو گالیان
مین چپ کھڑا ہوا ہون گنہگار کی طرح

کیا قہر ہے کہا جو عیادت کو آئی وہ
کیون ہای ہای کرتی ہو بیمار کیطرح

رکھتے ہین رشتہ عشق کا کیا ان بتون سے شیخ
پاتا ہون انکی سبحہ مین زنار کی طرح

لاکھون حسین ہین گرچہ زمانے مین تاجور
لیکن جدا ہے سب سے مرے یار کی طرح

آنا نہ جانے کے لیے مہمان کی طرح
رہنا تم آکے دل مین مرے جان کیطرح

زاہد فریفتہ ہون نکیون حسن یار کے
رکھتی نہین ہے حور بھی اس شان کی طرح

جاؤ شب وصال نہ دامن کو جھاڑ کر
لپٹی رہو گلے سے گریبان کی طرح

چھوڑینگے تیرے کہنے سے واعظ بتونکا عشق
جسکو عزیز رکھتے ہین ہم جان کی طرح

آنکھ اوس صنم کی کاٹتی ہے تیغ نگاہ کی
مشہور ہے جہان مین صفاہان کیطرح

محفل مین بیٹھنے کی جو لائق نہین تو کاش
در پر کھڑا رہون ترے دربان کی طرح

تیر اوسکا آئے شوق سے لیکن یہ شرط ہے
نکلے نہ میرے دل سے پھر ارمان کیطرح

دل چھین کر وہ لیگئے پھر آکے اوسکے بعد
کیون و رہی ہو کہتے ہین انجان کیطرح

ایک اپنی کیا منائیے ساری جہانکی خیر | ہی اشک میرا جوش پہ طوفان کیطرح

مژگان کا ان ہتون کی تصور ہی تا جو ہر
ہر لحظہ دل مین چبہتا ہی پیکان کی طرح

ردیف خای معجمہ

بلا کی ہین تری اغیار گستاخ | کرینگی یہہ تجہی بہی یار گستاخ

جو دیکہا یار کا دربار گستاخ | تو مین بہی ہو گیا ناچار گستاخ

عجب کیا گر ہی چشم یار گستاخ | ہین سب بدست او رمیخوار گستاخ

ملا تقدیر سے معشوق ہم کو | ستمگر بیوفا عیار گستاخ

اگر چپ ہون تو بت کہی مرا نام | کہون کچہہ تو بنایی یار گستاخ

کرو تنبیہ تم کچہہ تو عدو کو | ہوا ہی اب وہ ناہنجار گستاخ

کوئی دم مارہی کیا محفلین انکی | ہین وہ خود بدزبان اغیار گستاخ

کہا جب نہ ہی سکا اونکو تعظیم
ہی کیسا عشق کا بیمار گستاخ

کرین ہم بدزبانی کا گلہ کیا
کیا ہی خود ہی تمکو یار گستاخ

زمانی مین کوئی اوس بت سا ایدل
نہو گا بدزبان طرار گستاخ

کہونگا مین بھی شوخ اکبار تم کو
کہا تمنے اگر سو بار گستاخ
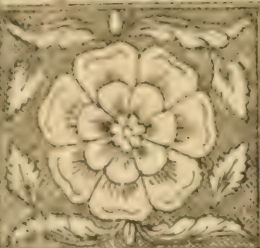
وہان جا کر نہو گے تاجور شاد
کہ تم ہو بدمزاج اور یار گستاخ

غصہ سی آنکھین کیون ہوئین مثل شہاب سرخ
ہوتی ہی کسکی خون سی مین اے خناب سرخ

یون اونکی رخکو کہتا ہی جوش شباب سرخ
ہو جسطرح طلوع کی وقت آفتاب سرخ

دریا مین گر نہانی کو جاوی تو ہو تمام
اوس گلبدن کی عکس سی دریا کا آب سرخ

کیا سر چڑھا ہی خون کسی بیگناہ کا
دستار سر پہ باندھی ہی کیون اے حنا سرخ

جاگی ہین گھر عدو کی وہ کیا رات تاجور
آنکھین خمار سی ہین جو مثل شہاب سرخ

دور چشم فتنہ گر مین کیون نہ عاشق کہای چرخ
اوسکی گردش دیکھکر چکر مین جب آجای چرخ

جسقدر مد نظر ہون گردشین دکھلای چرخ
چپ ہون مین جبتک کہی جای جو جیمین آی چرخ

اوسکو اُکساتی ہی یہ وہ چشم فتنہ گر
فتنہ انگیزی جفا کاری ہی کیا باز آی چرخ

ہجر کی شب ہی دل غم آشنا موقع ہی آج
آہ کھینچ ایسی کہ جسکو دیکھکر چکرای چرخ

ہنستی ہین غیرون سی وہ روتا ہون مین بیٹھا ہوا
اونکو بھی میری طرح یارب کبھی ترسای چرخ

تیری تیغ ناز کا کشتہ نہ زندہ ہو کبھی
اوسپہ تا صد سال اگر آب بقا برسای چرخ

ایک دو ہی آہ مین ظالم سمجھہ لیتا تجھی
ضعف نی بی بس کیا ہی کیا کرون نہین ہای چرخ

غیر ممکن ہی کہ تجھہ سا کوئی ظالم پا سکے
تا قیامت گرد پہین دن رات چکر کہای چرخ

ہی مسرت کی جگہہ یہہ غم مجھی اے تاجور
وصل کی شب ہی مبادا رنگ کوئی لای چرخ

ردیف دال مہملہ

[illegible] ہے موجود
سر دینی کو ہر کافر و دیندار ہے موجود

[illegible] دل دیکھ تو غافل
کس شی میں نہیں جلوۂ دلدار ہی موجود

[illegible] جرم کی یاد داشت
جو چاہو وہ دو حکم گنہگار ہے موجود

میں غیر جو دیتی تو وہ بیٹھیں شوق سے اوسی
میں ہر کی جو دوں جام تو انکار ہی موجود

برسوں شب وصلت کی نہیں دیکھتی صورت
جب دیکھئی فرقت کی شب تار ہی موجود

کل کہتی تہی بوسہ یہ نہو گی کبھی حجت
اور آج وہ ہی آپ کی تکرار ہے موجود

احوال مرا کون کہی تاجور اون سی
ہمدرد کوئی اپنا نہ غمخوار ہی موجود

حیرت کی بات کیا ہی جو ہمکو ہی تو پسند
وہ کون ہی کہ جسکو نہو خوبرو پسند

پائی مراد اپنی دل جستجو پسند
گر اوسکی جستجو کو کری یار تو پسند

نازک ہی قتل کیسی کرے ورنہ یار کو
بڑہکر کہین حنا سی ہی میر الہو پسند

ہر وقت وہ کی سنتی ہی کیون اونکی گالیان
ای چشم تر نہین تجہی کیا آبرو پسند

اسکے مآل پر بہی نظر کی ہی یا نہین
دل نی کیا جو عشق بتِ تند خو پسند

گر عندلیب پاتی تری پیرہن کی بو
ممکن نہین کہ گل کی کری پہر وہ بو پسند

عاشق ہین تیری کیون نہ تہِ دل سی ہمکو ہو
خوبو تری پسند ترا رنگ و رو پسند

ڈہونڈہی سی بہی ملیگا نہ اوسکا کہین سراغ
ای جان جان ہی جسکو تری جستجو پسند

معشوق صلح دوست سی کیا عشق کا ہی لطف
ہی تاجور ہمین تو بتِ جنگجو پسند

وعدہ کیا جو قتل کا تمنی جفا کے بعد
ہم جان نذر دینگی دلِ مبتلا کے بعد

چہرہ دکہایئے ہمین زلفِ دوتا کی بعد
حسرت ہی دل مین سیر حلب کی ختا کی بعد

دیکہو تنِ نزار رخِ زرد دیکہ کر
اس کاہ کی طرف ہو نظر کہربا کی بعد

بوسہ لبون کا دیکی کرو قتل شوق سی
پانی پلاو تیغ کا آب بقا کے بعد

کہتے ہین قتل کر کے وہ سمجھینگی پہر تجہی
کیا اور بہی سزا ہی کوئی اس سزا کی بعد

واپس طلب کرونگا مین دیکر کبہی نہ دل
ہی عیب مانگنا کسی شی کا عطا کی بعد

چاہا جو جرم بوسہ کا عفو اونہی یہہ کہا
یہہ دوسری خطا ہی تمہاری خطا کی بعد

کہکر برا بہلا مجہی کس سوچ مین ہین آپ
کہنا ہی اور کیا سخن نا سزا کے بعد
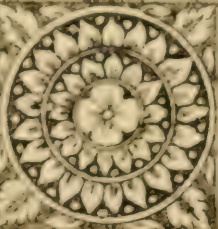
اوس سی ہوی نہو گی شفا اس سی تاجور
تعویذ گندمی کی ہی ہوس کیون دوا کی بعد

ہوتی ہی ابہی عاشق نالان کی زبان بند
کردیگی زبان منہ مین اسکا مری جان بند

کس طرح مجہی عرض تمنا کی ہو جرأت
آنکہہ اوس بت کافر کی ہی فسون زبان بند

آتا ہی گلہ کرنیکو وہ نالۂ دل کا
ای آہ تو کر پہلی ہی سی اوسکی زبان بند

ارمان مری دل کی نکالین گی وہ کبتک
کبتک نہین کہین گی خدا جانی یہان بند

اوس شوخ کو پابندیِ تمکین ہی کچھہ ایسی
رکھتا ہی وہ خندہ بصد ضبط دہان بند

میخانہ چشم سیہ یار کھلا ہے
ہو جائیگی اب تیری دکان پیر مغان بند

جبتک کہ نہ لیلیٰ کا اوٹھے پردہ محمل
ای قیس نہو مثل جرس شور و فغان بند

ای غیرت گل ضبط فغانکی کوئی حد ہے
کبتک رہی غنچہ کی طرح میرا دہان بند

شہرہ لب دلدار کی شیرینی کا سنکر
قنّاد ہی کون ایسا نہ کی جسنی کان بند

تم ایک نظر سرمگین آنکھیں جو دکھا دو
عشاق کا ہو جای ابھی شور و فغان بند

سچ کہتے ہین ہوتا ہے سخی دست خدا کا
ہو باب سخاوت نہ کبھی شاہجہان بند

ردیف ذال معجمہ

دیا قاصد نی جو اوس شوخ کو میرا کاغذ
پہیرا یہہ کہکے پڑہی کون کسیکا کاغذ

حال دل لکہکی جو بہیجا تو کہا یہہ پڑہ کر
مفت ضائع کیا وقت اپنا بگاڑا کاغذ

خط گلزار مین لکھا تھا جو خط اوس گل نی
کھل گیا گل کی طرح مین نی جو دیکھا کاغذ

گرم فقری مری کاغذ مین پڑہا کر دو جا
اوسکے بھڑکانی کو دشمن نی سنایا کاغذ

نیند کی وقت اوسی چھین کیا کیون قاصد
قصۂ ہجر کا کیون شب کو سنایا کاغذ

کیا کلیجہ ہے مرا اوسہ لگانے کی جگہہ
دل لگا کر تب ہمیر کو بہیجا کاغذ

جس مین تھی وصل کی اقرار قسم کی تحریر
تاجو ر یار نے واپس وہ منگایا کاغذ

باندہنا عشق مین پی سو وہی ملا تعویذ
یہ وہ جن ہی کہ جلا کر رہے تیرا تعویذ

پر ایسا کوئی ملتا ہے نہ ملا جو مجھے
وہی پریزادونکی تسخیر کا جیتا تعویذ

کیسی تسکین تہی اوس بہی دل کی دھڑکن
لاکے احباب نی باندہ دیا جو باندہا تعویذ

شہوا پہ شہوار ہے وہ کافر مجھسے
گو پڑہا حب کا عمل باندہ کی دیکھا تعویذ

خود ہی وہ آگئی رکھا رہا عامل کا عمل
ہمنی باندہا نہ جلایا نہ بہایا تعویذ

حال کہتی ہوی عامل سی بہی ڈر لگتا ہی | رشک سی لکھہ دی نہ مجھکو کوئی اولٹا تعویذ

آگی تقدیر کی سب نقش و عمل ہین بیکار
تاجور کو نہین درکار ہی گنڈا تعویذ

ردیف رای مہملہ

دستار وہ زرد آتی ہین باندہی ہوی سر پر | یا آج بسنت آئی ہی ای دل مری گھر پر
صہبای بسنتی کا بس اب دور ہو ساقی | پہولی ہی بسنت آکی ہر اک شاخ و شجر پر
اوڑہی ہوی چمپا ہی اگر پیرہن زرد | دستار بسنتی ہی بندہی گیندی کی سر پر
عاشق نہین گر عارض گلرنگ کا تیری | زردی سی نظر آتی ہی کیون وی قمر پر
ہی آج گل اشرفی پیش نظر یار | زیبا ہی جو ہو قہقہہ زن سکۂ زر پر
وہ چمپئی پوشاک جو نظرون مین بسی ہی | دہوکا یرقان کا ہی مری دیدۂ تر پر
ای تاجور انمول ہین اس حامہ کی اشعار | شایان ہی اگر ان کو لکھو کاغذ زر پر

فحوای سخن اور ہی ایمای نظر اور
اوس گل کی دو رنگی مجھی دیتی ہی خبر اور

کیون دست عدو سی می گلرنگ ہی پیتا
کیا رنگ نیا لائیگا وہ رشک قمر اور

یکتا ہی وہ دلداری مین سفاکی مین بیمثل
اس شان کا دیکھا نہین ہمنی تو بشر اور

حیرت مین ہون وہ بھی ہین یا نامہ بر اونکا
ہی خط مین رقم اور زبانی ہی خبر اور

کچھہ بوسہ عارض سی ہوئی زیست کی امید
جی اوٹھون ملی بوسہ لب مجھہ کو اگر اور

زنہار نہ کر تاجور اب ہجر مین نالہ
ہی صبر بہت تلخ پر اسکا ہی ثمر اور

ردیف رای ہندی

دل مضطر کو تو ای شوخ دل آزار نہ چھیڑ
ہی یہہ خود عشق کا مارا اسی زنہار نہ چھیڑ

بھول جائیگی صبا ساری شرارت اپنی
دیکھہ اوس کاکل پیچان کو خبردار نہ چھیڑ

نہ رولا بزم مین اغیار سی ہنسکر مجھکو
مین بھرا بیٹھا ہون مدتی ستی بگا نہ چھیڑ

نہ لگا شانہ کی دانتوں سی تو نشتر دلبر | پھانس کر زلف مین اسکو بتِ عیار نہ چھیڑ

چارہ گر چارہ گری سی مین ترے درگذرا | یہ نہین اچھا ہون مجھی ہی دمی بیمار نہ چھیڑ

چھیڑنی کو مجھی قامت کا سمجھکر عاشق | ذکرِ منصور نہ کر تذکرۂ دار نہ چھیڑ

تاجور کو نہ دلایا وہ گیسو آکر | ہٹ پری مُنہ ترا کالا ہو شبِ تار نہ چھیڑ

ردیف زای معجمہ

دیتا ہی گالیان مجھی ہو کر بدام تیز | کرتا مری زبان کو ہی وہ بدلگام تیز

طوفِ حریم یار مین ساعی ہین کس قدر | کس شوق سی اوٹھاتی ہین عشاق گام تیز

دنرات مہر و مہ سی نہین ہی جو چھیڑ چھاڑ | تقریر کس سی ہتی ہی بالای بام تیز

کہلتا ہی اب شگوفہ نیا کوئی باغ مین | جاتا ہی سیرِ باغ کو وہ خوش خرام تیز

کیسا سرور نشہ ہرن ہو فراق مین | گو کیسی ہی شراب پیون بھر کی جام تیز

وہ تیز غمزہ تیرے نظر اوسکی تیز ہے — اک عہد اوسکا سست ہے باقی تمام تیز

کیونکر نباہ چاہ کا ہو اوس سے تاجور
ہوتا جو خود بخود ہے مرا اُسکے نام تیز

کتنی ہی تو پلادے مے لالہ فام تیز — نکلیگا میری منہ سے نہ ہرگز کلام تیز

عاشق کا قتل ہے کہین یا جشن وصل غیر — جاتی ہین کیون اوٹھائی قدم خاص و عام تیز

ملتا نہین ہے ہمکو تو برسون جواب خط — ہے خامہ نامہ لکھنے کو غیرونکی نام تیز

مدّ نظر ہے قتل کسی بدنصیب کا — کرتا ہے یار تیغ ستم صبح و شام تیز

ہے اونکی تند خوئی کا ذکر اسمین تاجور
ڈرہے نہ سنکے ہون کہین میرا کلام تیز

نہ کھلے تجھپہ جب اے دل بت عیار کا راز — کیا غرض تو جو کہے عاشق ناچار کا راز

منت و ناز سے شوخی و ادا سے ہر طرح — پوچھ لیتا ہے وہ دم بھر مین دل زار کا راز

ہین یہ بیگانی انہین تو نہ سمجھنا اپنا
نکھلا ہے نکھلیگا کبھی اغیار کا راز

کون لی سر یہ بلا بیٹھے بٹھائے ناحق
کھول کر پیچ و خمِ زلفِ پریہ کا راز

قول ہارا ہی زبان دی ہی قسم کھائی ہے
لب تک آئیگا نہ یان دل سی کبھی یار کا راز

ہمنی وحشت مین اڑائی نہین کس دشت کی خاک
پوچھین کیون قیس سی ہم وادیِ پرخار کا راز

آجو رغیر سی بگڑی ہی خدا خیر کرے
طشت از بام ہوا چاہتا ہی یار کا راز

ردیف سین مہملہ

بل بی استانہ آئی عاشقِ مضطر کی پاس
بارہا گو ہو کی نکلی آپ اوسکی گھر کی پاس

مانعِ رفتار رہتا گو ضعف لیکن شوق مین
جا ہی پہونچا گرتا پڑتا اوس پیکر کی پاس

آج کل دیکھین وہان کس کا چمکتا ہی نصیب
مجمعِ عشاق رہتا ہی بہت دلبر کی پاس

کیا نہین ملتا خدا سی ہون جو طالب غیر سی
التجا لیجائین کیون ہم اوس بتِ کافر کی پاس

اپنی کہتا ہی نہ سنتا ہی کسیکی وہ صنم
کون سر مارا کرے ہی بیٹھا ہوا پتھر کی پاس

کیا خبر ہی کب پڑی کس سخت جانی سے
کیجیئی زیب کمر تلوار ہی خنجر کے پاس
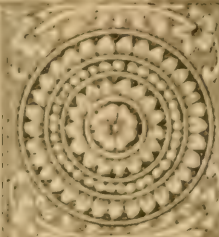
دور کیا ہی تاجور جو نہ بلائی خود بخود
وہ ہماری پاس آ جائیں بہارا کرکی پاس

بات تک منہ سی نکل سکتی نہین دلبر کی پاس
داد خواہی کیا کریگا داور محشر کی پاس

سوز دل یارب کلیجی کو نہ میری پھونکدی
جل نہ جاوی دوسرا وہ گھر جو ہی اس گھر کی پاس

جان و دل تو لیچکی اب ہی خوشامد کس لیے
اور کیا رکہا ہوا ہی عاشق مضطر کی پاس

نالہ پر درد میرا اٹھ گئی تھی ایکبار
اب وہ آتی ہین تو آتی ہین بہت ڈر ڈر کی پاس

ہجو می واعظ نہ کر تو شوق سی پی جائیگا
لائیگا جب ہاتھ سی اپنی وہ ساغر بھر کی پاس

دفن کرنا غیر کو عشاق سی اپنی الگ
گھر نہ دشمن کا بنانا دوستونکی گھر کی پاس

جو سخندان ہو سناؤ تاجور اوسکو غزل
ملتی ہی اچھی سخن کی داد دانشور کی پاس

دم بھری دشمنون کا یار افسوس
مین کرون اوسپہ جان نثار افسوس

داغ دل ہجر مین تھی جوبن پر
تمنے دیکھی نہ یہہ بہار افسوس

دل ستمگر کو دیکھی کہتا ہون
ہاتھہ مل مل کی بار بار افسوس

اب وہ غیرون سی پورے ہوتی ہین
مجھسے تھی اونکی جو قرار افسوس

راہ الفت مین ہمنی رکھہ کی قدم
کھو دیا اپنا اعتبار افسوس

آرزوی وصال دلبر مین
گزرا مفت اپنا روزگار افسوس

تا جو راوسکے اک تغافل نی
سیکڑون غم دیی ہزار افسوس

ہنسو بولو رکھائی ہو چکی بس
گلی مل لو لڑائی ہو چکی بس

پھنسا ہی جا کی دل زلف بتان مین
قیامت تک رہائی ہو چکی بس

اوٹھو سیدھی طرح سی می بلاؤ
مری جان کج ادائی ہو چکی بس

وہان ہنسی لگی غماز دن رات | ہماری اب رسائی ہو چکی بس
کبھی خط تک نہ لکھا تمنی ہمکو | چلو جی آشنائی ہو چکی بس
تمھین جیتی سہی کہنا تو مانو | بہت اب ہاتھا پائی ہو چکی بس
جگہ کرلی ہی ہمتی اوسکی دل مین | اب اوس بت سی لڑائی ہو چکی بس
بس اب کل بیٹھو منہ پر کہہ چکی ہاتھ | اداے ونمائی ہو چکی بس

ملی ای تاجور غیرون سی گر وہ
تو پھر ہمسے صفائی ہو چکی بس

ردیف شین معجمہ

گر وہ اک بوسہ دیکر دل مرا خوش | بلا سی مدعی ناخوش ہے یا خوش
جو پوچھو تم کہ ہی کیون ہمسی ناخوش | تو ہو جاوی دل غم آشنا خوش
چلا چل ای دل غمگین نہ گھبرا | کریگی کوی جانان کی ہوا خوش

کسی کی زلف کی بنکر ہوا خواہ ۔ چلی آتی ہی اتراتی صبا خوش

کرو تم آہ سی مظلوم کی خوش ۔ دل شیدا کو کیون کرتی ہو ناخوش

دکھا کر باغ سبز اغیار تجھکو ۔ کرینگی دیکھین کبتک دل اثر خوش

یہہ کسکی کان مین آواز آئی ۔ دل پر غم جسی سنکر ہوا خوش

سمجھہ لو چار دن کی چاندنی ہے ۔ محبت پر رقیبونکی ہو کیا خوش

وہان جاتا ہون لب پر یہ دعا ہے ۔ مزاج اوسکا مین پاؤن ای خدا خوش

خیال ای تاجور چھوڑو بتون کا
کرو وہ کام ہو جس سی خدا خوش

یہان سی گزری وہ شہسوار ای کاش ۔ ہون مین پامال راہوار ای کاش

دل ہوی داغون سی ہجر کی گلشن ۔ دیکھہ لی یار یہ بہار ای کاش

غیر ہوتے نہ یار کے ہمراز ۔ ہمکو ملتا یہ افتخار ای کاش

دل کو دیتے نہ داغ جابک جگر
کرتے اسکو بھی تم فگار ای کاش

پاس ہمدم نہ رہتے عاشق کے
روز ہو جاتی ایکبار ای کاش

تاجور ہاتھ سے نجاتا دل
میرا ہو تا جو اختیار ای کاش

غم کھا کی ہون کہتا دلِ ناشاد کو شاباش
شاباش ہی اس ضبط خداداد کو شاباش

مر کر تجھی یاد آیی ہم اس یاد کو شاباش
ہی آفرین تجھکو تری بیداد کو شاباش

کرتا تھا نئی جور لڑکپن ہین تو ایسی
کہتا تھا فلک ہی تری ایجاد کو شاباش

بھولی کرم و لطف نہ جور و ستم یاد
شاباش ہی اس بھول کو اس یاد کو شاباش

اندازِ ستم تجھکو سکھایی مری دل نے
ہی آفرین تجھکو تری استاد کو شاباش

مشتاقِ شہادت کی جو تلوار لگا دے
نکلے دہنِ زخم سی جلاد کو شاباش

ہنگامۂ محشر مین بھی مین تجھکو نہ بھولا
دینا تجھی لازم ہے مری یاد کو شاباش

سمجھی تو وہ اپنا مجھے گو دیر مین سمجھے
ای تاجور اس فہم خداداد کو شاباش

ہجر مین تیری نہین صرف جگر مین سوزش
دل مین سوزش ہی ہی دیدۂ تر مین سوزش

شعلہ رو آج یہان سی کوئی گزرا شاید
پیدا ہر ذرّہ سی ہی راہگزر مین سوزش

خیر اسی مین ہی کہ گرم آہین نہین بھرتا ہون
ورنہ پیدا ہو شجر او رحجر مین سوزش

بھڑک اوٹھا جو شبِ غم مین مرا شعلۂ آہ
پائی ٹھنڈک کی جگہہ نورِ قمر مین سوزش

داغِ سوزان ہوی تن پر بھی عیان دل کی طرح
پھیلی باہر بھی وہ سوزش جو تھی گھر مین سوزش

میری پہلو سی ستمگار یہہ کہکر اوٹھا
تابشِ دل سی ہی تیری مری بر مین سوزش

سرد آہون کی اگر میرے ہوا بھی لگجای
تاجور پھر نہ رہے نار سقر مین سوزش

ردیف صاد مہملہ

کیون مجھہ کو نہو اپنی دلِ زار سی اخلاص
رکھتا ہی یہہ وہ شوخ دل آزار سی اخلاص

پہلی تو اہی لیکے گرا یا تہا نظر سے
اب کس لیے ہوتا ہی دلِ زار سی اخلاص

اندھیر ہی تو زلف کا عاشق ہوا ای دل
کرتا ہی سیہ بخت کوئی مار سی اخلاص

دشمن کی سنانی کو ہین باتین خفگی کے
پیدا ہی ولیکن نظرِ یار سی اخلاص

انصاف تو کر ظلم نہین ہی تو یہہ کیا ہے
نفرت تجہی عاشق سی ہی اغیار سی اخلاص

درجہ ہی مساوی غضب و لطف کا تیرا
دو چار سی تکرار ہی دو چار سی اخلاص

ای تاجور اللہ کا ہو بندۂ مخلص
بی سود ہی کرنا بتِ عیار سی اخلاص

صرف کہتا ہون تعلق ہین تری ذات سی خاص
بخشش اعزاز مجہی اپنی ملاقات سی خاص

قمِ عیسی مین یہ تاثیر نہ دیکھی بہ سنی
زندہ ہوتا ہی دلِ مردہ تری بات سی خاص

طعن آمیز سخن ہوتی تھی یون تو ہر روز
لیکن اک بی ادبی پر ہی غضب بات سہی خاص

بندگی سی یہ غرض ہی کہ ہو تیرا دیدار
مدعا ہی یہی عاشق کا مناجات سہی خاص

تا مجھی دہیان نہو وصل کا مدہوشی مین
می بہت اوسنی پلائی ہی اسی گہات سہی خاص

طاق بہر جانون نہ سنتے ہین کسیکی مانون
داد چاہون گا تری قاضی حاجات سہی خاص

یون تو خود حشر کا اندیشہ ہی کم کیا لیکن
تاجور ڈر ہی گناہونکی مکافات سہی خاص

تہی فقط پہلی تو ایدل تجہی دیدار کی حرص
بعد دیدار ہوی وصلتِ دلدار کی حرص

نقد دل لیکی ہوا دولتِ جانکا خواہان
روز بڑہتی ہی گئی میری ستمگار کی حرص

ہی طلبگار غم تازۂ جانان ہر دم
بڑہ گئی عشق مین کیسی دلِ بیمار کی حرص

وار جس طرح کیا تیغ ادا کا دلپر
ہی جگر کو بہی مری ایسی ہی کٹار کی حرص

لیکی اک بوسہ پہ دل جان کی گاہک وہ ہوے
بڑہ گئی نرخ گہٹنی سہی خریدار کی حرص

دیکھتا ہی تری غیرون سی لگاوٹ دن رات | کیون نہ افزون ہو بہلا عاشقِ ناچار کی حرص

تاجور سنتے ہین وان ہوگا سیکا دیدار
اس توقع پہ بڑہی خلد کی گلزار کی حرص

مژگانِ یار رکھتی ہین گر تیر کا خواص | موجود میری دل مین ہی نخچیر کا خواص

غمزہ سی دلفگار ہوا ناز سی جگر | قاتل کی ہر ادا مین ہی شمشیر کا خواص

تہوڑیسی ہاتھہ آیی تو پایون ابہی شفا | ہی خاکِ پای یار مین اکسیر کا خواص

سُنتے ہین تمنی کان مین بالی جو پہنی ہین | رکھتی ہین قید جان کو یہ زنجیر کا خواص

چھُپ چھُپ کی ابتو آنی لگی آپ رات کو | دیکھا ہماری نالہ شبگیر کا خواص

اپنی نہ مین کہون نہ کسی اَوُر کی سنون | رکھتا ہون تیری عشق مین تصویر کا خواص

ہونامور پدر کی طرح بدل وجود مین
فرخ ہو تاجور کو جہانگیر کا خواص

ردیف ضاد معجمہ

ہی دل آزاری و بیداد و ستم یار کو فرض
ضبط اور صبر و تحمل ہی گرفتار کو فرض

مین نی مانا کہ علاج اسکا نہ کرتے لیکن
تھا تشفی کا تو دینا تمھین بیمار کو فرض

پیچ مین اسکی نہ آہی یہہ بلا کی کافر
رکھنا الجھن مین ہی اس زلف سیہ کار کو فرض

شاد کرنا ہی کسی عاشقِ محزون کا حرام
دل جلانا ہی مگر شوخ ستمگار کو فرض

باغ ہی ابر ہی ساقی ہی میِ گلگون ہی
سیکشی ایسی مین ہی رند قدح خوار کو فرض

جان سی جائی کوئی یا ہو کسیکا کچھہ حال
شاد کرنا ہی ولیکن اونھین اغیار کو فرض

تاجور دل کو لگا کر نہ اوٹھا صدمۂ ہجر
نظر انجام ہی رکھنی یہ ہی ہشیار کو فرض

ہی کام دوستون سی نہ اغیار سی غرض
دل کو فقط ہی جلوۂ دلدار سی غرض

لینی کو شاید آئی ہو اسکی دعایِ خیر
تھی ورنہ کیا تمھین دلِ بیمار سی غرض

رشکِ چمن ہی داغون سی خود سینہ ہجر مین
کیا ہمسی دل جلون کو ہی گلزار سی غرض

آئی نہ دیکھی شرمِ شبِ ماہ مین اونہین
نکلیگی یہہ ہماری شبِ تار سی غرض

سودا ہی زلف و رخ مین ہون بیگانہ جہان
کافر سی کچہہ غرض ہی نہ دیندار سی غرض

لیتا ہی جان دیکی وہ عشاق کو فریب
دانستہ کیون رکھین بتِ عیار سی غرض

صورت دکہا دی خواب مین حضرت کی تاجور
ہی اتنی اپنی طالعِ بیدار سی غرض

گل کرہی کس مُنہ سی اوس گلپیرہن پر اعتراض
جسکی خوشبو کرتی ہو عطرِ سمن پر اعتراض

پیش آتا ہی وہی جو ہی مقدر کا لکہا
کیون کرین ہم گردشِ چرخِ کہن پر اعتراض

ہمنی کیا کیا سختیان اس عشقمین جہیلی نہین
ہی عبث نادانکی کا کوہکن پر اعتراض

مثل سنبل ای خدا کہاتا ہی وہ پیچ و تاب
جو نکالی اوسکی زلفِ پرشکن پر اعتراض

خال عارض کو تمہاری ہو تو کچہہ بیجا نہین
عنبرِ سارا پہ اور مشکِ ختن پر اعتراض

اون لبونکی روبرو توقیر کیا پاپی عقیق
جنکی خوشرنگی کو ہی لعل یمن پر اعتراض

وہ نتیجہ ہے مری فکر رسا کا تاجور
ایک نقطہ کا نہ نکلے جس سخن پر اعتراض

بوسۂ دندان دیی اوسنی دل و جانکی عوض
چند خرمہری ملی ہین لعل و مرجانکی عوض

بوسہ دیتی ہین دل آشفتہ سامانکی عوض
دیکھیی ملتا ہے کیا اب اسکی ارمانکی عوض

چیرتی ہین دل کو ہم وحشت مین دامانکی عوض
چاک کرتی ہین کلیجی کو گریبانکی عوض

یہ سمایا ہی تری وحشی کی دل ہین آج کل
سیر صحرا کی کری جا کر گلستانکی عوض

مفت بوسہ کا نہین طالب عنایت ہو مجھی
بدلی جان و دل کی صنا دین ایمانکی عوض

مار کر مجھکو رکھا ہاتھہ اوسنی سینہ پر مری
بات اچھی ہاتھہ آئی عشق مین جانکی عوض

عارض جانانکی چاہت کا یہ بیٹھا ہی عمل
پڑہتی ہین سفلی عمل حفاظ قرآنکی عوض

گرنہ ملتا بار مجھہ کو خاص بزم یار مین
کاش رہتا در ہی پر اوسکی مین دربانکی عوض

ہو طواف کعبہ سے اب تو شرف تاجور
چل کی صدقی ہو اوسی پر کوی جانانکی غبار

ردیف طاے مہملہ

الغرض سمجھے نہ کیوں تہاری شرط
کبھی پوری بھی کی ہی ہماری شرط

قسمین کہا کر جو کی ہی ہماری شرط
ہوگی پوری نہ وہ تمہاری شرط

وصل کی شرط ہو کہ بوسہ کی
آج ہو کوئی پیاری پیاری شرط

لب تک آئی نہ یار کا شکوہ
مرتی دم تک ہی رازداری شرط

درد فرقت کا کیا گلہ اے دل
عاشقی مین ہی بیقراری شرط

ہی حسینون کا جو ہے استغنا
چاہ والون کو بیقراری شرط

خوبرویون کو قدر لازم ہے
اہل الفت کو جان نثاری شرط

شب وعدہ وہ خوابمین آکر
ہنسکے بولے کہ ابتو ہاری شرط

بولی وہ تاجور جو ہم ہو لین
یاد دلواؤ تم ہماری شرط

کیا خاک خوش ہون دیکھہ کی ہم دلربا کی خط
بہیجا ہی ایک ایک عدو سی لکھا کی خط

میری جواب خط مین توحیلی بہاتی ہین
جاتی ہین روز غیرون کو اوس بے لقا کی خط

مضمونِ خط کو بادہوائی کیا خیال
پُرزی اوڑا کی پہینکا جو رخ پر ہوا کی خط

ایما یہ ہی کہ جلکی تو اس طرح خاک ہو
بہیجی ہی راکہہ پاسخِ خط مین جلا کی خط

درپردہ بن رقیب نہ ای چشم اشکبار
لکہنی دی دلربا کو مجہی دل لگا کی خط

مضمون بیقراریِ دل کی جو تہی لکہی
ایسا اوڑا کہ ہاتہہ نہ آیا صبا کی خط

قسمت سی ہاتہہ لگ گیی آج اپنی تاجور
اوسنے رقیب کو جو لکہی تہی چہپا کی خط

ہمدم خبر سناتی ہین کیون دمبدم غلط
بیشک وہ آئی اور ہوا میرا غم غلط

انداز گفتگو یہ نکالا ہی تمنے کیا
کہاتے ہو ہر سخن پہ خدا کی قسم غلط

تسکین کیا ہو دل کی مری قول ہی سے ترے
لکھی نوشتی جتنی ہوی یک قلم غلط

منسوب بنا کی دل کو ذرا اپنی پیچ سے
کہتی ہو دروغگو ہین تمہین سچ کہ ہم غلط

رونی کا سبب کے جو سناتا ہون اوسکا حال
کہتا ہی وہ کہ چشم تمہاری ہو نم غلط

آی وصل مین بہی ہجر کا دہڑکا لگا ہوا
ہوتا نہین ہی میرا اسیطرح غم غلط

تمنی کیا ہی عشق تمہارا ہی ہی قصور
ہی تاجور شکایت جور صنم غلط

ردیف ظای معجمہ

لی کی دل جاتے ہو خدا حافظ
شاد دونون رہو خدا حافظ

اس طرح سے کرو مجھی رخصت
تم زبان سے کہو خدا حافظ

مرض عشق کا نہین درمان
[illegible] ہے مرا [illegible] خدا حافظ

ساقیِ بزم آج ہے وہ شوخ / زہد کا زاہد و خدا حافظ

می کے بکنی کی ہی مناہی آج / اپنا ہی میکشو خدا حافظ

جان و دل تو مین دی چکا تمکو / دین کا ہی ای بتو خدا حافظ

مصحفِ رخ کسیکا یاد آیا / دل کا ہی دوستو خدا حافظ

دل پہ قبضہ کرو خدائی کے / ای بتو گر نہو خدا حافظ

جان و عزت کا تاجور کی ہی

دائما صاحبو خدا حافظ

درد فرقت کی کہونگا جو کہانی واعظ / بہول جائیگا یہ سب چرب زبانی واعظ

حشر کی روز یہہ کہل جائیگا سارا اسرار / جسکا ہی دل مین مری عشق نہانی واعظ

گرم ہو ہو کی نصیحت نہ کیا کر مجہہ کو / اور بہڑکاتی ہی یہہ شعلہ زبانی واعظ

اوس زمانی مین بہی کیا عشق کو کہتی تہی برا / یاد تو کیجیے آپ اپنی جوانی واعظ

لذتِ بادہ کی تعریف سنی گر مجھسے — منہ مین بھر آئی تری سنتی ہی پانی واعظ

خاتمہ جسکا ہو توبہ پہ وہی ہی مومن — صدق اسلام کی بس ہی یہ نشانی واعظ

تاجور جسکا ہی عاشق وہی یکتائی زمان — اوسکا دارین مین پیدا انہین ثانی واعظ

ردیف عین مہملہ

وہ آئی ہین اب دل ہی ہر اک بات کا موقع — دن تیری پہری اب ہی اور رات کا موقع

ختم آپکی تقریر مسلسل کبھی ہوگے — ہمکو بھی ملیگا کبھی اک بات کا موقع

کس وقت گھٹا چھائی ہی جب کرچکی توبہ — مینخوارو چلا ہاتہہ سی برسات کا موقع

مہمان ہون ترا مجھہ سی نہ کر رنج کی باتین — یہ شکر کی جاہے نہ شکایات کا موقع

دیوانۂ الفت کو تمیز اتنی کہان ہے — دیکھی جو غمِ دل کی حکایات کا موقع

وہ آئی تو گھر میرے مگر غیر کے ہمراہ — کس شوخی سے کھویا ہی ملاقات کا موقع

ہر جا عم یہ ہوتا ہے عطا غیر کو بوسہ
ہو کاش ادہر بھی یہ عنایات کا موقع

ہین جمع یہان آج سخن فہم سخندان
لیں داد سخن اون سے ہی اس بات کا موقع

ق

اے تاجور آپ اپنی غزل پڑہ کے سنائین
اس فن کے ہی اظہار کمالات کا موقع

ردیف غین معجمہ

غم نہین گر قتل سے میرے ہی قاتل باغ باغ
خار تو یہہ ہے کہ ہین اغیار کے دل باغ باغ

اللہ اللہ پہولا جامہ مین سماتا ہے نہین
کہا کے زخم تیغ یار ایسا ہوا دل باغ باغ

جا کے گلشن مین ہنسا جب کہلکہلا کر ہو گیے
دیکہکر اوسکے لب خندان عنادل باغ باغ

محفل جانان مین آکر یہ نئی دیکہی بہار
ایک مین پژمردہ دل ہون سارے محفل باغ باغ

بو تک اوس گل کی کہین پاتا نہین دل کی سوا
ڈہونڈہتا پہرتا ہون گو مثل عنادل باغ باغ

تونے مہندی کی عوض خون اسکا ہاتہون سے ملا
کیون نہو فرط طرب سے تیرا بسمل باغ باغ

تاجور جنت کا طالب ہی تو رکھہ عقبیٰ کا دھیان
دام میں دنیا کی پھنسکر ہو نہ غافل باغ باغ

کاش مہمان ہو کبھی گھر میں ہی روشن چراغ
جل کی آتش سی حسد کی ہو گل دشمن چراغ

دل میں جب آیا تصور اوس پری رو کا
خانۂ تاریک میں گویا ہوا روشن چراغ

دل میں ہی ہجر کا ہوا شعلہ کیسی عشق کا
ہی تعجب کی جگہہ جلتا ہی بی روغن چراغ

کیون نہ مانہ اسپہ جی دیتا ہی پروانہ کیلئے
شمع رو کیا ہی ترا جلوۂ جوبن چراغ

کہتی ہیں یہہ جو ہی منہ پر جو ڈالی ہی نقاب
خوشنما معلوم ہوتا ہی تہِ دامن چراغ

جلوہ فرما ہو اگر گلشن میں رشکِ چمن
گل ہو تیرا ہی بہارِ تازہ گلشن چراغ

تیرگی کا قبر کی کچھ ڈر نہیں ہی تاجور
نورِ ایمان سی بنی گا دل مرا روشن چراغ

ردیف فا

ہی لطف کی نگاہ جو اغیار کیطرف
پہر جاے کاش میری دلِ زار کیطرف

بیدام لیکی آئیگا لاکہونکی دل وہ شوخ
جاتا ہی آج سیر کو بازار کیطرف

یہ مقتضای عشق ہی ہونی ہی جا یہ ئین
عاشق کو بدگمانیان دلدار کیطرف

مٹ جای ایک لحظہ مین دفترِ گناہ کا
گر ہو نگاہِ رحم گنہگار کیطرف

آئینہ اور شانہ ہی وہ اور بناؤ ہی
کس طرح دیکھین طالبِ دیدار کیطرف

اوسنی جو میرا حال سُنایا تو ہنس کے تب
آئی تڑپکی وہ مری غمخوار کیطرف

کہہ قافیہ بدل کی غزل اور تاجور
راغب طبیعت آج ہی اشعار کیطرف

واعظ ترا خیال ہی انجام کیطرف
میخوارونکی لگی ہی نظر جام کیطرف

عشق بتان مین کہو دی دلانی تو ساری عمر
اب وقت آخری ہی جہک اسلام کیطرف

دل کو شکار خال تہِ زلف نی کیا
دانہ نی اسکو کھینچ لیا دام کیطرف

شوقِ نظارۂ رخ تابانمین رات دن
آتی ہین مہر و ماہ تری بام کیطرف

کھٹکین گی خار بنکی نگاہِ رقیب مین
جائینگی ہم جو بزمِ گل اندام کیطرف

جز اوسکی یاد کی نہین بہاتا ہی کوئی شغل
گو دل کو پہیرتا ہون نہین کام کیطرف

ہو شادمانہ تاجور آغازِ عشق مین
عاقل خیال کرتی ہین انجام کیطرف

جو ہوتا ہی گھر گھر بیان صاف صاف
کہو تو کہون مہربان صاف صاف

کرم جن پہ ہی مجھکو معلوم ہی
بتادون مین نام و نشان صاف صاف

کہین بڑھ نہ جائی دماغ اسلیے
جتاتا ہون الفت کہان صاف صاف

مری حال کی غیر کو کیا خبر
سنو مجھ سی یہ داستان صاف صاف

مکدر وہ ہی کینہ جو ہمسی ہی
ہی دل یان تو آئینہ سان صاف صاف

نہین گرچہ جو صاف عشاق سے | مگر دیتی ہین گالیان صاف صاف

طبیعت جو ہی تاجور جوش پر
ہی مضمون کا دریا روان صاف صاف

دل جب سی ہوا اوس رخ پرتاب سی واقف | یہ دیدہ گریان ہوی خوناب سی واقف

لوٹینگی شہادت کے مزی اونسی یہ کہکر | ہم خنجر مژگان کی نہین آب سے واقف

ہم ایسے تصور مین تری محو ہوی ہین | اعدا سی نہ واقف ہین نہ احباب سی واقف

مدت سے تری عشق مین حالت ہی یہ اپنے | خواہش نہ غذا کی ہی نہ ہم خواب سی واقف

رکھا ہی قدم عشق کی کوچہ مین ولیکن | ہم وصل بتان کے نہین اسباب سی واقف

پاس اپنی بٹھانی لگی وہ کہ ہمین تعظیم | صد شکر ہوی آپ ان آداب سے واقف

ای تاجور الفت کا مزہ جسنی نہ چکھا
کیونکر ہو وہ حال دل بیتاب سی واقف

ردیف قاف

دلکو بھی کھو کر نہ ہاری ذوق شوق
روز افزون ہین ہماری ذوق شوق

اب کمان انگلی سی پیاری ذوق شوق
خواب تھی گویا ہماری ذوق شوق

تھی جوانی تک ہماری ذوق شوق
اوسکی جاتی ہی سدہاری ذوق شوق

طبع شوخ اوسپر جوانی کی ہی عمر
ہو قیامت گر اوبھاری ذوق شوق

چھوڑ بیٹھی تجھکو گو ڈرسی ترے
ہین وہی اب تک تو باری ذوق شوق

میکدہ کو خود نہین جاتا ہین شیخ
کرتے ہین مجھکو اشاری ذوق شوق

انتظار یار ہر دم رات بھر
ہمسی گنوائین نہ تاری ذوق شوق

وہ چھٹا جیسی جہان مجھسی چھٹا
کھو دیی اک غم نی ساری ذوق شوق

بیٹھکر خاموش ٹہرون تاجور
یاد کرتا ہی تمہاری ذوق شوق

تیری آنی کی ہین ہزار طریق | گھر بلانے کی ہین ہزار طریق
تو جو چاہے تو کچھہ نہین مشکل | دل ملانے کے ہین ہزار طریق
پاس بیٹھو مرے ہنسو بولو | دل لبھانے کی ہین ہزار طریق
مڑکے کیون بیٹھی شرم ہی مانا | مُنہ چھپانے کے ہین ہزار طریق
دل کو زلفو نمین بھانس مانگ مین رکھہ | سر چڑہانے کے ہین ہزار طریق
قتل پر اوسنی کیون کرین اصرار | جان جانیکی ہین ہزار طریق

تاجور دل سی جستجو ہی شرط
اوسکے پانی کے ہین ہزار طریق

دل میرا لیلیا نہین اسکا ذرا قلق | مجھہ کو عتاب یار کا ہر دم رہا قلق
تسکین جو اوسنی غیر کی کہنی سی دی مجھے | اس سی تو اور دل کا مرے بڑہ گیا قلق
تجھہ پر طبیعت آئی قلق کم نہ تھا یہ ہائے | دل دیکی اور مول لیا اک نیا قلق

طعنہ ہی کیا جو دل نی خفا ہو کی غم یار — دیتی ہو وہ ٹھہر ٹھہر کی تم بار ہا قلق

اوسنی تو چھوڑا اور یہہ ہا میری دم کی تہہ — نکلا ہی بیوفا کا عجب باوفا قلق

اک دل ہی اور ہزار قلق ہای ہجر یار — دشمن کو بھی نہ دی کبھی تینی خدا قلق

باعث ہی تاجور کی جو رنج و ملال کا — یارب نصیب اوسکو ہون بی انتہا قلق

روز پاتا ہون کچھہ تری ہر بات مین فرق — مجھہ کو ڈر ہی کہین آئی نہ ملاقات مین فرق

اپنی عاشق پہ اگر لطف کی رکھیگا نگاہ — آنہ جائیگا ستمگار تری ذات مین فرق

چھوڑکر عارض جانان کو یہ بہنس گیسو مین — ہی بہت ای دل نافہم دن اور رات مین فرق

کہہ کی جاتا ہی تو لیکر اوسی آتا قاصد — بات تو جب ہی کہ آئی نہ تری بات مین فرق

دیکھو اوس چشم فسونگر کو نہ دیکھو بد — آنہ جائی کہین ای شیخ کرامات مین فرق

تھی وہ سرگرم سخن غیر سی جب مین پہونچا — بولی آیا تری باعث مری اوقات مین فرق

تاجور یہ نہین ممکن کہ وہ بت رام نہو
کی ہی کوتاہی فغان مین نہ مناجات مین فرق

ردیف کاف تازی

ہی رسائی کب اپنی اوس در تک — پہونچین کس طرح اپنی دلبر تک

پاؤن پہیلائی شوق مرگ نی یان — ہاتھ پہونچا جب اونکا خنجر تک

صرف ناصح نہ دل ہی گہبرایا — تیری بک بک سی پہر گیا سر تک

مین بجہاؤنگا شوق سی آنکہین — کاش آئین تو وہ مری گہر تک

جسم بہی سوز دل سی جلنی لگا — لگ گئی آگ گہر سے باہر تک

نشۂ می مین اونکی باتون سی — کہل گئی رازہای مضمر تک

تاجور تیغ ناز جانان کا
دم بہرونگا مین روز محشر تک

ردیف کاف فارسی

صدقی کرونہین جان و دل وہ لقا الگ الگ
آگی اگر دکھائی تو ناز و ادا الگ الگ

ہجر مین تیری ای صنم درد ہی سوز ہی الم
کیتک اوٹھائین سہی ہم آپنی بہلا الگ الگ

مجھپہ جو کچھ مصیبتین گذری ہین اوسکی ہجر مین
جا کی تمام قاصد اوسکو سنا الگ الگ

شکوہ مرا انہین تو پھر غیر سی جسکی چپکی تم
مجھسی چھپا کی کان مین کہتی ہو کیا الگ الگ

اپنی غرض کو غیر نی اونسی لگا کی جھوٹ سچ
فتنی اوٹھا کی روز و شب مجھسی کیا الگ الگ

آیا صنم یہ جبسی دل بس یہ دعا ہی دمبدم
رکھی شب فراق کو ہمسی خدا الگ الگ

قہر و غضب ہی دلربا لطف و کرم ہی جانفزا
ڈہنگ ہر اک ادا کا ہی نام خدا الگ الگ

کہنی کو اپنا راز دل منہ کو جو لایا کان تک
تیوری چڑہا کی فتنہ گر کہنی لگا الگ الگ

کیون نہ جگر کو تھام کر بیٹھو نہین اپنی تاجور
دل سا مرا رفیق جب ہونی لگا الگ الگ

عشق نے بھڑکائی ایسی اس دلِ مضطر مین آگ
لگ گئی سینہ مین پہلو مین جگر مین بر مین آگ

رکھتے ہین یون دل مین پنہان ہم تمہارا سوزِ عشق
رہتی ہی جسطرح پوشیدہ ہتو پتھر مین آگ

ایڑی چوٹی پر جب اپنی غیر کو قربان کرو
لگ گی تلوون سی ہی کیونکر نہ پہونچی سر مین آگ

امتحان اے وزآہِ آتشبار کا میرے نہ لو
دیکھو لگ جایی گی اکدن گنبدِ اخضر مین آگ

کیا ٹھکانا ہی تلوّن کا تمہاری ای بتو
پانی پانی ہوتی ہو دم بھر مین تم دم بھر مین آگ

قہر ہی جس دل مین ہتی ہو جلاتی ہو اوسے
کیسے نادان ہو لگاتی ہو خود اپنی گھر مین آگ

روتی ہو کیون اسقدر گرم آنسوؤنسی تاجور
دیکھو کیا کرتی ہو لگجائیگی چشمِ تر مین آگ

ردیف لام

جبسے لئی ہین ناز دکھا کر ہزار دل
لی اک ادای شوخ سی میرا بھی یار دل

ایسا تڑپ کہ تھام کے رہ جاہی یار دل
ہیٹی نہ تیری ہو کہین او بیقرار دل

تیر مژہ کی چوٹ اوٹھانیکی شوق مین
سینہ سی نکلا جاتا ہی بی اختیار دل

تیور تنک وہ کی اس سی تو سیدہی ہو سکی
کیونکر نکالی یار کی دل کا غبار دل

قربان تیری شوق سی اسکو قبول کر
لایا ہی پیشکش کی لیی جان نثار دل

تیری سوا کبہی نہ بہریگا کسی کا دم
قائم ہی اپنی قول پہ یہ وضعدار دل

دیکہو بہار اسکی تم اگر تو لوٹ جاؤ
اک باغ پر فضا ہی مرا داغدار دل

تڑپا رہی ہی دونون کو اک بیوفا کی یاد
بی بس مرا کلیجہ ہے بی اختیار دل

جان تاجور کی دین نبی پر فدا ہی
بہتر رہے اسی کا دم ای کردگار دل

الفت مین ان بتونکی ہا بیقرار دل
ٹہرا کبہی نہ سینہ مین سیماب وار دل

کیا خاک خوش ہو لیکی وہ دو تین چار دل
جسنے ملایی خاک مین ہون بیشمار دل

اک دل تہا میری پاس وہ مین نذر کر چکا
بیدل سی مانگتا ہی کوئی بار بار دل

تکلیف سوز و درد سی چھوٹی مریضِ عشق
تیر نگاہِ ناز سے گر ہو فگار دل

ہر رخنۂ نقاب سی کہتا ہی تاک جھانک
ٹٹی کی اوٹ کرتا ہی ظالم شکار دل

کیا سحر کر دیا ہی کہ با اینہمہ غرور
ہوتا ہی خاکساری سی اوس پر نثار دل

سودائی زلف سر مین سمایا جو تاجور
دیوانہ ہو گیا یہ مرا ہوشیار دل

ردیف میم

جلوہ گر آنکھون مین اوس بت کی کمر ہی اسدم
جادۂ ملکِ عدم پیشِ نظر ہی اسدم

خلق کی پیشِ نظر اوسکی کمر ہی اسدم
اپنی ہستی کی بھلا کسکو خبر ہی اسدم

اوسکی البیلی ادا پیشِ نظر ہے اسدم
دل مرا بس مین نہ قابو مین جگر ہی اسدم

للہ الحمد کہ اب سب برائی میرے
رکہا زیرِ قدم اوسکی مرا سر ہی اسدم

دیکھتی ہی تجھی خود شرم سی چھپ جائیگا
چودھوین رات کا نکلا جو قمر ہے اسدم

دل کو تمہاری ہوی وہ آئی نکل کر گہری
آہ نالہ نی کیا کسکی اثر ہے اسدم

خود بخود کیسی ہنسی مجھکو چلی آتی ہے
یار کی وصل کی کیا آتی خبر ہی اسدم

جاکی صبر اپنا کہین اور ٹھکانا ڈھونڈھے
دل مین اوس بت کی تصور کا گزر ہی اسدم

امتحان تیغِ ستم کا ہی اگر مدِ نظر
کل کا کیا ذکر ہے حاضر مرا سر ہی اسدم

تاجور توشۂ عقبی کی ہی کچھ فکر
لب پہ جو تذکرۂ عزمِ سفر ہی اسدم

زلفون سی مُنہ چھپایی تمہاری بلا مدام
پوشیدہ ماہ ابر مین رہتا ہی کیا مدام

کرتی ہین دل جلانی کو میری عدو کی ساتھ
اظہار جوشش الفت و مہر و وفا مدام

غیرونکی ساتھ خلق کا برتاؤ ہو تو ہو
وہ بد مزاج ہمسی تو لڑتا رہا مدام

انصاف اسی کو کہتی ہین کیا ای ستم شعار
لطف و کرم ہون غیر پہ مجھپر جفا مدام

دردِ فراق مجھپہ جو یارب روا رکھی
وہ بھی اسی بلا مین رہی مبتلا مدام

دل کیا بتون سی عمدہ براہو کہ اوسکی تہہ
ہر وقت داو پیچ ہے مکر و دغا مدام

دنیا و دین کی فکر سی امین ہون تاجور
حامی رہا ہے اور رہیگا خدا مدام

دیکھکر اوس شوخکی تحریر ہم
دل سی پہرون کرتی ہین تقریر ہم

کھینچکر اک نالہ شبگیر ہم
آزماتے ہین تجہی تقدیر ہم

قتل کرتا ہی نہین وہ نوجوان
ہو گیے اس آرزو مین پیر ہم

بڑہی جاتے ہین مضامین شوق کے
ہین گہٹاتے کتنی ہی تحریر ہم

جی مین آیا تیری ابرو دیکھکر
پہیر لین گردن پہ یہ شمشیر ہم

ہو جو اوس در پر جبین سائی نصیب
ایسی رکہتی ہین کہان تقدیر ہم

مانگتا ظالم جو آکر ناز سے
دل حوالے کرتی بی تاخیر ہم

ہمسی آلپٹی وہ جرم عشق پہ
چاہتی تہے ایسی ہی تعزیر ہم

سینہ کو تودہ بنا کر تاجور
کہاتی ہین اونکی نظر کے تیر ہم

تجہہ سی چہٹ کر اسقدر روتی ہین ہم
آنسوؤن سی روز منہ دہوتی ہین ہم

آنکہہ کہل جائیگی وان روز حساب
یان تو غفلت مین پڑی سوتی ہین ہم

عشق کی سودی مین تیری بیدریغ
ساتہہ دل کی جان بہی کہوتی ہین ہم

جبسی اوس بت کا خیال آنکہو مین ہے
ایک پل بہی تو نہین سوتی ہین ہم

روز و شب رہتی ہی ہمکو تیری یاد
ایک دم غافل نہین ہوتی ہین ہم

ہمتو چاہین آبرو غیرون کی ہو
ہاتہہ ایسی چاہ سی دہوتی ہین ہم

مزرع دل مین ہم اپنی تاجور
تخم الفت یار کا بوتے ہین ہم

شب فراق کی کلفت کسیکو کیا معلوم
بجز مری یہ حقیقت کسی کو کیا معلوم

دلا ہی حال قیامت کسی کو کیا معلوم
ہی سب یہ اونکی شرارت کسی کو کیا معلوم

ہین نیچی نظرونسے عشاق لوٹ اوس بت کے
پر اوسمین ہی جو شرارت کسی کو کیا معلوم

ہزار و شمع رخ یار کی ہین پروانے
چمکتی کسکی ہی قسمت کسی کو کیا معلوم

وہ کہتی ہین کہ عیادت کو اونکی آئی ہم
تھی ایسی آپکی حالت کسی کو کیا معلوم

الٰہی فیصلہ اونسی مرا ابھی ہو جائے
کب آئی روز قیامت کسیکو کیا معلوم

ہماری لسی کوئی پوچھی اسکی کیفیت
جفای یار کی لذت کسی کو کیا معلوم

بری ہین رند کہ اچھی خبر ہی کیا ای شیخ
سوا خدا کی یہ حضرت کسی کو کیا معلوم

کیا ہی **تاجور** اونسی نباہ کا وعدہ
یہی ہی وجہ مروت کسیکو کیا معلوم

جان بھی مانند دل کی ای صنم دیدینگی ہم
پر نہ کیجی گا تلف اسکی قسم دیدینگی ہم

ترک الفت کی تری دل کو قسم دیدینگے ہم
اور نہ مانیگا اگر تو اوسکو سم دیدینگی ہم

مانگتی ہین وہ جو تجہہ کو کیون ہی اتنا بیقرار
دم تو لینی دی دلِ بیتاب تہم دیدینگی ہم

وہ ہنسی بولی جو غیرون سی ہماری سامنی
تجہہ کو رونی کی اجازت چشمِ نم دیدینگی ہم

ہین وہ دریا دل جو ہوگا شوق مینوشی تجہی
ساغرِ دل ہی جو رشکِ جامِ جم دیدینگی ہم

ترک کر مشقِ دل آزاری تجہی ورنہ خطاب
بانیِ اندازِ بیداد و ستم دیدینگی ہم

ہین دلِ پُر داغ کی خواہان تو کچہہ نیکی کرین
کیا یونہین مفت اونکو یہ باغِ ارم دیدینگی ہم

ہجر کی شب جب صف آرا ہوگی فوجِ رنج و غم
ہاتہہ مین اس دل کی نالہ کا علم دیدینگی ہم

تاجور جب اپنا دل ہوگا نہایت مضطرب
وصل کا مژدہ سنا کر اوسکو دم دیدینگی ہم

ٹہان لی ہی جی مین اپنی تمکو دم دیدینگی ہم
دم قضا کو حیلِ اجل کو ای صنم دیدینگی ہم

وہ نہین ہین جو کسی کو اونکی غم دیدینگی ہم
نام لینی کا کوئی لیگا تو دم دیدینگی ہم

تجہکو بہرِ قتل خود تیغِ دو دم دیدینگی ہم
جان یون ای بانیِ جور و ستم دیدینگی ہم

آتشِ حسن اونکی خواہان دلِ پُر داغ ہے — کیا جہنم کی عوض باغِ ارم دینگی ہم

پیار سی آکر اگر ای جانِ جان طالب ہو تو — دل تو دل جان بہی تیری سر کی قسم دینگی ہم

دل کا لینا دل لگی سمجھی ہین گہر بیٹھی ہوے — ہان جو وہ یان تک کرین رنجہ قدم دینگی ہم

لیکے بوسہ دانتون کا لیجائیو تم شوق سے — کوڑیون کی مول دل کو ای صنم دینگی ہم

یاد مین محرابِ ابرو کی تری جان ایک دن — مُنہہ کو اپنی پہیر کر سوی حرم دینگی ہم

چشم پُر خون اور دلِ پُر داغ مین اگر رہو — تمکو یہ دو باغ رشکِ صد ارم دینگی ہم

ایسی کیا نعمت ہی بوسہ آپکا جسکی عوض — دل جو ہی پروردۂ ناز و نعم دینگی ہم

توڑ دیگا دم ابہی ہی عاشقِ شیدا غیور — سم نہ دو کہہ دو زبان سی تم کہ سم دینگی ہم

چپ رہو ہو جاؤگی گرم اور سرد ایسا جو آ — آہ بہر کر اور ہو کر چشمِ نم دینگی ہم

اسمین بہی کچہہ پیچ ہی کہتی ہین جو وہ تاجور — بوسہ ای گیسوی پر پیچ و خم دینگی ہم

ردیف نون

بدنام ہے ناحق مری دلدار کی گردن
کٹوائی ہی الفت نی دل زار کی گردن

افسوس رہی دید کی حسرت دم آخر
تلوار لگاتی ہی پہری یار کی گردن

یہہ مشغلہ بہلانے کو دل خوب نکالا
کٹواتا ہی ہر روز وہ دو چار کی گردن

ممکن نہین دم بھر مین شفا اسکو نہو جاے
زانو پہ تو رکہ لیجیی بیمار کی گردن

تڑپاتا ہی کیون تیغ کی جبر کونسی ستمگر
احسان ہی اوڑا دی جو گرفتار کی گردن

انکار تو تہا وصل سی دشمن کی و لیکن
بوسون کی نشانون سی جہکی یار کی گردن

سوتی مین بہی اوس شوخ کی بوسہ کے طلب پر
ہلتی رہی ای تاجور انکار کی گردن

ستم مجہپہ اب کیون تمہارا نہین
مجہی جان و دل تمسی پیارا نہین

وہ دل لیکی ہے مدعی جان کا
بجز مرگ اب کوئی چارا نہین

رہی غیرون سی بزم آراستہ
مرا در تک آنا گوارا نہین

بہا ایسا آنکھون سی دریای اشک
نظر آتا جسکا کنارا نہین

ہی دن رات بننی سنورنی کا کام
زمانہ مین تمسا خود آرا نہین

جو پوچہا کہ غیرونسی غبت ہی کیون
کہا جل کے تیرا اجارا نہین

شفاعت کا محشر مین ای تاجور
بجز ذات احمد سہارا نہین

یان جان پر بنی ہی تمہین کچہہ خبر نہین
تمسا ہی سنگدل کوئی دیکھا بشر نہین

یارب ہوا ہون کس بُتِ کافر پہ مبتلا
امید رحم جس سی مجہی عمر بہر نہین

قسمت رقیب کی کہ تمہارا جلیس ہو
بدقسمتی ہماری کہ در تک گزر نہین

عشق اختیار کرتا ہی ای دل تو کیا تجہی
فرقت کا ڈر ہی تونکی جفا کا خطر نہین

باتین فساد کی وہی کرتا ہی فتنہ گر
میری طرف سی تو کبہی ہوتا ہی شر نہین

گھبرا کے کہتی ہین وہ تقاضائے وصل پر — کتنی بڑی ہی رات کہ ہوتی سحر نہین

کھل مل کی ساتھہ غیرون کی رہتا ہی تو مدام
اک سرفِ تاجور ہی سی شیر و شکر نہین

خوبرو زلف مین کب رخ کو نہان رکھتی ہین — آتشِ حسن ہی زیر دخان رکھتی ہین

کاٹ دیتی ہین شرارت سی وہ میری ہر بات — تیغ کی طرح سی کیا تیز زبان رکھتی ہین

ایسی ڈوبی ہین تری چاہِ ذقن مین صدہا — نام رکھتی ہین جو کچھہ وہ نہ نشان رکھتی ہین

مار رکھنا اونہین عشاق کا مشکل کیا ہی — تیر مژگان کا تو ابرو کی کمان رکھتی ہین

صدمۂ ہجر کے ہونگی متحمل کب تک — ہم بھی انسان ہین دل رکھتی ہین جان رکھتی ہین

دیکھیو اغیار سی تم خط و کتابت نہ رکھو — لوگ اس بات پہ کچھہ اور گمان رکھتی ہین
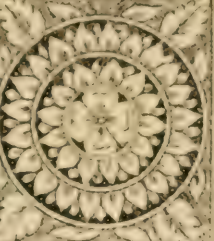
دیکھ دیکھو تو سہی تاجور اونکو اک دن
دلِ بیتاب کو لیکر وہ کہان رکھتی ہین

تم خواب مین بہی تو کبہی آتی صنم نہین
اتنا بہی میری حال پہ ہوتا کرم نہین

اتنی خصوصیت بہی بہت کچہہ ہی کم نہین
میری طرح سی غیرون پہ اونکی ستم نہین

غیرون سی ملکی آتی ہو باتین بناتی ہو
سچی ہو تم تو کس لیی کہاتی قسم نہین

تیغِ ادا کی ہوتی ہین غیرون پہ وار کیون
میری بہی تن مین جان ہی کچہہ اونسی کم نہین

بعد از وصال وصل ہی سمجہی ہوی ہین خوب
فرقت کا تیری سلئی کچہہ ہمکو غم نہین

جاتی ہو بزم غیر مین کیا دوڑ دوڑ کر
آنی کو میری گہر کبہی اوٹہتا قدم نہین

اک تا جور تہین نہین الفت مین اشکبار
عاشق وہ کونسا ہی جو باچشمِ نم نہین

رنگ مہندی کا نہین ہی پیاری پیاری ہاتہہ مین
شعلہ زن ہی حسن کی آتش تمہاری ہاتہہ مین

جان بخشو وصل سی یا ہجر سی بیدم کرو
زندگی و مرگِ عاشق ہی تمہاری ہاتہہ مین

رکہتی ہین سر کاٹ کر قدمو نپہ تیری یا نہین
دیکہلی خنجر ذرا دیکر ہماری ہاتہہ مین

عشوہ و ناز و ادا و شوخی و غنج و دلال
دلبری کی ڈہنگ تو رکہتا ہی ساری ہاتہہ مین

مانگتی ہین عاشقون سی دل جہان ملتی ہین وہ
دل لیی پہرتی ہین کیا آفت کی ماری ہاتہہ مین

تیری افشان اور پیشانی سی کیا نسبت انہین
دل ہی لیتی ہین کسی کا چاند تاری ہاتہہ مین

تاجور اپنا کلیجا تہام کر ہم رہ گیے
وہ دلِ مضطر کو جب لیکر سدہاری ہاتہہ مین

جدائی کی صدمی جو وہ دی رہی ہین
تو غم کہا کی ہم بہی جی لی رہی ہین

تری خنجرِ ناز کے بسملون نے
کبہی دم نہ توڑا تڑپتی رہی ہین

غنیمت ہی یہ بہی کہ بگڑی نہ مجہسے
مرا دردِ دل سُنکی چپکی رہی ہین

بشر کیون نہ زہرہ جبینون پہ دم دین
فرشتون پہ سحر انکی چلتی رہی ہین

جلین کیون جو وہ بزمِ اغیار مین ہین
کبہی اپنی گہر بہی یہ جلسی رہی ہین

گرا ہی وہی دوڑ کر جو چلا ہے
سدا سرنگون ثمروالی رہی ہین

ہو خوش تاجور تم کہ وعدہ کی دن اب
بہت کٹ گئی اور تھوڑی رہی ہین

کل جو اقرار تھی وہ آج نہین
مستقل آپ کا مزاج نہین

دیکھہ لین تجھہ کو ہم نظر بھر کر
زائد اس سی کچھہ احتیاج نہین

باز آئین وہ جور سے کیونکر
بدمزاجی کا کچھہ علاج نہین

جب کہا دل کو مول لیتی ہو
بولی قیمت کا یان رواج نہین

ایک بوسہ مین اور اتنا بخل
مانگتا کچھہ مین تخت و تاج نہین

دل تڑپتا ہی یاد مین تیری
ای مریجان اختلاج نہین

کیا کرون عرضِ مدعا تجھہ سی
کبھی ملتا ترا مزاج نہین

آج ہم لیکے جائینگے بوسہ
روز کہتے ہو تم کہ آج نہین

تاجور چشمِ اہلِ الفت مین
کچھہ فقیری سی بڑھکی راج نہین

گر نہین ممکن کہ اوس مغرور کو یان لا سکون
کاش کی دل ہی کو یارب اپنی مین سمجھا سکون

حسن کی ہیبت سی کیا طاقت کہ اوسکی روبرو
جا سکون یا رو سکون یا آہ لب پر لا سکون

سوچکر تدبیر کوئی تو ہی اے ناصح بتا
مخمصہ سی عشق کی کیونکر رہائی پا سکون

قوت بال و پر پروانہ یارب مجھکو دی
تا کہ اوڑکر اکیبار اوس شمع رو تک جا سکون

سیر ہون غم سی تری ایسا کہ ممکن ہی نہین
میوۂ جنت بھی گر پاؤن و اوسکو کھا سکون

شوق اوس کوچہ کا دامنگیر ہی جا کر جہان
مثل عمر رفتہ کیا ممکن کہ واپس آ سکون

ہو میسر **تاجور** پہر کس طرح دیدار یار
وہ نہ یان تک آسکی اور مین نہ وانتک جا سکون

حضرت دل ہمین لائی ہین تو ہم آئی ہین
وصل کی شوق دلائی ہین تو ہم آئی ہین

غیر موجود ہین دریافت کرو تم اون سی
قسمین دیکر ہمین لائی ہین تو ہم آئی ہین

کیا ڈراتی ہو ہمین تیغ دو دم سی صاحب
زیست سی تنگ جو آئی ہین تو ہم آئی ہین

یاد دلائی ہی تری سبزۂ خط کی ہمکو
سبز باغ اسنے دکہائی ہین تو ہم آئی ہین

پوچہتی کیا ہو کہ کیون آئی یہان کیا سوجہی
آپ نظرون مین سمائی ہین تو ہم آئی ہین

سہل تہا کیا تری محفل مین ہمارا آنا
ناز غیرون کی اوٹہائی ہین تو ہم آئی ہین

تاجور کہتے ہین وہ بل بی اثر آہونکی
یہہ ہمین کہینچ کی لائی ہین تو ہم آئی ہین

ردیف واو

گرچہ خوبی مین پری حسن مین تم حور ہی ہو
عیب یہہ ہی کہ دل آزار ہو مغرور ہی ہو

کچہہ جدائی کا نہین غم مگر اتنی ہی غرض
دل سی نزدیک رہو آنکھون سی گو دور ہی ہو

جان فدا تمپہ کرون صدقی جگر دل قربان
سب یہ ممکن ہی مگر جب تمہین منظور ہی ہو

ہی مزہ زیست کا دنیا مین یہی ای ہمدم
یار ہو باغ ہو دورِ مئی انگور ہی ہو

می پلائی تہی کسی نی کہین جاگی تہی رات
سرخ آنکھین بہی ہین اور نشہ مین تم چور ہی ہو

ذکر اغیار یہ کیون قہر و غضب ہی پیارے
ہی خدا شاہد اگر آپکا مذکور بہی ہو

تاجور یار کی محفل مین گیی تہی کیا تم
آج اترایی ہوی آتی ہو مسرور بہی ہو

وقتِ رخصت مجہی سینہ سی لگاتی جاؤ
آگ جو دل مین لگی ہی وہ بجہاتی جاؤ

چشمِ الفت سی نہین دیکہتی عاشق کو اگر
آنکھ غصہ ہی کی تم اوسکو دکہاتی جاؤ

کہول کر دام وہ گیسو کا یہ فرماتی ہین
عاشقو طائرِ دل اسمین پہنساتی جاؤ

باز آئیگا نہ دل جاہ سی ہمت ہی بلند
کم کئی جاؤ کرم جور بڑہاتے جاؤ

روکتا کون ہی جاتے ہو تو جاؤ لیکن
دل کے بہلانےکیے اسباب بتاتی جاؤ

جامِ مے دیتی ہو مجہکو تو گزک کی بدلے
ذائقہ بوسہ لب کا بہی چکہاتے جاؤ

تاجور شب مری کیسی وہ کٹتی ہی نہ تہی
جب کہا جاؤ تو بولے نہین جاتی جاؤ

اک دن وہ تہا کہ جانان بہرتا تہا دم مرا تو
اے اے غیر کا ہی ان وزون آشنا تو

تیری بہلی کو کی تہی اغیار کی برائی
اولٹا رقیب جان کا کیون میری ہوگیا تو

وہ دن تو یاد کرلی جب مجہسی تو لڑا تہا
خود آکی میری گہر منت سی تہا ملا تو

محفل مین تیری آیا تو مین نی کیا خطا کی
اے جان بات کیا ہی جو روٹہکر چلا تو

ہونی کو تجہپہ قربان حاضر ہون یار لیکن
عاشق نہ کوئی مجہہ سا پائیگا دوسرا تو

خوگر جفا کا ظالم تجہپہ آج سی نہین ہے
آفت ہی کمسنی سی بچپن سی ہے بلا تو

ہی آج تاجور سی جانان حجاب کیسا
کیا وہ نیا ہی کوئی یا اور ہوگیا تو

ردیف ہای ہوز

بہارِ حسن گلرو نی کیا ہی ایسا دیوانہ
نہ بہاتا ہی مجہی گلشن نہ آبادی نہ ویرانہ

نہو کیونکر زمانہ اوس پری پیکر کا دیوانہ
ادائین شوخ ہون جسکی نگہہ جسکی ہو مستانہ

لب میگون کا بوسہ گر نہین دیتا تو اے ساقی
لگا کر لب سی دیدی بادۂ گلگون کا پیمانہ

کرم ہو دیکھی کس سی ہزار اوس گلی عاشق ہین
کوئی رکہتا ہی وضع صوفیانہ کوئی رندانہ

پڑہا ہی اسنے کیا افسون بتا تو اے بت کافر
تری محفل مین مشرب زاہدونکا بھی ہی رندانہ

ہین جتنی پارسای شہر پانی بہرتی ہین اسکا
دلاویزی عجب کہتا ہی ساقی تیرا میخانہ

پلادی تاجور گر جام مے وہ دست رنگین سے
گزر کر عالم ہستی سی ہو جاؤن مین دیوانہ

کیا خوش آئی کسی محبوب کا پیارا نقشہ
رہتا ہی پیش نظر میری تمہارا نقشہ

ہو عجب لطف جو فردوس مین رضوان مجہکو
حور کے بدلی دکہادے وہ دل آرا نقشہ

ہر دم انداز ترا رنگ بدلتا ہی نئے
تیرا کس طرح سی مانی نے اوتارا نقشہ

زرد رنگت ہی صنم دیدہ ہی پرنم لب خشک
تیری الفت مین ہوا ہی یہ ہمارا نقشہ

دل عاشق یہ ہی نقش اپنا بٹہانا منظور
کیون نہ بن بن کی دکہائی وہ خود آرا نقشہ

مثلِ تصویر بنا دیکھتی ہی ایک جھلک | حیرت افزا ہی یہہ اوس بت کا دل آرا نقشہ

تاجور کون ہی وہ پیار نہ آئی جسکو
پیاری انداز ہین سب یار کی پیارا نقشہ

ردیف یای تحتانی

بات اونکی ایک بھی ہم اگر مان جائینگی | راز و نیاز عشق وہ سب جان جائینگی

سر بھی قلم کروگی جو دل لیکی ناز سے | ای جانِ جان ہم آپ کی قربان جائینگے

ہر آرزوی دل پہ ہی میری یہی جواب | یان سی تو آپ یونہی پُرارمان جائینگے

تقریر تیری سُنتی ہی ہم ای پیامبر | اونکے کہے جو لفظ ہین پہچان جائینگے

کیون ہو رہا ہی صبح سی زینت کا اہتمام | کیا آج گھر کسی کی وہ مہمان جائینگے

نکلیگی بات منہہ سی یہ کہنی کی بات ہے | آئی ہوے وہان مری وسان جائینگے

کتنی ہی بدلین روپ وہ ہم اونکو تاجور | شرمیلی آنکھہ دیکھکے پہچان جائینگی

دم دیا گر صنم سمجھہ لینگے — جھوٹے وعدہ کو ہم سمجھہ لینگے

تم اشارون ہی مین کرو باتین — اونکے مطلب کو ہم سمجھہ لینگے

شوق سی کیجیی ستم پہ ستم — حشر مین یک قلم سمجھہ لینگے

رکھین میدانِ عشق مین تو وہ گام — معنیِ در دو عدم سمجھہ لینگے

آپ وعدہ تو کیجیی کھا کی قسم — جھوٹ اور سچ کو ہم سمجھہ لینگے

ساقیِ ماہوش کی ہجر مین ہم — مئِ گلگون کو سم سمجھہ لینگے

اب اگر غیر نی کہا کچھ ہے — تیرے سر کی قسم سمجھہ لینگے

بوسہ لینے پہ بوسے جھنجھلا کر — ہی اگر دم مین دم سمجھہ لینگے

تاجورِ داغِ ہجرِ جانان کو
گلِ باغِ ارم سمجھہ لینگے

دل مرا لیکے کج ادائی کی — ہے صفت یہ بھی دلربائی کی

نہین ہوتی وفا حسینون مین | ان مین خصلت ہے بیوفائی کی
آج لڑتی ہین غیر سے نظرین | کل تھی تعریف پارسائی کی
ہم سی چھٹ کر رقیب سی ملکر | ہوی بدنام جگ ہنسائی کی
جور کا شکوہ نی ستم کا گلہ | ہے شکایت فقط جدائی کی
اپنی تعریف پر بگڑ اوٹھے | اس مین کیا بات تھی برائی کی

تندخوئی مین جو یگانہ ہے
ہا چو را وس سی آشنائی کی

ظالم نی مری قتل کو تلوار نکالی | صد حیف کہ یون حسرت اغیار نکالی
چھلنی کیا دل کو مری ناوک کی انی سے | سو بار چبھوئی ہی تو سو بار نکالی
کیون بیٹھی ہو در توڑ کی گھر کا سنو آکر | کیا حسن کی دوکان سر بازار نکالی
جس راز کی افشا کا مین خلوت مین تہا مانع | تقریر اوسیکی سر دربار نکالی

دیکھا نظر قہر سے گو یار نے مجھکو
اتیری تو دلا حسرت دیدار نکالی

بلوا کی مجھی گھر سی ملاتا ہی عدو سے
یہ طرز ستم خوب ستمگار نکالی

چالونکی صفت کرنی لگی تاجو اونکی
ملنی کی نیی چال یہ سرکار نکالی

خالی کوئی الفت سی مری جان نہین ہے
بی بہرہ ہی جو اس سی وہ انسان نہین ہے

بی پردہ وہ آکر مجھی دیدار دکھادے
کچھہ اور تمنا نہین ارمان نہین ہے

دل دیکی تجھی آپ مصیبت مین پڑی ہین
ہمسا ہی جہان مین کوئی نادان نہین ہے

مشہور ہوا وعدہ خلافی سے دغاباز
اسپر ہی تو ای شوخ پشیمان نہین ہے

عالم کو کیا دشمن جان دیکی تجھے دل
پھر بھی تیری سیدہی نظر ای جان نہین ہے

ممکن نہین اغیار کے پھندی سی وہ نکلی
ملنی کا اب اوسکی کوئی سامان نہین ہے

ای تاجو را عدای بد اندیش کی شر سے
خالق کے سوا کوئی نگہبان نہین ہے

کہو تو کیا رقیبون نی کوئی تہمت لگائی ہے
سبب کیا ہی نظر کیون تمنی عاشق سی چرائی ہے

کہون کیا سرگزشت اپنی شبِ فرقت کی اوس بت سے
سنی ہی داستان جب میری باتون مین اوڑائی ہے

کبھی ایفا بھی ہوگا جو کیا ہی آپ نی وعدہ
قسم جسکی ہزارون مرتبہ لاکھون مین کھائی ہی

مری غیبت مین کی ہی کچھ نکچھ غیرون نی بدگوئی
وگرنہ آنکھہ غصہ کی یہ کیون مجھکو دکھائی ہی

مصیبت دردِ فرقت کی سناؤن کس طرح انکو
نہ جا سکتا ہون مین وان تک نہ قاصد کی رسائی ہے

چھڑکتا ہی نمک کیون زخمِ دل پر میری ہنس ہنس کر
یہ شمشیرِ ادا کیا کم ہی جو دلپر لگائی ہے

پڑا ہی تاجور کس دلعیار سی پالا
مگر جاتا ہی دل لیکر یہ جرأت یہ ڈھٹائی ہی

عاشقِ مضطر کو گر صورت دکھانا منع ہی
ہاتھ کیا تیغِ جفا کا بھی لگانا منع ہی

مہر سی اگر نہ دیکھو تو نہ دیکھو تم مجھے
کیا نگاہِ قہر سے بھی دیکھ جانا منع ہے

منہ پہ آنچل ڈالکر بیٹھی ہو کیون عاشق کی پاس
شب کو خلوت مین بھی کیا گھونگٹ ہٹانا منع ہے

افعیِ گیسو سی ڈسوا ؤ نہ اہلِ عشق کو — موذیون کو اس طرح سے سر چڑہانا منع ہے

جو تمکو یاد ہون جتنی وہ کر لو اے کیا — عاشقِ صادق کا ہر دم آزمانا منع ہے

بجلیان مجھپر نہ ہنس ہنس کر گرا بہرِ خدا — ای صنم و من ہون مین میرا جلانا منع ہے

اچھی خاصی دل کو اپنی عشق کر کی تاجو — دیدہ و دانستہ آفت مین پہنسانا منع ہے

جور و جفا و ناز ستمگر اوٹہائیے — گزری جو اوسکی عشق مین دلبر اوٹہائیے

صدمی جفای یار کی جو ٹین نگاہ کی — سر آنکھون سی کلیجہ پہ دلبر اوٹہائیے

اتنی ہی مہر کیجیی ای ماہِ برجِ حسن — در پر نہ اپنی مجھکو بٹہا کر اوٹہائیے

ملتی تو ہو عدو سی خدا کی لیی کہین — طوفان تازہ کوئی نہ مجھپر اوٹہائیے

شکوہ کیا جو ہجر کا جھنجھلا کی یون کہا — جی وصل کی خیال سی یکسر اوٹہائیے

غیرون سی ملکی بیٹھین ہین یان کہہ ہا ہی رشک — اُٹہون سی آج فتنہ محشر اوٹہائیے

ہی تاجور غیور او سی پہر پلائیی
اول یہان سی غیر کا بستر اوٹھائیے

کیا مرے غم کا یار کو غم ہے
یا کسی نے مجھے دیا دم ہے

چشمِ اغیار بھی تو پُر نم ہے
تیرے بیمار کا یہ عالم ہے

اک غمِ ہجر کا ہے کیا شکوہ
یہ جہان تو سراے پُر غم ہے

شاید آتا ہے یار کا پیغام
دلِ مضطر کی کچھ تڑپ کم ہے

چھو لیا کیا کسی نے زلفونکو
آج کیون اسقدر وہ برہم ہے

جی اوٹھا ہان سی اور نہین سی موا
ہی یہ تریاق دلکو وہ سم ہے

نکلین کیا خاک حسرتین دلکی
وصل کی رات ہوتی ہی کم ہی

دیکھہ چھوٹے نہ صبر کا دامن
گزری ای دل بہت ہی کم ہی

رازِ دل تاجور نہو افشا
ضبط ہی عشق مین مقدم ہے

اوسکو دل دیکی کیا کری کوئی — جو نہ اپنا کہا کرے کوئی

بولی سُنکر وہ درد دل میرا — جان اپنی دیا کرے کوئی

راستبازون کو کچھ نہین ہی خوف — سفت سوا کیا کرے کوئی

جور دلبر مین ملتی ہی لذت — اسکا پھر کیا گلا کری کوئی

ہر گھڑی آرزو ہی ظالم کو — کاش عاشق خطا کری کوئی

جسکی قدرت مین سود ہو نہ زیان — اوس سی کیا التجا کری کوئی

عشق مین ہم تو اوسکی قائل ہون — جو جفا پر وفا کرے کوئی

دل یہ کہتا ہی ہر جفا کے بعد — اور تازہ جفا کری کوئی

روبرو اوسکے تاجور کا بھی
نکلی شافع خدا کرے کوئی

پاؤن مین اونکے وہ جو توڑا ہی — سینکڑون دل کو اوسنی توڑا ہے

نیم بسمل جو مجھہ کو چھوڑا ہے
رحم بہی اونکے دل مین تہوڑا ہے

جسکو کہتے ہین جعد مشکین سب
توسنِ ناز کا وہ کوڑا ہے

ایسی تقصیر کیا ہوی جسپر
تیوری بدلی ہی مُنہ کو موڑا ہے

اس پہ نشتر لگا و غمزہ کا
دل ہمارا نہین ہی پہوڑا ہی

کیا حقیقت شکستِ دلکی کہون
ایک گُل نی یہ غنچہ توڑا ہے

وہ سسکتا رہا مرا نہ کبہی
نیمجان تمنی جسکو چہوڑا ہے

ترہوی ہی سرشکِ خون سی زمین
ہمنے دامن کو جب نچوڑا ہی

دستِ قاصد سی لی لیا خط کو
اتنا احسان اونکا تہوڑا ہے

وہ بہی جوڑین تو جُڑ نہین سکتا
شیشۂ دل کو ایسا توڑا ہے

کرلیا اوسنی صیدِ طایرِ دل
تمنے بازِ نظر جو چہوڑا ہے

یا جو رکا سنا ہی جسنی حال
اوسنی رو روکی سر کو پہوڑا ہی

آنا جانا یہان جو چہوڑا ہے — تمنے یارانہ کس سی جوڑا ہے

اپنی خوسی ہوی ہو خود رسوا — اولٹا بہتان مجہپہ جوڑا ہے

دوش پر کہا رہی ہین بل گیسو — یا یہ مارِ سیہ کا جوڑا ہے

غیر سے بہی کیا ہے ملنا ترک — یا تعلق ہمین سی چہوڑا ہے

اشہبِ عمرِ عاشقان کی لیے — اونکی چوٹی کا ذکر کوڑا ہے

حال سُن لیجیئی مرے دل کا — کچہہ زیادہ نہین ہی تہوڑا ہے

سنگِ در اونکا شق نہین ہو جیہ — کسی عاشق نی سر کو پہوڑا ہے

ہین جو روٹہا کہا ہوا کہاؤ — کیا کہین عاشقون کا توڑا ہے

آ جو رحب چہوا ہے دامنِ یار
ہاتہہ کس نازسے مروڑا ہے

دل سے آتی ہی گئی جان بڑی مشکل ہی — نکلا کوئی بہی نہ ارمان بڑی مشکل ہے

سخت ہی عشق کا میدان بڑی مشکل ہی
ہون ابہی ہی ہین پریشان بڑی مشکل ہی

جب مین جاتا ہون تو وہ نام مرا پوچہتی ہین
جان کر بنتی ہین انجان بڑی مشکل ہے

شیخ اپنا تمہین سمجہی ہی برہمن اپنا
تم نہ ہندو نہ مسلمان بڑی مشکل ہے

رہزنی پر سر و سامانکی وہ باندہی ہی کمر
نہ یہان سر ہی نہ سامان بڑی مشکل ہے

چال چلتی ہین قیامت کی غضب کرتی ہین
گہر کی گہر کرتی ہین ویران بڑی مشکل ہے

سخت جانیسی مری جان نکلتی ہی نہین
ہوتی مشکل نہین آسان بڑی مشکل ہے

مین نی دعوی کیا چاہت کا تو بولی ہنسکر
نہین آسان یہ نادان بڑی مشکل ہے

قہر ہی کرتی ہین بیداد و ستم وہ مجہپر
اور پہر رکہتی ہین احسان بڑی مشکل ہے

ان بتونکی دل و جان لیکی بہی نیت نہ بہری
اب طلب کرتی ہین ایمان بڑی مشکل ہی

تم تو تہی ہی مری صورت سی ہمیشہ بیزار
دل بہی میرا نہین اے جان بڑی مشکل ہی

بتِ کافر نی دکہائی ہی قیامت کی ادا
اب چلا ہاتہہ سی ایمان بڑی مشکل ہے

تاجور حسنِ بتان آفتِ جانِ دل ہی
عشقبازی نہین آسان بڑی مشکل ہی

غضب ہی پہلی تو دلکش ادا کی
مرا دل لیکی پہر کیا کیا جفا کی

کیی مہر و وفا کی عہد و پیمان
دیا دہوکا قسم کہا کر دغا کی

عیادت کی لیی بہیجا عدو کو
مریضِ عشق کی اچہی دوا کی

جفا و جور ہی شیوہ بتون کا
امید انسی نرکہہ اہلِ وفا کی

مریضِ عشق کا ہی حال ابتر
کرو تدبیر کچہہ آکر شفا کی

بجا ہی داد خواہی اوسکی حق مین
اوٹہا کر ہاتہہ جنالوسی دعا کی

مرا دل تہا جو پہلی ناز پرور
جفا کش ہو گیا قدرت خدا کی

خوشی مین غم مین ہر دم تاجور نی
خدا کا شکر ہی حمدِ خدا کی

یہ شوخی دیکھو چشمِ باحیا کی
دلون کو نیچی نظرون مین لیا کی

چورا کر دل کو مٹھی مین دبایا
شرارت دیکھیے دزدِ حنا کی

پڑی وہ صاف تیغِ تیزِ قاتل
صدا شہ رگ سے آئی مرحبا کی

کچھ آج اونسی نہین سیکھی ہین یہ طور
لڑکپن ہی سی عادت ہی جفا کی

محبت ہی عدو سی مجھہ سی نفرت
بھلا پھر کیون نہون مین اوسکا شاکی

دم آبِ تیغِ قاتل کا ہون بھرتا
مجھی خواہش نہین آبِ بقا کی

ہوی ہو تاجور سے کیون کشیدہ
کہو تو اسنے کیا ایسی خطا کی

تمہارا حسن و جلوہ کیا زمانہ سی نرالا ہی
چھپاتی کیا ہو ہمسی سب ہمارا دیکھا بھالا ہے

دل آیا جسپہ اي ناصح وہ دنیا بھر سی بہتر ہے
کسی سوجھا ہی الفت مین یہ گورا ہی وہ کالا ہے

وہ کیا جانی وفا کہتی ہین کسکو عاشقی کیا ہے
ابھی کمسن ہی کیا دیکھا ہی اوسنی بھولا بھالا ہے

مری آتی ہی کیون رخ پہیر ا بدلی کس لیی تیور
زبان سی حرف مطلب ہی نہین مین نی نکالا ہے

پہسل جائین نکیون دیکہہ کر ارباب زہد اوسکو
بدن اوس شوخ کا اللہ نی سانچی مین ڈہالا ہے

دکہا کر آنکہہ غصے کے جدہر دیکہا ہی ظالم نی
لگایا تیر مژگان کا نگہہ کا مارا بہالا ہے

بڑی مشکل ہی سہنا تاجور فرقت کی صدمونکا
نہ سمجہو عشق کو آسان یہ کیا منہہ کا نوالا ہی

ولولہ دلکا رنگ لایا ہے
دل مرا لگکر خون یہ آیا ہے

نقش ہی دلپر آپکی صورت
منہ دوپٹے مین کیون چہپایا ہے

ستم نو ہی کیا کوئی منظور
آج کیون تمکو پیار آیا ہی

شوخی دیکہو کہ چہیڑنیکو مرے
لیکے دشمن سی پان کہایا ہے

خون بہانیکا آج عاشق کے
بیڑا اوس شوخ نی اوٹہایا ہے

کیون مسیحا وہ ہوگیے مشہور
کسی مردہ کو بہی جلایا ہے

زلف کھولی ہی پہانسنی کو دل — دام صیاد نے بچھایا ہے

تاجور کے جلانے کو شاید
تمنی غیرون سے دل لگایا ہی

دل لیا اوسنی تو لینی دو وہ دلدار بہی ہے
غم دیا اوسنے تو کیا غم ہی کہ غمخوار بہی ہے

کبہی اسکو بہی عنایت ہو ذقن کا بوسہ
دم تری چاہ کا بہرتا یہ گنہگار بہی ہے

کیون بناوٹ سی جہڑکتی ہو چڑہا کر تیوری
باتین غصہ کی ہین نظرون سی عیان پیار بہی ہے

دل کبہی دیکی اوٹہی لیکی کسی دن بوسہ
جیت بہی بازیِ الفت مین ہی اور ہار بہی ہے

بوسۂ لب کی جو اغیار کو یاقوتی دی
مستحق اوسکا یہہ عاشق ہی کہ بیمار بہی ہے

کچہہ فقط آہ مسلسل ہی نہین بہرتا ہون
رات دن ہجر مین اشکون کا ندہا تار بہی ہے

تاجور دل کہین دینا نہ خدارا اوسکو
گرچہ دلدار ہی لیکن وہ ستمگار بہی ہے

آجائین تری سامنی گر شمس و قمر بھی
دیکھین نہ اونہین اہل نظر بھر کی نظر بھی

دیکھون ترا جلوہ مین اگر ایک نظر بھی
دل دیکی تجھی نذر کرون جان و جگر بھی

بیداد تو کرتی ہو مگر یہ بھی رہے یاد
مظلوم کی فریاد مین ہوتا ہے اثر بھی

اغیار پہ ہی بارشِ بارانِ محبت
چھینٹا کوئی پڑ جای مری جان ادہر بھی

دن رات تڑپتا ہون تری ہجر مین یکسان
جیسی کہ مری شام ہی ویسی ہی سحر بھی

اب دیکھیی بچتی ہین دل و جان مری کیونکر
ظالم کی چلی تیغِ ادا تیر نظر سے بھی

کیون تاجور اوس شوخ پہ صدقی نہون سب سے
ثانی ہی بھلا اوسکا کوئی اور بشر بھی

یہ چھب کسی پری نہ کسی مہ لقا کی ہے
سب سی نرالی شان مری دلربا کی ہے

دم بھر مین دل ہزارون ہی کرتی ہین پائمال
رفتار فتنہ زا وہ بتِ دلربا کی ہے

کلمہ پڑھون مین یار کا عبرت کی ہی جگہ
مومن کو بت کی چاہ ہو قدرت خدا کی ہے

دیدارِ یار پر ہے مری زیست منحصر
حاجت دوا کی مجھکو نہ خواہش دعا کی ہے

خود ہمنی ناز اوٹھا کی سکھائی تمھین یہ طور
بیجا گلہ ستم کا شکایت جفا کی ہے

ہلتی ہی لب کی پاتا ہی مغزِ سخن کو یار
خوبی یہ اوسکی تیزیِ طبعِ رسا کی ہے

پیدا ہر اک ادا سی ہی جسکی جفا کی طرز
امید تاجور تھین اوس سی وفا کی ہی

وصف اوس گل کی تبسم کا سنایا چاہیے
چٹکیون مین آج غنچون کو اوڑایا چاہیے

دل مین حسنِ یار کا نقشہ جمایا چاہیے
حسرتِ نظارۂ دل یون مٹایا چاہیے

جہان نکلتے ہو عاشقِ بیتاب کو غرفہ سی کیا
جلوۂ دیدار اوسی اپنا دکھایا چاہیے

جی مین ہی جس طرح ممکن ہو دل سی یار کے
رتبۂ اعزازِ اعدا کچھہ گھٹایا چاہیے

مجھہ کو پہونچائی کوئی اون پاؤن سی لامکان
جسطرح ممکن ہو اوس بت سی ملایا چاہیے

عید کی دن تو سبھی ہوتی ہین باہم ہم بغل
آج تو عاشق کو سینہ سے لگایا چاہیے

امتحان مشکل نہین کچھہ بیقراری کا مرے
آپ کو دم بھر کسی سی دل لگایا چاہیے

حال کچھ اوس گل کی آنکھوں نے سنا کر ایکدن
خلق کی نظروں سے نرگس کو گرایا چاہیے

تا بکی رکھو گی پوشیدہ تم اپنے دل کا حال
کچھ تو آخر تاجور اونکو سنایا چاہیے

ناز آتا ہے ستمگر کو جفا آتی ہے
دل کی لی لینے کی ہر ایک ادا آتی ہے

ہنسکے کہتا ہے مرض سہل نہیں ہے صحت
تیرے بیمار کی آگے جو دوا آتی ہے

تمکو آنا ہے تو آؤ جو یہ کہلا بھیجا
بولی منہ پھیر کی وہ میری بلا آتی ہے

غنچۂ دل کو کھلا دیتی ہے دیوانوں کے
کوچۂ زلف سے جب بادِ صبا آتی ہے

دیکھیے دین پہ آج اپنی گذرتی کیا ہے
کان میں اوس بتِ کافر کی صدا آتی ہے

یاد آئی ہے تجھے زلفِ سیہ کی اے دل
اب کوئی دم میں ترے سر پہ بلا آتی ہے

تاجور کام جو کرتا ہے معاً گردوں سے
اوسکی تائید کو امدادِ خدا آتی ہے

ناز رخصت نہین دیتا اونہین یان آنیکی
مجہہ مین طاقت نہین امی اُی وہان جانیکی

تم ضرور آؤگی وعدہ پہ یقین ہی مجہکو
کیا ضرورت ہی مُجی جان قسم کہانیکی

دیکہا پروانون کو اوس بت پہ جو قربان ہوتے
لو لگی شمع کو بہی دم مین جل جانیکی

صبح تک نیند نہ آئیگی کہی دیتا ہون
اولٹی تاثیر ہی ظالم مری افسانیکی

سیری سمجہانیکو ہین ساری نئی بانی وعدے
جتنی تحریرین ہین سب ہین یہ مرے بہلانیکی

مین نی مانا نہ گیی تہی نہ رہی رات کہین
یہ تو فرمائیے کیا وجہ ہی شرمانیکی

کیون کہلی جاتی ہو اوس گل نی لگایا ہی منہ
ایسی کیا بات ہی ای **تاجور** اترانیکی

دل ہی خوش سنکی خبر اونکی یہان آنیکی
مجہہ کو وحشت ہی بد اندیشونکی بہڑکانیکی

ہاتہہ خود چومتی ہین اپنی دکہا کر مجہہ کو
یہ نیی طرز نکالی مرے ترسانیکی

رہتی ہی سینہ و بازو پہ نظر آٹہہ پہر
کبہی پہلی تو یہ عادت نہ تہی اترانیکی

گرم لکھوا لیے تھی اغیار نی جلکر فقری
صاف کہتی ہین یہ لفظین تری پروانیکی

چاہنے والی ہین محروم تو دشمن مغموم
قدر اپنی کی وہان دیکھی نہ بیگانی کی

حور کہدیتی ہین اوس بت پہ فضیلت واعظ
خوب تدبیر یہ سوجھی مری بہکانی کی

تاجور وہ نہین جو بات سی اپنی پھر جاے
جان حاضر ہے فقط دیر ہے فرمانیکی

کس وقت ہمین دیکھیے وہ یاد کرینگے
کب دولت دیدار سے دلشاد کرینگے

فرقت مین مزی وصل کی ہم یاد کرینگے
اپنی دل ناشاد کو یون شاد کرینگے

گر تو نہین سنتا ہی یہ سُن او بت کافر
اللہ کی آگی تری فریاد کرین گے

اک بوسہ کے دینی مین ہوا اتنا تامل
بس دیکھہ لیا جاؤ بھی کیا یاد کرینگے

الفت تو نہ چھوڑین گے ہم اے حضرت واعظ
مانین گے جو آپ اور کہیہ ارشاد کرین گے

رکھین گے تری خنجر خونخوار کو دل مین
اوجڑا ہوا گھر اپنا ہم آباد کرین گے

کیا آپ گلا کاٹ کی مرنا نہین آتا
عاشق تری کیون منت جلاد کرینگے

ہو جائیگی کبک آپکی رفتار پہ قربان
آنکھون پہ غزالانِ ختن صاد کرینگے

دنیا ہی مین جب آپ مری کام نہ آیے
فرمائیے کیا حشر مین امداد کرین گے

ہرجائی لقب جنکا ہو مشہور جہان مین
کیونکر مرا گھر آکے وہ آباد کرین گے

تم اہلِ محبت پہ کرو شوق سی بیداد
شکوہ وہ کبھی اسکا نہ فریاد کرینگے

رکھتی ہین اسیرانِ محبت سی وہ الفت
کیون قیدِ خمِ زلف سی آزاد کرین گے

باندھینگی کسی کے لبِ خندان کا تصور
ہم آج علاجِ دلِ ناشاد کرینگے

آغازِ محبت مین تو ہین قہر کے انداز
انجام مین کیا دیکھیی بیداد کرین گے

مانا کہ محبت مین دل و جان کا خطر ہے
ناصح کبھی تم سے تو نہ فریاد کرینگے

ہی جن کو ادا پر تری مرنے کی تمنا
ہرگز نہ کبھی خواہشِ جلاد کرینگے

کیون روز نیا لطف ہی آتا جو رونکا
کیا ہمپہ کوئی تازہ وہ بیداد کرینگے

تمت بالخیر

متفرقات

آج پڑہتا ہی مرا نورِ نظر بسم اللہ / ہو مبارک اوسی تا دورِ قمر بسم اللہ

ای خدا جب کہی یہ لختِ جگر بسم اللہ / دی ہی نخلِ سعادت کا ثمر بسم اللہ

دلسی نوشاہ پڑہ اسکو کہ تجہی خیر سی دے / مایۂ علم و فن و فضل و ہنر بسم اللہ

جشن ہی قدرِ محمد تری بسم اللہ کا / کیون نہ خوش ہو گی کہین جن و بشر بسم اللہ

ہمسری کا تری جلوہ سی اگر دعوی ہو / آئین آگی تری خورشید و قمر بسم اللہ

آج مرغانِ چمن کہتی ہین خوش ہو ہو کر / نخلِ امید جہان کا ہی ثمر بسم اللہ کا

جلوہ گر تو جو ہوا بزم مین سب بول اوٹھے / یمن و فرخندگی و فتح و ظفر بسم اللہ

کہتی ہین دیکہکی سب شمع و چراغان کا وفور / شام کو تو نی کیا رشکِ سحر بسم اللہ

دیکہکر جشن کی خوبی یہ نگاہون نی کہا / اللہ اللہ ترا حسنِ اثر بسم اللہ

بارک اللہ وہ کہتی ہین گردون پہ ملک / ہر بشر کہتا ہی محفل مین ادہر بسم اللہ

ہر طرف جلوہ نما ہین نکات حسنات
کیا نمایان ہی اثر حسن بسم اللہ
ہی دعا تاج محل مین ہمی ہی رب غفور
یمن جاوید کا دکھلایی اثر بسم اللہ
تا جو خوش ہو عدو خاک ہون جلکر سارے
اے خدا ہو سبب فتح و ظفر بسم اللہ
تمت بالخیر
جساؤ بلم کو لاؤ کوسے جنا کی خبر بن سناو
کوسے گمن گمن نادی رین گزری

دادرہ وہوری وغیرہ

دادرہ

جاؤ بلم کو لاؤ کوئے
جینا کی خبرین سناؤ کوئے

گن گن تاری رین گزاری
رورو کی موہی بہور بھیئے

ہاہا کروا کی پتیان پروری
روٹھی سجن کو مناؤ کوئے

روپ رتن یون منتی کرت ہین
سوتن کی پہندسی چہراؤ کوئی

دادرہ

انگو جو بنوا ہمارا اسکہی
سئیان کو تمنے نہ پائی لکہی

گہر مرتی آؤ گہر والگاؤ
جوانی کا چاکہو مزہ یہ اب ہے

روپ رتن کی یون شدہ بسری
سینی مین میری نہ آئی کبھی

دادرہ

جل بیچ چمکے مچھریا کاری

لال لال ڈوری ہری ہری بنسی
کہروا کی لڑکی کھری پیاری پیاری

دادرہ

ذرا تو نیندڑیا لینی دے

موہی چھیڑت چھیڑت پل چین نہ دینے
جاگت جاگت بھور بھیی سہے

پلک نہ لاگی موری پلکن سے
روپت تن یوں رین گذارے

تیر سبھے واکے نینن سے

دادرہ

نینی بھیا مچھریا لادے

سانوری نہ لیہون پتولا نہ لیہون
روہو مچھلیا لادے

دل کی مچھلیا پلکیا کا کانٹا
نیر بھرے پر نینان پیاسے
نین تمہارے مچھلیا نونے

تنجریوں کے ڈوری لگا دے
جُبنا روپ دکھا دے
کیس کا جال بچھا دے

دادرہ

رنگ روپ کھو دیو منوا لگا کی

بن بن موہی بہرت ہی مورلی شام بجات ہے
تہرتہر تن کانپ جات دھک دھک جیا ہوت جات

گھر در سب چھڑات ہی جبنا جیب دکھا کے
روپ تن اترات جات سُدہ بُدہ بسرا کے

ہوری

ہوریکی دن موسی پیا موہی بچھڑی کا بسی سہاگ مچاؤن

برج کی سکھی سب بن بن آئین ہاتھ لیے پچکار
لال گلال موتیون ابیر کیسر باٹ بھر اُون

بورد یو موہی رنگ مین اچانک کا بسی لالؤن
جب گھر آوین کنتھ ہماری تو گاؤن بجاؤن نچاؤن

هوری

بہار افزا مین شور مچا ہی

مری آئے ہوری کہیلن کو رنگ بنا ہی | چوہاری چندن کیوڑا ری کیسر جہڑزن بیچ بہرا ہے

ہاتہون مین سکہیان لیی پچکاری دوار یکو وک لیا ہے

برسات

گہری ہی یہ رین اندہیری گہری | دمکت دامن دیکہہ ڈری

جای کہو کوئی واؤ بلم سے | انگنا نار کہڑی

برسات

سکہی کان سے بدریا آئے | چمک چمک میہا جہرلا یے

سوتی تہی مین اپنی محل مین | گرجت آن جگا یے

پورب پچہم اوتر دکن | کاری اندہریا گہر آیے

برسات

سونسدان کاری بدریا اوڑاوے

جب گھر آوے موری مندروا نینن نیند لگاوے

وکٹ امن بوندیان پڑت ہین دادر شور مچاوے

کنگنا

رات سیجر پونیہ توڑ ڈالا کنگنا

کنگنی کا جھگڑا اتنا بڑھاوت راجہ کی دوارے لٹاؤن مین جبنا

بابل کا دیا کنگنا تونے لگاڑا ڈانڈ مین ہیرا بناؤن تجھی

روپ رتن کا کنگنا بناؤ موتی کے دانی لگاؤ مری سجنا

پہیلیان

ردیف الف

پہیلی اگنبوٹ

ایک پرکھ پانی مین رہے — آگ کی گرمی آپ سہے
پیٹھ پر اپنی جسکو بٹھاے — دین و دنیا دونون پاے

پہیلی ریل

ایک تریا جگت چڑہاے — اپنے مکھ پر آگ جلاے
جو کوئی اوسپر بیٹھن جاے — دیس چھڑا یہ ویس دکھایی

پہیلی سوئین

ایک پرکھ سے نکسی نار — دُبلی ایسی جیسے تار
گورہی چیٹی بوڑہے کیس — بکے وہ نارہی دیسو ندیس

پہیلی آڑو

ایک ثمر کو لیہو چہین | دو ہری رنگت لذت تین
شوخ رنگون مین سو جو نام | جو نہ بوجہے کرو سلام

پہیلی شمشیر

آدھا سورج سارا شیر | نام مین اوسکے ناہین ہیر
وہیان لڑا کر بوجہو نر | ار تہہ کہو یا کاٹو سر

پہیلی آئینہ

ایک کو تو دو کرہی اور دو کو کردی چار | جو جو آوین دو دو ہوئین حملہ کرین ہزار

ردیف بای موحدہ

پہیلی ٹٹی جواسا

بانس بندہی ایک ترپا دیکھی | سو کہی ساکہی کاٹون چہدی

پانی پیوے کئی یکہال — مکہہ سے دیوی موتی ڈال

پہیلی چاند و سورج

بالک دو جگت مین آیے — بن مہتاری جنم وہ پایی
ایک سکل کا او نکا روپ — جل بن دیکہو جاوین ڈوب

پہیلی کند

باغ مین ہووے ایک شجر — ہرا بھرا اور تازہ تر
نام جو پوچھا ہو کر تند — پی سے بولا مین ہون کند

پہیلی گلقند

باپ کا نام بیٹے نے چہینا — جب لوگون نی اوسکو چینا
بیٹھا ہو کر پیٹ مین جاوے — اندر کا بھید باہر لاوے
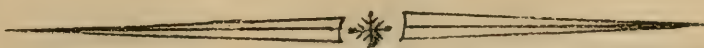
پہیلی مشک

بہری بہرائی اک ناری آوی — دہنی کی پیٹھہ پر جہٹ چڑہ جاوے
کبڑا کر دی سیدہا انگ — اوس تریا کا یہہ ہی ڈہنگ

پہیلی بہالا

بانس بلنڈا ابر کہہ جو آوی — ایک ٹانگ سی حشر مچاوی
پی جب دیوی اوسکو پہینک — اونگلی سے وہ کر دی چہینک

ردیف بای فارسی سے

پہیلی بہر

پیلی رنگت تنک سو جی — پہولون کا وہ رس لے پی
منہ لگا دی جسکے انگ — آگ سے ڈالی بہت اگن
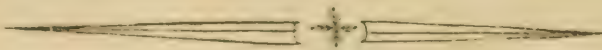
پہیلی تلوار

پانچ حرف کی اک ہے نار | مانس اوسکا پہنین ہار
لیو اسی سے نام بچیار | تلو پہلے پہر لو وار

ردیف تائے مثناۃ فوقیہ

پہیلی پتنگ

تین تنون کا اک ہے نام | جانین اونکو خاص و عام
ہر ہر تن کا اک ڈہنگ | اوڑی جلی اور چہوڑی رنگ

ردیف ثای مثلثہ

پہیلی کیلا

ثمر جب آوی سیس کٹائے | پیٹ سی اپنی شاخ بڑہائے
ہاتہہ پیاری انس ون رہوی | پیرن سی وہ بالک جائے

پہیلی درخت نیم

ثابت کو جو آدھا کھو ہوا نکا بیان کردو | سوچ سمجھہ کر واکو بوجھو نہین تو کھاؤ ہوا

پہیلی پوند

نواب غنی کو پردا گدا کا | کھلا جو رسے کہے احمق سدا کا

ردیف جیم تازی

پہیلی پپیل

جنگل بستی سب جا ڈولے | پی پی کہہ کے ہر اک بولے

چھین چھین کر کے نیند گمادی | چکنا چوپڑا روپ دکھادی

ردیف جیم فارسی

پہیلی اچار

چار حرف کا پھل ہے یار | پیٹ مین راکھے اپنے نار

پوست کو کہاوین توڑین ہاڑ | بکے ہے تریا بھری بازار

پہیلی ہتنگ

چھوٹا سا مُنہہ بڑا سا پیٹ | جل کو دیکھے جاوی لیٹ
وہ تریا ہے ایسی ڈہیٹ | چلتے منش کی لاگی پیٹ

پہیلی ڈولی

چار خصم کی اک ہے نار | ٹکے ٹکے پر پھری بازار

پہیلی مکھی

چھہ ہین پاؤن دو ہین پر | رہے وہ تریا سبکے گھر

ردیف حای حطی

پہیلی موسم

حاکم تین جگت مین آئین | باری باری حکم چلائین

ایک چڑھاوے تاپ بدن بیچ — جل بہاوے وہ جاتن پر
تیجی کا جب آوے راج — اندہا دہندہ ہون ساری کاج

پہیلی سجائی

پیا کی پیاری اک ہے نار — سووے چہوٹی سے وہ بہار
دورسے دیکھو روپ دکھاوے — انگلی رکھے سی سمٹی جاوے
ارتھ تو اوسکا دل مین سوچو — باغ مین جا کر کیاری دیکھو

ردیف دال مہملہ

پہیلی چراغ

دن کو سووے رات کو جاگی — سانجھہ کو آوے بہور کو بہاگی

ردیف ذال معجمہ

پہیلی اوگالدان

ذلیل ہر کہہ جب سبہا مین آیا | نر ناری نے منکہہ سی لگایا
ہاتہون ہاتہہ پہرے دربار | اس پہ کہہ کا یہی ہے کار

پہیلی شریفہ

ذات کا تو ٹہور نہین اور نام کہا اشرف | جو کوئی اوسکی چاہ کری وہ آنکہہ بتاوی حرف

ردیف رای مہملہ

پہیلی پہول

رنگ رنگیلی بن بن آوین | نام جو پوچہو ایک بتاوین
گہر گہر اونکی چاہ گہنی ہو | تریا سے جب یہ کہہ کہاوین

پہیلی ریوڑی

ری پرنام ہٹیلی صورت | خال بھری ہی ساری مورت
کوڑی کوڑی واکا مول | ارتھہ دیا ہے سارا کھول

ردیف زاے معجمہ

پہیلی بھونزا

زر کا ٹیکہ سیس براجی گردن طوق سہائے | کالا رنگ کوئلا صورت مرلی بانگ بجائے

پہیلی گوٹہ

زر چاٹ کی روپہ بتی پیار کری نرنار | چار رنگی چمک چاندنی پیچھے تارم تار

پہیلی گہنا

زلفین کھولی نرکھڑا ہی پانون پڑی زنجیر | پوران پورن آنکھین لاگین لہو کی جا ہی نیر

پہیلی گننا

زمین سی نکلا نر ہے ایک | گانٹھہ گٹھیلا سر پر بھیک

ردیف سین مہملہ

پہیلی چوٹی

سانپ کی صورت رنگ مین کالی | سیدہی سادہی بہولی بھالی

ہر ناری کی پیٹھہ پر آوے | مرد سی چھپی اور منہ کو چھپاوے

پہیلی چاند و سورج

سین اور چے پر را کہین نام | باری باری آدین کام

پتا کے تہ سے جب وہ نکسین | دور سے اونکے درشن ہوین

ردیف شین معجمہ

پہیلی توپ

شاہ کی گھر مین ایک ہے نار — کوٹ چڑہت یہ کرے پکار

دہن دہن میرے ایسی بہاگ — سدا مردسی کہیلون پہاگ

پہیلی پچھٹے

شہرون شہر اک نار پھرے — چاند سے مُنہ پر گہن دہرے

خال بہرے سی واکی زیب — ہنر ہے اوسکا جو ہی عیب

ردیف صاد مہملہ

پہیلی سپر

صورت اکاس کی رنگ مین شب — پہولن پہول بہری ہی سب

ماتہی اوپر چاند لگاوے — مردون کی وہ مدد کو آوے

پہیلی انار

صورت دو اور نام ہی ایک — طالب اوسکے بدا ورنیک

دیکھی اون مین ایسی لاگ | ایک مین پانی ایک مین آگ

ردیف ضاد معجمہ

پہیلی فنس

ضامن چار اور اک ہے نار | چاہی اوسکو ہر سردار

اوس تریا کا یہی بچار | ضامن پردہ راکھے بار

پہیلی جوہر

ضد بھری اک دیکھی نار | کرے پرکھ کو ایسا پیار

دہنی جو اوسکو آنکھ بتاوے | چارون شانے لیٹ وہ جاوے

پہیلی قسم

ضرر نہین جو پوری کہاوی | سر جو کاٹو زہر بتاوی

بات پر اپنی جب وہ آوی | نیلا پیلا روپ دکہاوی

ردیف طای مہملہ

پہیلی پان

طوطی کا سا روپ رنگ ور لعل کا سا کام ۔ ار تہہ تو اوسکا یہی نہیں پتہ اوسپر نام

ردیف ظای معجمہ

پہیلی بندوق

ظلم بہری اک دیکہی ناری ۔ دار وپی کے ہو متواری
تن وہ جسکے جا کر لاگے ۔ گو د گو د کر ماس ہی کہاوے

ردیف عین مہملہ

پہیلی کارد

عجب گنی اک دیکہے نار ۔ چہن مین کاٹے سیس سچار
جو ہین سیس کو واکے کاٹا ۔ کاٹتے ہی وہ ہو گئی آٹا

پہیلی دہوپ

عجب طرح کی اک ہے نار — اوسکا کیا مین کرون بچار
دن وہ ڈوبے لیکی سنگ — لاگ رہے اُس کی انگ
دیا بہری تو وہ شرمائی — دہک سی سرک وہ دور ہو جائے

پہیلی بلبل

عشق چہپا ہی سینہ پر نین — برہا کا مارا گیا چمن مین
سب جور گلو نکی سہتا ہے — بن بولے کب وہ رہتا ہے

پہیلی خر

عجب طرح کا جانور اولٹا اوسکا چہرا — آٹہہ سو سے گہٹی نہین لنگڑا ہو یا لولا

پہیلی چراغ

عجب تلیا بیچ سر اور رین ہی رین سہائے — ای سکہی مین تو سی پوچہون پہول بیل کو کہائے

ردیف غین معجمہ

پہیلی شمع

غلاف مین رہوی اک بنے نار — شاہ وگدا کا اوسپر پیار
عاشق اوسپہ نہی ہوین — نور سے اوسکے نکسی نار

پہیلی موتی

غنی کے گھر مین ایک رنگیلا — رنگ دکھاوی اوجلا پیلا
آب سی نکسی آب نہ کھاوی — آب مین رہوی نا ہو گیلا

پہیلی جھینگر

غل اور شور کا ایک پرندہ — دن کو مردہ رات کو زندہ
سانس نہ لیوی جینجی جاوی — مدہ پر اپنی جب وہ آوی

ردیف فاے

پہیلی بڑہی
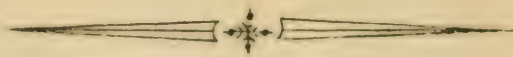
فکر سے بتلا کون سی نار — خوشبو دیوے شب بھر یار
باسی ہوکر رنگ بدلتی — ہاری جیتی گلے وہ پڑتے

ردیف کاف تازی

پہیلی سوئیان

کوٹ کی نر کو نار بنائین — توڑین تاڑین ملین ملائین
اینچین کھینچین کاٹین بال — بہوجن کر لو سے لال

تمت بالخیر
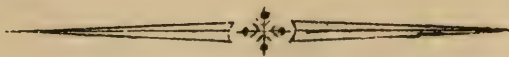
قطعات تاریخ طبع دیوان بلاغت عنوان فصاحت نظام موسوم

بہ تاج الکلام از نتائج افکار اخوان و ارکان و سخنوران و متوسلان

ریاست دار الاقبال بھوپال

قطعۂ تاریخ طبعزاد ہمایون نژاد نوباوۂ گلشن امارت نوگل چمن

ریاست سخن سنج و سخنور میان قدر محمد خان صاحب متخلص بہ نامور

فرزند دلبند میان صدر محمد خانصاحب برادرزادۂ سرکار

عالی تبار رئیسۂ معظمۂ بھوپال سلمہا اللہ تعالی بالاقبال

حضرتِ سرکار کے دیوان کا ۔۔۔ ہی دُرِ خوش آب شعرِ تر ہر ایک

شوخیِ مضمون کا عالم دیکھکر ۔۔۔ جی سی قربان ہوگیا دلبر ہر ایک

طبع دیوان کی سنی ہی کیا خبر ۔۔۔ شاد ہی چھوٹا بڑا گھر گھر ہر ایک

عرض کریون نامور تاریخ طبع ۔۔۔ لوٹے ہی اس طرفہ دیوان پر ہر ایک

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ از نتائج افکار بلند عمدۂ مخدرات زمان وزبدۂ خواتین دوران نازش حیا وعفت مشرف دولہن صاحبہ متخلص بہ ثروت بانو

خوشنویسی میان صمد محمد خانصاحب سلمہ اللہ تعالی

طرفہ یہ ہی لقا ہی تاج الکلام ایسا
دلچسپ اور دل آرا جسکی ہر ایک ادا ہے

وہ کونسی ہی خوبی جو ہو عیان نہ اسمین
دیوان ہی یا خدایا جام جہان نما ہے

ہی اسکا صفحہ صفحہ رشک چمن سراسر
دیوان کیون نہ اسکو باغ سخن کہا ہے

معنی ہین جو ضیا ہی لفظون مین جو چمک ہی
عارض مین کب پری کی یہ آب یہ ضیا ہے

ہر بیت مین فصاحت ہر شعر مین بلاغت
بندش ہی سب نرالی انداز سب نیا ہے

مصرعہ ہر ایک اسکا ہی سحر کا سا پتلا
شعرون مین شوخیون سی جادو بھرا ہوا ہے

پیاری ہی سب استعارے تشبیہین ساری ہی دلکش
زیبا محاورون کا عالم ہی کچھ جدا ہے

ہین چلبلی مضامین الفاظ سب انوکھے
ترکیب کی نزاکت کچھ حد سی بھی سوا ہے

ثروت تاجور کی نازک خیالیان ہین — تعریف اسکی جتنی کیجیے وہ سب بجا ہے

کب پہلی شاعرونکی شیرین زبان تہی ایسی — ہر کار عالیہ کی شعرون مین جو مزا ہی

تاریخ طبع اسکی دل نی کہی ہی زیبا — دیوان تاجور کا لاریب دلکشا ہی

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر سنہا سلمہا اللہ تعالیٰ

تاج الکلام ایک طبق موتیون کا ہے — نایاب ہین یہ جن مین گہر لاجواب ہی

معشوق زرنگار ہی اسکا ورق ورق — دکھلاتا ہی حسن قمر آب و تاب بھی

ہر دائرہ ہی دائرہ آسمان کی طرح — ہر نقطہ آفتاب بھی ہی ماہتاب بھی

افشانکی ہی چمک تو سیاہی کی ہی دمک — ہی آسمان صفحہ یہ برق و سحاب بھی

دیکھو تو نقطہای مسلسل کی آب و تاب — پانی ہی جسکی سامنی موتی کی آب بھی

ہر شعر ہی ادا قد معشوق کی ادا — آنکھون مین شرم بھی ہی نظر مین حجاب بھی

تاریخ بھی حسین یہ ثروت نی ہی لکھی — حسن سخن کی ساتھ ہی حسن کتاب بھی

سنہ ۱۸۹۷ع

دیگر منہا سلمہا اللہ تعالی

پری ہی کوئی یا کہ تاج الکلام
نئی اسکی سج دہج نرالی پہبن ہے

لکہا ہی ہراک شعر چوٹی کا سمین
غضب سادگی ہی عجب بانکپن ہے

مضامین اچہوتی ہین شرم و حیا کے
کہ بیٹھی کوئی سر جہکائی دلہن ہے

ہی اک باغ گویا یہ دیوان سارا
فدا اسپہ ہر ایک غنچہ دہن ہے

کہا دل نی ثروت کہ تاریخ لکہہ
کہ تو بہی تو مشہور اہل سخن ہے

کہا مین نے امید (۶۶) کا نام لیکر
بہار سخن ہی بہار چمن ہے (۱۳۱۵ھ)

دیگر منہا سلمہا اللہ تعالی

کلام ایسا دنیا مین کسکا بہلا ہے
ہین بہولی سخنور یہان لن ترانی

کوئی کیا کہیگا کوئی کیا سنیگا
نہین کوئی دنیا مین ایسی کہانی

مسلسل مضامین اگر دیکھہ پائیں
کریں سیر یہ شاعر کبھی گلفشانی

ہوئی فکر تاریخ فصلی کی مجھہ کو
کہ یہ بھی رہی ایک میری نشانی

باواز ہاتف نے مصرع پڑھا یہہ
۱۵

چھپا تاجور کا یہ دیوان ثانی
۱۳۰۱ف
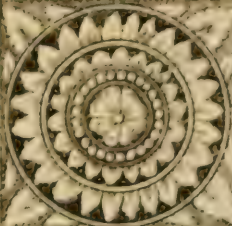
قطعۂ تاریخ طبع از ثمرات افکار بلند و نتائج طبع ارجمند نخبۂ اہلبیت سرا انگیت و دیت صاحب طبع سلیم و ذہن مستقیم میاں میر نور الحسن خان صاحب متخلص بہ کلیم مہین پور حضرت نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم و مغفور سلمہ اللہ تعالی

بحمد اللہ چہ دیوان جمع فرمود
نگارشہاے سحر آثارِ سرکار

ز زرّ و گوہر و یاقوت بگذشت
در اقلیم سخن ایثارِ سرکار

بطبعِ دلفروز آراستندش
کہ گردد عام گفتارِ سرکار

زسال طبع پرسیدم خرد گفت | نمود فکر گوہر بار سرکار
سنہ ۱۳۱۵ھ

خاتمۂ طبع و قطعات تاریخ تراویدۂ قلم جواہر رقم زبدۂ آل عبا عمدۂ دودمان

شیر خدا ہمپایۂ کلیم میان میر علی حسن خانصاحب متخلص بہ سلیم کہین فرزند ارجمند حضرت نواب صاحب

بہادر غفران مآب سلمہ اللہ تعالی محمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ دیوان فصاحت بیان حضور پرنور ام مکرمہ محترمہ علیا حضرت تاج الہند نواب شاہجہان بیگم

صاحبہ عالیۂ والیۂ ریاست بھوپال زاد اللہ معالیہا و بارک اللہ فی حیاتہا تیار ہوکر زیور طبع سے

آراستہ ہوگیا یہ حضور ممدوحہ کا دوسرا دیوان ہے جو اپنے باب مین نقطۂ انتخاب

ہے اور کلام الملوک ملوک الکلام کا مصداق قبل اسکے مثنوی صدق البیان و کتاب

مستطاب تہذیب النسوان شائع ہوچکی ہین جو نسوان کے لیے معلم تشفیق ہین اور انسان

کے لیے رفیق طریق اوسکے حسن قبول کا اندازہ اس سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ باوجود

مکرر سہ کرر طبع ہونیکے مفت تقسیم کیے جانیکے ہندوستان کے مختلف مقامات

سے اوسکی مانگ چلی آرہی ہے اور امید سے بدرجہا زائد اوسکی خواہش کی جاتی ہے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ اسلام کی ترقی و تہذیب کا آفتاب جبکہ

نصف النہار پر تہا عرب کا وسیع دامن جبکہ علمی صناعات کے درہای شاہوار سے

مالامال تہا خاک پاک عرب سے ایسے ایسے باکمال وذیہوش اہل علم و فضل

اوٹہے جنکی اعلیٰ قابلیت کی ہمیشہ علمی دنیا ممنون احسان رہیگی عرب کی باکمال مخدرات

جو علوم و فنون کی زندہ تصویرین تہین اونکی معجز بیان تقریرین اونکے فصیح و بلیغ برجستہ

اشعار اونکے قدرتی جذبات سے بہرے ہوے کارنامے ہمیشہ ہمیشہ زمانہ کے

سنہرے ورق مین چمکتے ہوے دکہائی دینگے سرزمین فارس مین بہی جبکہ اسلامی

زمین کے آسمان قائم ہوچکے تہے ایسی ایسی فاضل خاتونین گزری ہین جو

حسن ابداع۔ قوت نظم۔ لطف بیان اصول اور حکمرانی کی جامع کامل یادگار رہین

تہین یہانتک کہ خود ہندوستان مین اور خصوصًا خاندانِ شاہی چغتائی مین بعض

عالی شان بیگمات ایسی گزری ہین جنکا ذکر خیر دواماً صفحۂ عالم پر باقی رہیگا افسوس ہے کہ زمانہ نے سلطنت کے ساتھہ سب کمالات علمیہ و حکمیہ کا ورق اولٹ دیا اور ہندوستان بیچراغ ہوگیا اگر میرے التماس پر یکرخی تصویر کا گمان نکیا جاوے تو مین اپنی صدق نیت سے یہ ضرور کہون گا کہ موجودہ زمانہ مین حضور ممدوحہ کی ذات کمالات دینی و دنیوی کی جان صناعات علمیہ و عملیہ کی روح روان ہے فیاضی سیر چشمی عالی حوصلگی تدابیر ملکی ہوشمندی قدرت نے ایک ذات مین جمع کردی ہین و لیس للہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد کوئی شک نہین کہ ہماری رئیسہ عالیہ تمام ہند کی لئے تاج افتخار ہین ایسی والدہ ماجدہ محترمہ پر ہزار والدین نثار ہین اللہ تعالی حضور ممدوحہ کی حیات و اقبال و حشمت و جلال مین روزافزون ترقی عطا فرمائے اور تمام حوادث زمان سے مامون و مصئون رکھے آمین ؎

الٰہی تا بود ظل اسکے لئے	خطاب مستطاب پادشاہی

قطعه تاریخ منه سلمه الله تعالی

رقم فرمود چون دیوان عالی — بخوبی کلک گوهربار سرکار

بزیر طبع دلکش در کشیدند — همایون تر فتاد این کار سرکار

بفکر آویختم از بهر تاریخ — که فرمان رفت از دربار سرکار

دمید از گلشن فر آتش گل سال — که معیار طرب افکار سرکار

۱۳۱۵ھ

دیگر منه سلمه الله تعالی

چه دیوان که بر روی کار آمده است — ز خدام سرکار عالی مقام

نگار تماشا تر از هر چه هست — هنر دگر بر آرد چو از ژنگ نام

کنونش بطبع اندر آورده اند — که این شیوهٔ خاص سازند عام

خرد گفت چون پرسش سال رفت — که از فکر سرکار تاج الکلام

۱۳۱۵ھ

دیگر سلمہ اللہ تعالی

چھپا سرکار کا دیوانِ ثانی للہ المنۃ
دل اپنا شاد ہی آنکھین ہین ٹھنڈی خوش طبیعت ہے

زمانہ بھر کی ساری خوبیان مع جو دہین ہمین اِین
لطافت ہی متانت ہی فصاحت ہی بلاغت ہے

پھڑک اوٹھی طبیعت کیون ارباب بصیرت کی
کہ حسنِ لفظ و معنی کی کوئی حد ہی نہ غایت ہے

نپوچھو کچھہ دل اس دیوان کو سمجھا جو کچھہ سمجھا
یہ کیا شی ہی کہون کیا ہی جو کچھہ حضرت سلامت ہے

یہ وہ دیوان ہی دم بھرتی ہین جسکا ناسخ و آتش
وزیر و رشک کی آمد و صبا کی کیا حقیقت ہے

مرا منہ کیا ہی جو دعوی کرون اسکی ستایش کا
زبان مین ایسی گویائی نہ دل مین اتنی طاقت ہے

سلیم اچھی ملی تاریخ تمکو اسکی چھپنے کی
نہین دیوان اک اعجاز ہی شہ کی کرامت ہے

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع وقاد و ذہن نقاد از نونہال گلستانِ ستودہ اخلاقی میان سیّد عبد الباقی متخلص بہ باقی نبیرۂ نجابی بی صاحبہ خواہر عزیزۂ سرکار

نامدار و جاگیردار ریاست سلمہ اللہ تعالیٰ

چھپا ہے یہ دیوان جو سرکار کا	ہی سرمایہ دارِ طرب ہر بشر
بتادین جو دیکھا ہو اسکا نظیر	کہان ہین ادھر آئین اہلِ نظر
بھلا اس سی جادو کو نسبت ہی کیا	یہ اعجازِ سرکار ہے سر بسر
نہین سُننے والونکے قابو مین دل	مضامین ہین اسکے عجب پُراثر
لکہا طبع کا اسکی باقی نی سال	ہی طرفہ کلامِ شہِ تاجور ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ از فکرِ رفیع و اندیشۂ بدیع نوگل ریاض سخنوری خجستہ سیر میان حافظ سید عبدالاحد متخلص بہ افسر نبیرۂ نجا

بی بی صاحبہ موصوفہ سلمہ اللہ تعالیٰ

للہ المنۃ برآئی آرزو	دوسرا دیوان چھپا سرکار کا
مطلعِ روشن جو اس دیوان مین ہے	ہی مقابل مطلعِ انوار کا

کی جو اسکی حسن و خوبی پر نظر — پھر گیا آنکھون مین نقشہ یار کا

کیون کٹی حاسد نہ پڑھکر شعر شعر — کاٹ ہر مصرعہ مین ہی تلوار کا

صدقی ہی جی جان سی وابستگی — ہی یہ عالم بندش اشعار کا

ہی اسی کا جلوہ عالم فریب — دشمن دل کافر دیندار کا

رنگ مضمون سی ہین ہر غزل — خوشنما اک قطعہ ہی گلزار کا

دیکھکر اسکا فروغ اعدا جلے — نور مین دیکھا تماشا نار کا

جان و دل اسپر تصدق کیون نہون — ثمرہ ہی سرکار کی افکار کا

جسکو کہتا ہے زمانہ تاجور — پادشہ ہی کشور گفتار کا

سال طبع افسر لکھنؤ روہی ادب

حبذا دیوان ہی یہ سرکار کا ١٣١٥ھ

قطعۂ تاریخ ریختۂ قلم اعجاز رقم ہر دلعزیز و ہر خاطر انیس

محمد سلیمان خان عرف اچھی صاحب متخلص بہ نفیس منصرم تقریبات ریاست سلمہ اللہ تعالی

دیوان چھپا حضور کا ہین خیر خواہ شاد — رونین وہ فور غم سے عدو پھوٹ پھوٹ کے

دیکھا تو کوئی طائر مضمون نہ جا سکا — شہباز فکر کی تری پنجہ سی چھوٹ کے

اب کیا ہوس کرینگی تماشای باغ کی — آنکھین مزی سی نظارہ دیوان کی لوٹ کے

اچھی کہی ہین ایسی ہی اشعار میر درد — لوگون نی سفت باندھی ہین طبع ما جھوٹ کے

یون جا بجا ہین جلوہ گر اشعار آبدار — بکھری ہون موتیونکی لڑین جیسی ٹوٹ کے

لکھو نفیس حسن عقیدت کی رو سی سال — واللہ بھر دئی ہین مزی کوٹ کوٹ کی

١٣١٥ھ

دیگر منہ سلمہ اللہ تعالی

یہ وہ دیوان چھپا سرکار عالیجاہ کا میری — سخنگوئی فدا ہی جس پہ صدقی خوش بیانی ہی

ہی بڑھکر پہلی دیوان سی کہین وہ یہ سر دیوان — دل آرا نقش اول سی زیادہ نقش ثانی ہی

سنی ہمنی ہزاروں شعر دیکھی سیکڑوں دیوان | کسی میں یہ فصاحت ہی نہ یہ شیریں بیانی ہے
بجھی جاتی ہیں سنکر سیر و سودا شعر اسکا | جو سچ پوچھو تو کچھ اسکی انہوں نی قدر جانی ہے
کلامِ آبرو ہی پانی پانی روبرو اسکے | سزاوارِ ستایش طبعِ آقا کی روانی ہی
لبھاتی ہی دلِ اہلِ محبت ہر غزل اسکی | نہیں ہی جوش مضمون یار کا جوشِ جوانی ہے
نفیس اچھی کہی تاریخ تمنی اسکی چھپنی کی | مرادِ دل مری آقا کا یہ دیوانِ ثانی ہی
سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ چکیدۂ خامہ سحر طراز مرکز دائرۂ سخن سرائی منشی امیر احمد امیر مینائی اوستاد رئیس مرحوم رامپور سلمہ اللہ تعالی

کیا پری ہی کلامِ شاہِ جہان | جسکو مل جائی وہ سلیمان ہو
شاہدِ طبع دائری کیطرح | گرد سپہر کی اسکی قربان ہو
صفحہ صفحہ دکھا کی حسن اپنا | یہ چرخِ معنی یہ ماہِ تابان ہو
نقطہ نقطہ تمام دیوان کا | مردمِ چشمِ حور و غلمان ہو

لفظ لفظ اس کلام شیرین کا | ذوق شاعر مین شیرہ جان ہو
سطر سطر اسکی دل ہینسانی کو | کاکل پر خم حسینان ہو
ہی سویدای دل سوادِ کلام | سرمۂ دیدۂ غزالان ہو
نام تاج الکلام ہے اسکا | کیون نہ سرتاجِ ہر سخندان ہو
چار دانگِ سخن مین ہو شہرہ | ہر سخن آفرین ثنا خوان ہو
بندشین ایسی صاف ہین کہ امیر | دیکھ لے آینہ تو حیران ہو
ہی یہ سرکار تاجور کا کلام | درۃ التاج تاجداران ہو

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ از ثمراتِ افکارِ بلند تخیل سخنوران را تقدمۂ اٰئین منشی محمد شاہ میر خان متخلص بہ عیش میر منشی ڈیوڑھی خاص سرکارِ عالیہ سلمہا اللہ تعالےٰ

حضورِ تاجورِ شاہِ جہان فضلِ الٰہی سی | شکوہ و شان و عظمت مین ہین شایۂ عالی رونق
ہی ادنی فیض یہ انکا دہن ہی دُر فشان اُسکا | ہوی ہی جسکی انکی وصف میدین زبان ناطق

ہمیشہ جاہ و اقبال و حشم بڑھتا رہی انکا — رکھی دائم انہیں شاداں ز افشاں حکمراں خالق

کہا کیا خوب یہ دیواں انہیں شاہ معلی نے — یہ لاثانی و یکتا ہی نہایت وصف کی لائق

ہر اک شاعر ہی اسکی دیکھنی کی فکر میں ایسا — کہ شوقِ دیدِ دلبر میں ہو جیسی ہیجان عاشق

مضامین مجازی سی حقیقی عشق ہی ظاہر — وہی سمجھینگی قدر اسکی کہ جو ہیں عاشقِ صادق

بحمد اللہ یہ اس درجہ کلامِ پاک و روشن ہے — سیاہی دل کی ہو زائل اگر دیکھی اسی فاسق

عجب باغ سخن ہی یہ کہ ہی جنت کی سیرا — پری کیا ہی نظاروں جو طلعت اسکی ہیں شائق

لکھا ہی اسکی سال طبع کا یہ عیش نے مصرع

یہ سنجیدہ کلام تاجور ہے نادر و فائق ١٣١٥ھ

خاتمۂ دیوان بلاغت نظام موسوم بہ تاج الکلام از جودت طبع فصاحت منبع ڈاکٹر عبد السلام سلمہ اللہ الملک العلام ملازم ریاست بھوپال

ز لافِ حمد و نعت اولیست خاکِ ادب خفتن — سجودی میتوان کردن درودی میتوان گفتن

اما بعد تاج الکلام ایک چمنستان ہے جسمین مختلف رنگ کے پہول کہل کر اپنی اپنی بہار دکہارہے ہین - اور طرح طرح کے خوشنما جلوون سے اہل تماشا کا دل لبہا رہے ہین - توبہ توبہ غلط سمجہا کہان چمنستان اور کہان یہ دیوان اوسکے پہولونکی بہار ناپایدار ہے - اسکے مضامین کی تازگی ہمیشہ بہار ہے الٰہی دیوان ہے یا سخنورون کا دین وایمان - جسکو دیکہو اسکا دلدادہ ہے - ہر شعر پر جان دینے کو آمادہ - شعر شعر تیغ دوپیکر ہے مصرعہ مصرعہ خنجر - لفظ لفظ چہری کٹاری پر طعنہ دیتا ہے حرف حرف دل مین چہبکر نشتر سے نوک کی لیتا ہے کلام الملک ملک الکلام کا مصداق ہے ہر غزل اسکی چاشنی بخش قلوب اہل مذاق ہے اہل بصیرت کی نظر مین آسمان سخن کا آفتاب ہے جسکے جلوہ سے عالم چشم و دل فیضیاب ہے اگر وہ مہوشان خورشید منظر جو ہر وقت اپنی ایڑی چوٹی پر حور و پری کو صدقے کرتے ہین اسکے مضامین کی دلفریبی پر نظر کرین جیتے جی انپر قربان ہون انکا دم بہرین

اور اگر پری رویانِ حور طلعت اسکے پیچ کے مضامین دیکھہ پائین تو اپنی کاکل پیچان کا پیچ و تاب بہول جائین ہر حرف کے دائرہ کو اپنے حلقہ چشم سرمگین پر ترجیح دین اور ہر نقطہ کو خال رخسارۂ تابان سے بڑہ کر سمجہین پیاری بول چال دلفریب روزمرہ پر اپنی گلفشانیان تصدق کرین بندش اشعار چستی تراکیب کے آگے اپنی چستی و ہوا بندی طاق نسیان پر دہرین چمنستانِ روزگار مین اگر اسکے اشعار کی نوای دلفریب سن پائین تو مرغانِ خوشنوا اپنی نواسنجی پر خود آوازے کسنے لگین اور گلستانِ جہان مین اگر گلہای رنگین ادا اسکی جلوہ فروشی کا مشاہدہ فرمائین تو اپنی جلوہ گری پر آپ ہنسنے لگین محفلِ حال و قال مین اگر اسکا کوئی شعر پڑہ دیا جائے تو صوفیون کی ہو حق کی صدا آسمان و زمین ایک کر دکہائے۔

حضرتِ تاجور والا گہر کا کلام ہے تاج الکلام اسکا نہایت ہی موزون نام ہے ایک سخنوری کی کیا کائنات ہے ذات عالی مستجمع صفات ہے علم و ہنر مین

طاق جاہ و فر مین شہرۂ آفاق عدالت مین کسری سے بڑہ چڑہکر سخاوت مین حاتم سے کوسون بیشتر عطا کوشی کو سرمایہ ناز خطا پوشی مین بے انباز کوئی ایسی صفت محمود نہین جو وجود باجود مین موجود نہین عبد السلام اب زیادہ تقریر کو طول نہ دو ہاتھ اوٹھا کر جناب احدیت مین دعا کرو کہ الٰہی جبتک زمین پر مردم کا وجود اور آسمان پر انجم کی نمود ہے حضور سرکار سخاوت شعار باز دیاد جاہ و اقبال ہمیشہ سلامت رہین بہی خواہ اونکے سزاوار تحسین و آفرین اور بد سگال مستحق نفرین و ملامت ٥

جبتک جہان کا نام ہی شاہ جہان رہے	یارب ہمیشہ پشت پناہ جہان رہے

قطعہ تاریخ طبع دیوان منہ سلمہ اللہ تعالی

دلچسپ ہی وہ حضرت سرکار کا دیون	حیران ہون جسی دیکھہ کی سحبان و فرزدق
تاریخ کوئی طبع کی پوچھی تو مین کہہ دون	دیوان ہی یہ شاہ جہان سخن الحق ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ ریختہ قالب طبع فصاحت منبع بزم آرای خوش بیانی

منشی سید جمیل احمد جمیل سہسوانی منشی روبکاری سرکار عالیہ سلمہ اللہ تعالے

جب چھپا سرکار کا میری یہ دیوانِ دوم
دل ہر اک شاعر کا بول اوٹھا مری جان تہی یہی

چشمِ مینا کا مقولہ ہی زبانِ حال سے
مثل جسکا آجتک دیکھا نہین ہان ہی یہی

سحر کس گنتی مین ہی اعجاز کہنا چاہیئے
ہی یہی اسکی مناسب اسکی شایان ہی یہی

ہی یہی تہی جسکی پڑہنے کی زبان کو آرزو
جسکے نظارہ کا تہا آنکھون کو ارمان تہی یہی

سکہ بیٹھا ہی دلِ عالم پر اس دیوان کا
کیون نہ سمجھون ملک معنی کا سلیمان ہی یہی

کیا عجب مشہور ہون دیوانی اس دیوانکی ہم
دل مین گر ہنگامہ آرا شوق پنہان تہی یہی

ہی کلامِ حضرتِ شاہ جہان شاہِ کلام
خوب سمجھی بات اے طبع سخندان ہی یہی

مصرعۂ تاریخ اسکی طبع کا پڑہ دو جمیل
اک جہان مین جسکی شہرت ہی وہ دیوان ہی یہی

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ تراویدۂ قلم فصاحت رقم صاحب طبع نو رآور حافظ

سید عبد الحفیظ متخلص بہ نشتر مہتمم مساجد ریاست سلمہ اللہ الاکبر

خوبیان جو اسمین ہین نشتر وہ کس دیوان مین ہین
کیون نہو سبکو پسندیدہ کلام تاجور

ہر غزل ہر شعر ہر مصرع ہی عطر شاعری
کیا کہون ہی کونسا چیدہ کلام تاجور

بہر دیا ہی کوٹ کر از بسکہ لطف شاعری
ہین سخنور سُنکے گرویدہ کلام تاجور

طبعِ دیوان کی مجہی تاریخ بہی اچہی ملی
قدر کے قابل ہی سنجیدہ کلام تاجور

سنہ ١٣١٥ھ

قطعہ تاریخ از تراوشہای قلم ندرت رقم سخنور باتمیز منشی محمد عبد الغنی متخلص بہ عزیز نائب میر منشی ڈیوڑہی خاص سرکار عالیہ سلمہ اللہ تعالے

شہِ تاجور یعنی شاہ جہان ہے
جہان مین بفضلِ خدا فخرِ شاہان

عدالت مین بیمثل نصفت مین یکتا
سخاوت مین برہمزنِ قلزم و کان

زمانی کو ذات اوسکی نازش کا باعث
زبانون پہ وصف اوسکی بیحد و پایان

کرم اوسکا عالم کو فصلِ بہاری
عطا اوسکی آفاق مین جوشِ باران

یہ نظم و نسق اوسکی کشور مین دیکھا — کہ ہین راہزن رہروونکی نگہبان

یہ ہی اوسکی نصفت کا عالم کہ ہرگز — نہین جورِ گردون سی بہی کوئی نالان

فروغِ رخِ رای روشن سی اوسکے — چہپے حجلۂ ابر مین مہرِ تابان

وہ اک لمحہ مین کہولدی لاکہہ عقدے — اوسے اسقدر حل دشوار آسان

بلند اوسکا آوازۂ معدلت ہے — فلک تاب کیا جو کری خونِ ارمان

جسی دیکہیے دل سی اوسکا دعاگو — جہان جایئے لوگ اوسکی ثناخوان

خزان دیدہ تہا باغ ہر علم و فن کا — ہوا اسعی سی اوسکی شاداب و خندان

مسیحائی کی قدردانی نی اوسکی — کمالِ ہنر ورنہ تہا جسم بیجان

فزون عہد مین اوسکی رتبہ سخن کا — سخن سنج اوسکی زمانہ مین نازان

کری کیون نہ قدرِ سخن وہ کہ خود ہی — بفضلِ الٰہی سخنگو سخندان

لکہا دوسرا اب یہ دیوان ایسا — کہ گر لاجواب اسکو کہیی تو شایان

نکل آئی تاریخ بھی لاجواب — خدا کا بہت شکر و احسان ہے

حضوری مین برہم کرو عرض تم — کہ ای تاجور خوب دیوان ہے

دیگر

اسد اللہ کیا پری انکا کلام — اڑ چلا ہی شاعرون کا جس سے نام

تاجور تاج سر ذی ہنر — جسکی در کا ایک سحبان ہی غلام

فرد ہی بیمثل ہی مقبول ہے — یہ سخن یہ شعر گوئی یہ کلام

موہنی ہی شعر مین جو بات ہی — ہو گیا جادوگری کا اختتام

زلف و رخ کی تذکری اللہ ری — صبح سی گویا گلی ملتی ہی شام

دیکھتی ہی رہ گئی ہینسکر نگاہ — کالی سطرون سی بچھا رکھا ہی دام

پیاری پیاری لفظ پیاری بندشین — رنگ مین ڈوبا ہوا دیوان تمام

ذکر ابرو ہی کہ خنجر ہے کھچا — عرصۂ قرطاس ہی قتل عام

داستانین گرم حسن و عشق کی | عاشق و معشوق جیسی ہم کلام

جب مرتب یہ ہوئی روشن کتاب | داغ کہا کر رہ گیا ماہِ تمام

مصرعۂ ترتیب بر ہم یہ لکھو | سب کو اک سرتاج ہی تاج الکلام

سنہ ۱۳۱۲ھ

قطعۂ تاریخ از ولولہ ہای طبیعت پر لطافت ملا عبد الحسین مہتمم اصراف و بکاری متخلص بلذّت سلمہ اللہ تعالی

سرکار کی بدولت مدت سی تہا محل مین | چرچا ہر ایک جا پہ کچھہ شعر و شاعری کا

تہین خود بہی شعر کہتین اور جتنی تہین محلین | گویا کہ مشغلہ تہا وان پر یہ ہر کسی کا

سرکار کا جو دیوان پورا ہوا تو باجی | پڑہنی کو شعر اوسکی للچایا جی سبہی کا

وان دیر حکم کی تہی چہپنی لگا وہ دیوان | تاریخ لایا کہکر جی چاہا جس کسی کا

میری بہی سوچ دل مین بیجد ہوا جو اسکا | تاریخ لکہہ کی ارمان اپنی نکالون جی کا

اس فکر مین جو نکلے سید ہے گئی چمن کو | غنچی جہانک رہے تہی دل خوش تہا ہر کلی کا

جھرمٹ تھا بلبلون کا اک پیڑ پر چمن کے
دیکھا جو جا کی مین نی چرچا تھا ان ہی کا

بلبل کی لب سے لذت تاریخ سن کے آئی
دیوان تاجوری ہی سحر سامری کا
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ از معدن خوش گفتاری ملا عبد العلی نائب مہتمم اصراف روبکاری سلمہ الباری

حضرت سرکار نی دیوان لکھا
بے مثال و لاجواب و مختصر

مصرعۂ تاریخ لکھ عبد العلی
چیدہ لاثانی کلام تاجور
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع وقاد شمشاد علی شمشاد داماد ملا عبد الحسین مہتمم اصراف روبکاری سلمہ اللہ تعالی

حضور تاجور شاہ جہان نی
لکھا دیوان فصیح و پر بلاغت

کہا شمشاد نی مصراع تاریخ
طلسم ہستی مہر و محبت
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد معدن فہم و ذکا حکیم محمد فضل اللہ متخلص بہ شفا

فرزند حکیم محمد عماد الحسن طبیب ملازم ڈیوڑھی خاص سلمہ اللہ تعالیٰ

کیا دیوان مرتب واہ کیا سرکارِ عالی نے — کہ دیکھا دیدۂ افلاک نے بھی ایسا کم دیوان
بہارستان خوبی ہے نگارستانِ مانی ہے — بنا گلدستۂ باغ فصاحت یکقلم دیوان
تماشا ہو الٰہی جس گھڑی دیوان شاہی میں — پڑھیں صل علیٰ خیلِ ملائک اور ہم دیوان
شفا تحریر سالِ طبع سے کر عنبر افشانی — لکھا شاہ جہان بیگم نے یہ مشکین رقم دیوان
۱۳۱۵ھ

دیگر

تاجور یعنی خدیوِ کشورِ بھوپال کا — ہفت اقلیمِ سخن میں اندنوں جھنڈا گڑا
وہ لکھا دیوان کہ ہر اک شعر جسکا لاجواب — وہ لکھا دیوان کہ ہر اک لفظ جسکا پرضیا
حبذا دیوان کہ گلزارِ فصاحت کی بہا — حبذا دیوان کہ رخسارِ بلاغت کی صفا
چھپ گیا دیوان کہ بیٹھا نقش خوبی خلق میں — چھپ گیا دیوان کہ ملکِ نظم میں سکہ جما
گوہرِ تاریخ لایا ہے شفا بہرِ نثار — تاجدارِ تاجِ معنی کا کلام بے بہا
۱۳۱۵ھ

دیگر

کیا ہی دیوان حضور نی لکھا
دُرِ معنی ہے جسکا ہر نکتا

حبذا آبداریِ مضمون
ایک کوزہ مین بھر دیا دریا

کیون چمکتی ہوئی نہ شعر ڈہلین
ذہن عالی ہی نور کا سانچا

لکھہ شفا سال اجتماعِ کلام
خوب دیوانِ تاجور ہی چھپا

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر

حضورِ شاہِ جہان ہین رئیسہ بھوپال
جہان مین اونکی عطا و سخا کا چرچا ہی

فقیر دوست رعیت نواز ظالم کُش
ہر ایک شہر مین اونکی ثنا کا شہرا ہی

سکون و حلم و وقار و تحشم و تمکین
کمال فخر سی ان سبکو زیبِ تن کیا ہی

کیا فراہم اونہون نی یہ نسخہ دیوان
عجب کلام ہی جس سی کمال پیدا ہے

شفا نی مصرعِ تاریخ لاجواب لکھا
کلامِ تاجورِ اک سلک دُر سراپا ہے

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر

تا جو رقم یہ دیوانِ دل افروز لکھا
نام باقی نہ رہا کلکِ ادب میں نم کا

واہ کیا نسخۂ پُر نور ہوا ہی مطبوع
اور ہی رنگ ہے اب شش جہتِ عالم کا

پرتو افگن ہی شعاعوں سی جہاں میں ہر سو
افقِ طبع سی کیا نیرِ اعظم چمکا

شور برپا ہی ہر اک سمت میں باشادی
آفرینِ کلک سے غلغلہ ہی جم کا

لکھ شفا خوبیٔ دیوان کی صفت میں تاریخ
احمد اللہ یہ سخن شاہ جہان بیگم کا

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر

جنابِ شاہ جہان بیگم اوستادِ سخن
ز طبعِ وا دچہ دیوان بہ طبعِ دل آویز

ہزار گنجِ معانی برون نہاد بنظر
زمینِ شعر شد از آب و تاب او زرخیز

چہ شہسوارِ فصاحت کہ یک جہان طی کرد
ہمین کہ ساختہ شبدیز خامہ را مہمیز

نوشت مصرعۂ تاریخ سال کلکِ شفا
کلامِ شاہ جہان بیگم است سحر آمیز

۱۳۱۵ھ

دیگر

حضورِ شاہِ جہان بیگم ارمغانِ سخن — قبول کردہ بیفزود عز و شانِ سخن

نگار بست بدیوان ملقبش فرمود — فزود تازہ بہاری ببوستانِ سخن

چہ نوبہار کہ شیدائش معنیِ رنگین — چہ بوستان کہ شدش عندلیب جانِ سخن

کلامِ تاجورِ افلاک را است تاجِ شرف — رسید تا بکجا از کجا مکانِ سخن

زہی مؤلفِ دیوان کہ ساخت قالبِ شعر — زہی خدای سخن کافرید جانِ سخن

شفا بخوان ز ادب سر فگندہ تاریخش — کلامِ شاہ جہان مالکِ جہانِ سخن

۱۲۸۱ھ

قطعۂ تاریخ طبع از منشی امداد علی امداد خوشنویس ملازم مدرسۂ سلیمانیہ سلمہ اللہ تعالی

ہر شعر اپنی خوبی و حسنِ بہار سے — گلہای بوستانِ مضامین کا ہی چمن

موزون ہر ایک مصرعہ ہی مانندِ سروِ باغ — ہر حرف اوسکا سنبل و ریحان و یاسمن

امداد تو بہی مصرعۂ تاریخ کر رقم

دیوانِ تاجور ہے عجب شمع انجمن

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ از لیاقت ممتلی سجاد علی ولد منشی احمد علی سلمہ اللہ تعالی

شاہِ جہان خدیو فلک قدر و جاہ نی
دیوان تازہ لکھا ہی نایاب و بی بدل

سجاد نی جو فکر کی تاریخ طبع کی
ہاتف نی دی صدا سخنِ پاک بی مثل

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع از ملا خان بہائی افسر تخلص مقیم بمبئی

شاہِ جہان فرید زمان و وحیدِ عصر
عالی وقار و بحر سخا و نکو سیر

دُرِ محیطِ نظم گُلِ گلشنِ سخن
خورشید علم ماہ شرف اخترِ ہنر

دیوان اندنون وہ کیا شاہ نی ہی نظم
جو ہو گیا تمام دواوین کا تاجِ سر

اشعار ہین کہ سلک دُرِ آبدار ہین
لفظین ہین یا رکہی ہوی کاغذ پہ ہین گہر

بندش ہر ایک چست مضامین سب درست
کیا کیا رعایتین ہین برابر مقام پر

کس نحو سی ہی صرف کیا اپنی ذہن کو | ہر مبتدا کے ساتھہ ہی مل جاتی ہی خبر
شاہون کا ہی کلام کلامون کا بادشاہ | تعریف کس طرح سی کری پہر کوئی بشر
تاریخ کا خیال ہوا مجھکو جس گہڑی | کہنی لگا یہ تب دل آگاہ سر بسر
افسر بصد خوشی یہی کہہ سب سی برملا | کیا آج بی مثال ہے دیوان تاجور

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از معدن طبیعت سراپا جودت سخنور زبان آور غلام حسین متخلص بہ جوہر

شاہِ جہان رئیسہ گردون سریر ہے | مدحت طراز اوسکا ہون شکرِ قدیر ہے
دیندار نامدار فلک قدر تاجور | شیدای نام پاک رسولِ قدیر ہے
ہی اسم بامسمی طبیعت سی ہی عیان | صاحبقرانِ ثانی کی اعلیٰ نظیر ہے
مدِ نظر ہی پرورشِ خلق صبح و شام | تعمیر کا جو شوق زبس دلپذیر ہے
ایسی قصور عالیہ فرمائی ہین بنا | حیرت مین جن کو دیکھہ کی خود چرخِ پیر ہے

رفعت مین زیب و منزلت و عزو جاہ مین
اس طرح شانِ منزل عالی خطیر ہے

جیسی جہان مین ساری یکسانِ خلق ہے
اعلیٰ مقام حضرتِ گردون سریر ہے

دنیا مین بی نظیر کی ممکن نہین نظیر
اپنی کمال مین وہی اپنا نظیر ہے

مسجد قریبِ قصر جو بی مثل ہی بنی
بیت الحرام چرخ کی عمدہ نظیر ہے

محبوس رنج و غم ہی جو اس در سی دور ہے
آزاد ہی جو دامِ کرم کا اسیر ہے

ہندوستان کیسا عرب اور عجم مین آج
بتلا دی ای فلک کوئی ایسا امیر ہے

ہر ایک پا شکستہ آفاتِ دہر کا
کون اس فلک حشم کی سوا دستگیر ہے

دستِ عطا شمیم دمِ فیض و نوال و جود
بحر روان کبھی کبھی ابرِ مطیر ہے

خوشبوی عطر خلق حسن کی حضور مین
بیقدر بوی عنبر و مشک و عبیر ہے

نیک و بدِ زمانہ عیان ذرہ ذرہ ہے
مہرِ منیر آپ کی روشن ضمیر ہے

نوشیروانہ عدل کی توصیف کیا لکھون
روشن جہان مین صورتِ مہرِ منیر ہے

تقوی و زہد و ورع مین ذکر اله مین — ثانی رابعہ یہ بنام قدیر ہے

ہر فن مین ہی کمال ہین ہر ایک علم مین — حضرت سی مستفید فلک کا دبیر ہے

جہڑتی ہین پہول رقت الکلم زبان سے — باغ بیان آپ کا جنت نظیر ہے

دیوان دوسری بخدا ایسا لکہا ہی — جسکا جواب ہی نہ جہان مین نظیر ہی

مضمون اچہوتی شعر انوکہی ہین طرز عجیب — ہر تازہ بات جو رکی دل کی ضمیر ہے

دیوان تاجور کی جو تاریخ کی ہی فکر — جوہر یہ کہہ دی تو سخن بی نظیر ہے

۱۸۹۰ء

قطعہ تاریخ طبع از امین الفصاحۃ ناطق الملک سید الشعرا امیر مومن حسین صفی امروہی مقیم آگرہ

لشاہجہاننا شعر مصفًّی — کمرآۃ القلوب الاولیاء

کمسک فی التضوّع والشّمیم — کدرٍّ فی التلألؤ والضیاء

لقد مالت الی تدوین دیوا — نہا وھو الغنی عن الثناء

کتابٌ صنفته لینفع الناس — رئیستنا الشهیرة بالسخاء
کتاب تستنیر به العیون — کعین الشمس ضاءت فی السماء
کتاب تستریح به النفوس — کمسرور بانجاح الرجاء
وما للوضع فوق الرأس اولی — فذا تاج الکلام بلا امتراء
صفی انطلب التاریخ عنّی — فقل حرز بدا للبلغاء
سنہ ۱۳۱۵ھ

ولہ

سپہدار بھوپال شاہ جہان — گزین تاجور ملجأ خاص و عام
کہ ماہش بفرمان و مہرش نگار — زبینش کنیز و زمانش غلام
بمیزان دیوان گہر سنج شد — کہ خوانند تاج الکلامش بنام
مضامین درخشندہ چون زر ناب — معانی فروزندہ چون سیم خام
بتاریخ این دولت شائگان — بگو وہ چہ ترصیع تاج الکلام
سنہ ۱۳۱۵ھ

ولہ

دیوان ہی یہ کس سخن خدا کا
دون زینت سال کیا مین اسکو

ہوتی جو نہ مُہرِ لب شریعت
کہتا — سخن خدا — مین اسکو

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد قادر علیخان قادر ولد احمد خان صوفی مرحوم مہتمم مطبع مفید عام آگرہ و متوسل ریاست بھوپال

حضرتِ شاہِ جہان کی ذات ہی
بی نظیر و بعدیل و بیمال

کیا کریمی ہے کہ اونکا دستِ جود
کر دی مفلس کو توانگر بی سوال

زائد از طاقت نہین بارِ خراج
ہی رعایا سب کی سب آسودہ حال

گو ہین سب ارکانِ دولت کاردان
خود امورِ مملکت کی دیکھبھال

سب ہین تابع جو کہا وہ ہوگیا
کون کر سکتا ہے اسمین قیل و قال

ہر طرف ہی ملک مین امن و امان
گرگ سی بکری کا بیکا ہو نہ بال

دیتے ہین راحت ضعیفون کو قوی
شیر کے پہلو مین سوتے ہین شغال

باز دلداری زغن کی کرتے ہین
باشہ صعوہ کو ستائے کیا مجال

نالہ بلبل اگر سنکر ہنسے
دے صبا گل کو سزای گوشمال

یہ دعا دیتے ہین سب سرکار کو
ہو زیادہ عمر وجاہ وملک ومال

ناطقہ ہی گنگ اونکی مدح مین
ہی سیاہی مین زبانِ خامہ لال

سیکڑون گذری ہین شاعر ہند مین
ایک بہی ایسا نہ تہا شیرین مقال

دیکہہ لو سرکار کا تاج الکلام
یہ فصاحت یہ بلاغت ہے محال

ہو بشارت ای زمینِ ملکِ ہند
ہو مبارک ای سپہرِ کہنہ سال

اندنون تیار وہ دیوان ہوا
جسکے ہین مشتاق سب اہلِ کمال

شعر کی پر نور رکہے گا زمین
ہی یہ ایسا آفتابِ لازوال

ایک مصرع کا نہ ہمسر ہو سکا
مُنہ ذرا اڈالے گریبان مین ہلال

اس مین غزلین ایسی وجد انگیز ہین
مثلِ معنی سب کو آجاتا ہی حال

میر و مرزا کے جو دفتر دیکھیے
اون مین بھی ہین ایسی نکتے خال خال

ناسخ و آتش ہون یا آباد و رند
کس نی پائی ہی بھلا یہ بول چال

تربتِ حافظ سے آتی ہی صدا
معجز است این شعر یا سحرِ حلال

قادر اب تاریخ کا مصرعہ سنو
تا جور کا ہے یہ دیوان بی مثال

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد ناصر علیخان ناصر ولد احمد خان صوفی مرحوم

شاہِ جہان ہ فیض رسان تیری ذات ہے
جو چاہا جسنے وہ تری دربار سے ملا

نکلا ہوا ہی خلق مین حاتم کا صرف نام
ورنہ سخی زیادہ ہی اوس سی ترا گدا

شہرت ہی تیری عدل کی ساری جہان مین
ممکن نہین ستائے کسی کو کوئی زرا

ہر شہر و ہر دیار مین تیری ہین مدح خوان
محروم تیرے فیض سے کوئی نہین رہا

اللہ تجھ کو رکھی سلامت ہزار سال ‌ ‌ سب صدق دل سی دیتی ہین ورثا دعا یہ

دشمن جو تیری ہین وہ ہمیشہ ہون پائمال ‌ ‌ سب دوستون کو شاد رکھی ربِّ دوسرا

تشبیہ اسکی قند مکرر سی ٹہیک ہے ‌ ‌ دیوان دوسرا جو ہی سرکار نے لکھا

مضمون شعر سی تری پائی ہی یہ چمک ‌ ‌ شمس و قمر ہین ورنہ کہان ایسی تہی ضیا

اترائی پہرتی ہی جو یہ دیوان کو دیکھ کر ‌ ‌ بتلائی تو نسیم اسی ہو گیا ہے کیا

بلبل کو ہوش ہی نہ گلستان کا کچھ خیال ‌ ‌ کیا اُسکو اسکی سیر نے بیخود بنا دیا

شاید خرامِ ناز کے مضمون اُڑا لیئے ‌ ‌ اٹکھیلیون سی باغ مین چلتی تہی کب صبا

سب نامور اساتذہ اسپر ہین متفق ‌ ‌ ایسے سخن سی کان نہ ابتک تہے آشنا

اہلِ زمین ہی نہین کرتے ستائشین ‌ ‌ کہتے ہین آسمان پہ ملائک بہی مرحبا

ہی کونسی غزل جو نہین اسمین انتخاب ‌ ‌ بڑہکر ہی ایک ایک سی شعر اسمین بیبہا

اب کیا ہوئین مسیح کی معجز بیانیان ‌ ‌ قم قم کا اُسکے غلغلہ بہی چند روزہ تہا

فرزند منشی سید جمیل احمد سلمہ اللہ الاحد

تاج الکلام دل کا طرب ہی نظر کا نور
جلوی ہین اسکی قابل تحسین نئی نئی

دیکھو کہ کھلے ہوی چمن ہر ورق یہ ہین
کیا کیا گل معانی رنگین نئے نئے

الفاظ لائین اسکی ستایش کو ڈہونڈہتی
سودا و میر و مومن و تسکین نئے نئے

رنگ بہار تازہ مضامین کو دیکہ کر
کہائینگی داغ حاسد بدبین نئے نئے

مضمون انوکہی نکلی ہین کلک حضور سے
لایا ہے صید کرکے یہ شاہین نئی نئے

لکہا سال طبع اسکا زروی ادب وکیل
واللہ کیا لکہے ہین مضامین نئی نئے

قطعہ تاریخ برآمدہ معدن طبع مستقیم سید محمد عبد السلیم
متخلص بہ سلیم بخشی ڈیوڑہی خاص حضور سرکار عالیہ سلمہ اللہ تعالی

جناب تاجور سرکار ذی جاہ
سکندر عظمت و دارا عزیمت

درخشان اختر چرخ معالی — همایون گوهر دریای عزت

ز عدلش کوبکو آوازهٔ امن — ز لطفش سو بسو سامان عشرت

بنعمت خانهٔ جودش چو حاتم — هزاران اند مهمان سخاوت

بدورش معدلت کاری بود رسم — بعهدش ظالم آزاری است عادت

چه دیوان درقسم از فکر پر زر — که فکر دیگران در باخت طاقت

بنام ایزد عجب سرپنجه فکر — تعالی الله زهی بازوی قدرت

سلیم از سال طبع او چو پرسند

بگو دستور دانای فصاحت سنه ۱۳۱۵ھ

قطعهٔ تاریخ از مورد مراحم رب رحیم محمد عبد العلیم سلمه الله تعالی

طبع سرکار کا ہوا دیوان — شادمان ہی ہر ایک با ہر فن

وہ مضامین کا جم رہا ہی رنگ
جن پہ قربان ہی بہار چمن

یہ وہ دیوان ہی صفت مین جسکی
شاعرونکی زبان ہے الکن

فکر اگر سال طبع کی ہی علیم
کہو دیوان نہین ہی تا یمن
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ خوشمقالی ذہن سلیم سید محمد عبد الحکیم سلمہ اللہ تعالی

شہ تاجور کا یہ دیوان سب
ہی ہر شعر اسکا دلا بی نظیر

یہی اسکی لائق ہی شایان ہی
کہو لا جواب اسکو یا بی نظیر

کہا جسنے دیکہا اسی اک نظر
یہ دیوان ہی نامہ خدا بی نظیر

لکہو طبع کا سال عبد الحکیم
چہپا ہی یہ دیوان کیا بی نظیر
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از شاعر شیوا زبان محمد صفدر علیخان متخلص بہ صفدر نائب مہتمم باغات سرکاری سلمہ اللہ تعالی

لکہا یہ حضرت سرکار نی عجب دیوان
کہ جتنی کیجیی تعریف اسکی زیبا ہی

سحابِ فیض ہی فکرِ بلند آقا کی ‏— کلامِ جوش مضامین سہی موجِ دریا ہی

ہی اس کلام کی کچہہ ایسی دلفریب ادا — کہ اک زمانہ دل و جان سہی اسکا شیدا ہے

ادا نئی ہی نیا رنگ ہی مضامین کا — نرالی لفظ ہین بندش کا طرز انوکہا ہے

طلسم کا ہی تماشا نظارۂ دیوان — کہ ہی کوئی متحیر کسی کو سکتا ہی

اثر ہی حرفون مین کیا اسکی نشۂ می کا — ہین مست اہلِ تماشا عجب تماشا ہی

یہ شعر ہین کہ فصاحت کی پہول پہولی ہین — ہی باغِ نظم کہ دیوان تاجور کا ہے

عجب زبان ہی شیرین مزہ ہی کی مضمون ہین — پڑہو جو اسکو تو بس لب سہی لب چمٹتا ہی

دل اسکا بہرتا ہی ہم جان و دل سہی ہی قربان — زمانہ بہر کا یہ دیوان غرض چہپتا ہی

نظر جب اسپہ پڑی کہل گئی کلی دل کی — یہ شاعرون کا مگر گلشنِ تمنا ہے

بڑہی ہی قدر یہ اسکی کہ کہتی ہین شاعر — جو نقد جان کی عوض بہی ملی تو سستا ہی

جو دیکہی اسکی پری جلوی چلبلی اشعار — کہا ہر ایک نی اندر کا یہ اکہاڑا ہے

سر تاج کیون نہو یہ سخن تاجور کا ہی   تاج الکلام نام بہت خوب ہی رکھا

مضمون وہ ہین جنکی نشیب و فراز پر   نازان جو آسمان و زمین ہون تو ہی بجا

دیوان تاجور کا ہی تاج الکلام ہے   رکھین سخنور اسکو جو سر پر تو ہی بجا

سارا سخن ہی لائق تحسین و آفرین   ہر شعر پر دہن سی نکلتی ہے مرحبا

ڈوبی ہوی ہی رنگ مین ہر گلفشان غزل   جو صفحہ دیکھو تختہ ہی وہ لالہ زار کا

یارب یہ شاعری ہی کہ اعجاز عیسوی   مردہ بھی جی اوٹھے وہ مضامین ہین جانفزا

شکر شکن تھی وہ بھی مگر یہ مزہ کہان   دیکھا ہوا ہی سب سخن میر و میرزا

معنی ہزار اسکی ہین ایک ایک لفظ مین   سچ پوچھئی تو کوزہ مین دریا کو ہی بھرا

بندش غضب ہی شوخی مضمون عجیب ہے   ہر شعر مین بتاؤن مین کیا کیا جدا جدا

کیا خوب ہین جو اسمین لکھی ہین پہیلیان   اور لطف یہ کہ ساتھ ہی بوجھن بھی ہی لکھا

ہر شعر ایک کان فصاحت ہی بیگمان   ہر نکتہ مین ہی جوہر منور کی سی ضیا

جو بات دیکھی وہ نرالی کلام مین
مضمون اگرچہ اہی تو بندش بہی جدا

کی جستجو تمام زمانے مین پہ کہین
ہمپایہ اسکا پایا نہ دیوان دوسرا
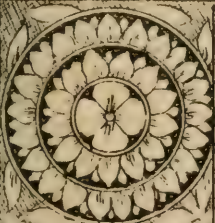
نکلا جو طبع ہو کی یہ دیوان آبدار
دریا بہا جہان مین فصاحت کا جابجا

کیا پوچھتے ہو اسکی چہپائی کا بہی حال
انکھون مین نور آتا ہے ایسی ہی با صفا

ناصر نے بہر سال یہ مصرع کیا رقم
شاہ جہان کا آج مقدس سخن چہپا ۱۳۱۵ھ

ولہ
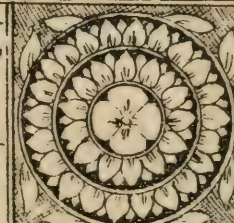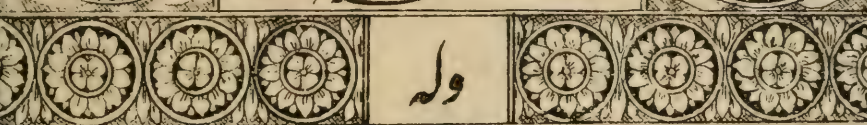
ہوا سیہ کیا پری دیوان تیار
کہ دیوانہ ہی دل اہل نظر کا

جو یہ رنگین سخن ہو سایہ افگن
شرف کانٹون کو دی گلہائی کا

اب اہل ذوق کو معلوم ہوگا
مزا نخل فصاحت کی ثمر کا

مضامین ساری اعلی بندشین چست
سخن دیکھا نہ ایسی کر و فر کا

فدا ہر شعر پر ہین دُرّ و دُرّی — اسی کہتی ہین بس جلوہ ہنر کا

ضیای لفظ و معنی سی ہی سبکو — گمان اوراق پر شمس و قمر کا

کری دعوای تصنیف اسکی آگی — بھلا یہ حوصلہ ہی کس بشر کا

بس اب کل شاعرونکی بند ہو تیر — گمان ہوگا حسینون کی کمر کا

کہی ایسی چمکتے شعر کیا مُنہ — کوئی خاور کا ہو یا باختر کا

شہ بھوپال کا دیوان ہی ناصر

کہو تاریخ دفتر تاجور کا

سنہ ۱۳۱۵ھ
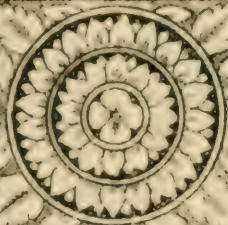
قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ فکر منشی مظفر حسین مظفر خوشنویس کاتب دیوان

ہذا سلمہ اللہ تعالی
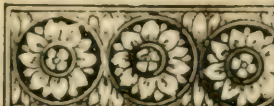
کیون نہ یہ دیوان ہو تاج الکلام — تاجور کا ہی سخن باعثِ جاہ

سب پہ روشن ہی پہونچ سکتا نہین — اسکی جلوی کو فروغِ مہر و ماہ

آسمان تک ہر غزل کی دھوم ہے | سن کی کہتی ہین فرشتے واہ واہ

دفتر پر نور ہی یا برق طور | دیکھنے سی خیرہ ہوتی ہی نگاہ

بند شون مین کچھہ عجب ہی بانکپن | جسکے دلدادہ ہین ساری کجکلاہ

دیکھتی اسکو زلیخا ہے اگر | پھر نہوتی یوسف مصری کی چاہ

لوٹتی ہی حسن پہ اسکی نظر | مردم دیدہ ہین دو عادل گواہ

شور تحسین سی ہین کرّوبی بھی | شش جہت مین ہو رہی ہی واہ واہ

فکر جب تاریخ کی مجھہ کو ہوی | یہ صدا ہاتف نی دی بی اشتباہ

ای مظفر کہہ زروی ابتہاج

بیخزان ہے یہ گل گلزار شاہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی عبد الحمید متخلص بہ اطہر اہلمد دفتر انشا سلمہ

بحمد اللہ چھپا دیوان مری سرکار کا | ہر کہہ و مہ شادمان مسرور ہی ہر خاص و عام

کہتی ہین حسن قبول اسکو کہ پہلی طبع سی ۔ گرد مطبع ہو رہا تہا شائقون کا ازدحام

طبع زادِ حضرتِ شاہِ جہان دیوان ہی ۔ کیون نہو تاجِ سخن تاج الکلام اسکا ہی نام

کی رقم اطہر نی تاریخِ طبع با صد سرور ۔ واقعی ہی یہ کلامِ تاجورِ شاہِ کلام

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از منشی شیو شنکر منشی توشکخانہ ریاست سلمہ اللہ تعالی

ہمارے آقاے نامور نے جو طبع فرمایا اپنا دیوان ۔ کہ فرقِ معنی کا تاج ہی وہ جڑے ہین جسمین دُرِ درخشان

لکھی یہ تاریخ ولنی میری کہ سال سنبت ہی اوس سے پیدا ۔ چھپایا سردار تاجور نی نفیس تاج الکلام دیوان

سنبت ۱۹۵۴

فروغ کسکا یہ جلوہ گر ہی سپہرِ معنی کا جو قمر ہی ۔ جمالِ صورت پہ ہر نظر ہی مثالِ آئینہ سب ہین حیران

سخن ہی دلکش کلام شیرین بیان بلیغ و فصیح و رنگین ۔ ادای مطلب بہ نو آئین فدا ہی جسپر دلِ خوبان

زبان سلیس و تلاش نادر بہ فکر موزون طبع حاضر ۔ اثر ہین چرچا اسیکا گہر گہر جہانمین سارے سخن سرایان

سنی نہ ایسی تہی سحر خوانی نہ ایسی بندش نہ خوش بیانی ۔ جہان مین جسکا نہین ہی ثانی بتاؤ ہی کہین کسی کا ایسا دیوان

یہ ساری تعریف ہیگی جسکی وہ سن لو اعدادِ عیسوی مین ۔ ہوا ہی مشہور تاجور کا کلام تاج الکلام دیوان

سنہ ۱۸۹۷ع

تمت بالخیر